

Qariyah Dil by Sitara Naz

NOVELS KI DUNIYA



Page 1 | 594

Novels by "novels ki duniya" web/fb page /group by Zoya talib
Contact us on our fb page [NOVELS KI DUNIYA](#) OR Our [WEBSITE](#)

فترتِ دل

از - ستارہ ناز

مکمل ناول۔۔

وہ سامنے پیھلائے کاغذوں کو یک ٹک گھورے جارہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اپنی نئی کہانی کا آغاز کہاں

سے کرے۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے لفظوں کا وہ ذخیرہ

جو وہ پچھلے پانچ سال سے ہر ماہ تو اتر سے لکھ کر قارئین

کے دلوں میں گھر کر رہی تھی۔ کہیں گم ہو گیا تھا۔ اس کے

لفظ موتی بن کر کاغذوں پر بکھرتے تھے آج ان لفظوں کی

مالا ٹوٹ کر فضا میں کہیں بکھر گئی تھی۔ خواتین میں
مقبول ان کی ہر دل عزیز ملا نکہ رضوی آج خالی ہاتھ اور
خالی ذہن بیٹھی تھی۔ کہیں کوئی نقطہ کوئی اشارہ کچھ
بھی نہیں تھا جس سے وہ آغاز کرتی۔ بلاخر ایک گہری
سانس لے کر وہ سٹڈی ٹیبل سے اٹھ گئی۔ وہ جو اپنے
کرداروں کو اپنے تابع چلاتی تھی آج وہی کردار اسے اپنی
ہنسی اڑاتے محسوس ہو رہے تھے۔ جو اس سے برداشت نہیں ہو پارہا تھا۔
ملا نکہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ جب سے تمہارا نکاح ہوا "
ہے عجیب طرز عمل اپنا لیا ہے تم نے۔۔۔۔۔ نہ تم ٹھیک سے
کھاتی پیتی ہو اور نہ ہنستی بولتی ہو۔۔۔۔۔" اسے کمرے سے
یوں غمگین اور اداس نکلتا دیکھ کر بیگم منور رضوی پریشان ہو گئیں تھیں۔
اکلوتی بیٹی تھی اور وہ بھی نہایت حساس اور نازک

اپنی خواہشات اور زندگی گزارنے کا طریقہ بھی ہوتا ہے جو
بعد میں شوہر کی مرضی کے مطابق بسر کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

بیٹا گھر بنانے کے لیے عورت کو بہت کچھ قربان کرنا پڑتا

ہے۔۔۔۔۔ اپنی بڑی خالہ کو دیکھا ہے۔۔۔ انھوں نے اپنی خواہشات

کی خاطر شوہر کو چھوڑ دیا۔۔۔ مگر کیا ہوا امی ابو صرف

ایک سال زندہ رہے اور پھر ملک عدم روانہ ہو گئے اور آج

تک آپا حارث بھائی کے گھر تیسرے درجے کے شہری کی

سی زندگی گزار رہی ہیں۔۔۔۔۔ اب انہیں اپنی غلطی کا

احساس شدت سے ہوتا ہے۔۔۔ اگر وہ کچھ عرصہ دلاور کے

ساتھ اس کی مرضی سے گزار لیتیں تو شاید آج اپنے گھر

پر حکمرانی کر رہی ہوتیں۔۔۔۔۔ ملائکہ عورت تو بنی ہی

قربانی کے لیے یہ۔۔۔۔۔ بس ایک بات یاد رکھنا کبھی غلط کے

۔"آگے مت جھکنا ورنہ ساری زندگی کا پچھتاوا ہاتھ آجائے گا۔۔۔۔۔"

وہ بہت سہل طریقے سے اسے سمجھا رہی تھیں اور آخری

بات کے پیچھے تو ان کا دکھ بھی چھپا تھا۔ آج اگر ملائکہ

اکیلی تھی تو ان ہی کی غلطی تھی جب ملائکہ ایک سال

کی تھی تو وہ ایک بار پھر امید سے ہو گئیں مگر منور

رضوی چاہتے تھے کہ کم سے کم پانچ سال تک مزید کوئی

اولاد نہ ہو۔۔۔۔۔ ان کی اس ضد کے پیچھے انہوں نے بچہ

ضائع کروا دیا۔ اور پھر ان کے آنگن میں یہ خوشی کبھی

بھی دوبارہ نہیں مہک سکی۔۔۔۔۔ اس بات کا دکھ اور

پچھتاوا آج تک زندگی ان کے ساتھ تھا۔

اما۔۔۔ سعدین نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔ میرے ناولز لکھنے سے "

انہیں کیا پر اہلم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔؟۔ آخر وہ دل کی بات زبان پر لے ہی آئی۔

بس بیٹا بعض اوقات انسان جتنا مرضی پڑھ لکھ
جائے تعلیم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔۔۔ سعدین بھی ان
ہی لوگوں میں سے ہے۔۔۔۔۔ جو بیوی کو اپنے سے آگے نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔۔"
انھوں نے صاف الفاظ میں سعدین کی خامی بیان کی تھی۔
واو۔۔۔۔۔ آج تو چاچی دی گریٹ گھر پر نظر آرہی ہیں اور تو"
اور محترمہ رائٹر صاحبہ بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔"
یہ حنان تھا ملا ننگہ کے تایا علی رضوی کا بیٹا اور سعدین
کا چھوٹا بھائی جو ملا ننگہ سے ایک سال بڑا تھا۔
اور میں بھی حیران ہوں کہ عید کے چاند نے آج کہاں شکل دکھادی۔۔۔۔۔"
بیگم منور بھی ہنستے ہوئے بولیں۔ حنان انہیں بہت پیارا
تھا۔ سعدین کے بعد حسان تھا جو ملا ننگہ سے ایک تین سال
بڑا تھا اور پھر حنان۔ سعدین اور ملا ننگہ میں ساڑھے چار سال کا فرق تھا۔۔۔

ان کو اچھا نہیں لگتا میرا لکھنا۔۔۔۔۔"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں جواب دے رہی تھی۔

ان کو اچھا نہیں لگتا تو وہ نہ پڑھیں۔۔۔۔۔ پر تم نے بات کیوں مانی۔۔۔۔۔"

وہ صدمے سے گویا ہوا۔

پھر میں کیا کرتی۔۔۔۔۔ وہ شوہر ہیں۔۔۔۔۔ آئندہ ان کی پسندنا پسند پر زندگی
گزارنی ہے۔۔۔۔۔"

اس کے آنسو گود میں گرنے لگے۔ حسان کا پارہ مزید ہائی ہو گیا۔

تم کوئی بچی نہیں ہو جو تمہیں رہنمائی کی ضرورت "

پڑے۔۔۔۔۔ اپنے حق کے لیے آواز تو اٹھا سکتی تھی یا پھر ان

سے کوئی معقول وجہ دریافت کرتی۔۔۔ اگر وجہ اس قابل

ہوتی تو اس پر عمل کر لیتی نہ کہ بوتل کی طرح آنکھیں

"بند کر کے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔"

وہ غصے میں اونچا بولنے لگا۔

بری بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔ اسے نہیں پسند تو کیا ہوا۔۔۔۔۔ لڑکیوں "

کو کچھ نہ کچھ تو قربان کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ مسز منور نرمی

"سے گویا ہوئیں۔

چاچی یہ آپ کون سے زمانے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ زمانہ

بدل گیا ہے اب۔۔۔۔۔ اپنے لیے خود بولنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ اپنی

بات اور احساسات دوسرے پر ظاہر کیے بنا ہم کسی کو

اپنا پوائینٹ آف ویو نہیں سمجھا سکتے۔۔۔۔۔ تمہیں اس

مسئلے پر بھائی سے بات کرنی ہوگی۔۔۔۔۔"

حسان اسے سمجھا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ نازک

احساسات اور جزبات سے گندھی لڑکی اگر اپنے الفاظ کو

کاغذوں پر نہ اتار سکی تو شاید مر جائے۔۔۔

مجھ سے بات نہیں کرنے ہوگی۔۔۔۔۔ ان کے سامنے میرے منہ سے کوئی بات نہیں
" نکلتی۔۔۔۔۔"

اس کی بے بسی اس کی آواز سے واضح تھی۔

یہ جو تم دن رات کاغذ سیاہ کر کے اپنا ایک نام بنا چکی

ہو اس کا کیا۔۔۔۔۔ ریڈرز اپنے پسندیدہ رائیٹر کی تحریر

پڑھنے کے لیے بے تاب رہتے ہیں اور تمہارے یوں اچانک

چھوڑ دینے سے ان کو کتنا دھچکا لگے گا۔۔۔۔۔"

حنان کی آواز غصے میں خاصی اونچی ہو گئی۔

سنی۔۔۔۔۔ تمہارے باتیں اپنی جگہ درست ہیں۔۔۔۔۔ میں اپنے

دل کی ہر بات کاغذوں پر اتارنے کی عادی ہوں۔۔۔۔۔ زبان میرا

"ساتھ نہیں دیتی۔۔۔۔۔ بہت مشکل لگتا ہے الفاظ کو زبان عطا کرنا۔۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں شکستگی تھی۔ جس کو محسوس کر کے

اس کی ماں کا دل افسردگی سے بھر گیا۔ مگر وہ اس معاملے میں بے بس تھیں

منور رضوی کی ایک بہن اور ایک بھائی تھے۔ علی رضوی ان

سے بڑے اور بہن خدیجہ دونوں بھائیوں سے چھوٹی اور

شادی کے بعد شارجہ میں مستقل رہائش پذیر تھیں۔ ان کی

دو بیٹیاں ہالہ اور واقعہ جبکہ بیٹا فازر تھا

منور رضوی کی ایک ہی بیٹی ملائکہ جبکہ علی رضوی کے

تین بیٹے سعدین، حسان اور حنان تھے۔

سعدین لندن سے ایم بی اے کی ڈگری لے کر لوٹا اور اپنے

والد کے کاروبار کو سمجھال رہا تھا۔ حنان یونی میں ایم بی

اے کے آخری سیمسٹر میں تھا اور حسان نے ہاؤس جاب ختم کی تھی۔

علی رضوی اور منور رضوی باہمی مشورے سے سعدین اور

ملائکہ کا نکاح کر چکے تھے ملائکہ سے منور رضوی نے بات
کی اور اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا۔ وہ بے بسی سے باپ کے
منہ سے نکلے الفاظ کو سنتی رہ گئی۔ سعدین رضوی کی
خود پسندی ملائکہ کے لیے عذاب تھی۔



سعدین۔۔۔۔۔ تم کب اپنے والدین کو میرے گھر بھیج رہے ہیں
ہو۔۔۔۔۔ میں ماما سے بات بھی کر چکی ہوں اور تمہارا
پروگرام روز کل پر سوں پر جا رہا ہے۔۔۔۔۔ کہیں تم مجھ سے فلرٹ تو نہیں کر
رہے۔۔۔۔۔"

شمال ریسٹورنٹ کے پرسکون گوشے میں کونے کی ٹیبل پر
سعدین کے سامنے بیٹھی تھی۔ سعدین کا رخ سامنے دیوار کی طرف تھا۔
میں نے تمہیں بتایا بھی تھا کہ ماما آج کل کراچی گئی ہیں
ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ دو ہفتے تک ان کے آنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔۔

"اور ایسی باتیں فون پر تو نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔"

دھڑلے سے شامل کی آنکھوں میں دیکھتا جھوٹ بول رہا تھا۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی شامل نے آنکھیں بند کر کے اس کی بات پہ اعتبار کیا تھا۔

تمھاری یونی کیسی جارہی ہے۔۔۔۔"

سعدین جو س کا سپ لیتے ہوئے سرسری سے لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔
کل تو بتایا تھا کہ ہنگاموں کی وجہ سے یونی پندرہ دن کے لیے بند ہے۔۔۔۔"

جواب دیتے ہوئے شامل کا لہجہ تلخ ہو گیا۔ اسے برا لگا تھا سعدین کا یوں بھول جانا۔
سعدین نے باہر جا کر پڑھائی شروع کی تو وہاں کے رنگ
میں رنگنے میں دیر نہیں لگائی۔ گرل فرینڈز بنانے میں ماہر
تھا۔ یوں مقابل کو باتوں کے جال میں الجھاتا کہ وہ مکڑی
کے جال میں پھنسی مکھی کی طرح پھڑپھڑا کہ رہ جاتیں۔

ہر کچھ ماہ بعد ڈرامہ کر کے لڑکی سے پیچھا چھڑوا لیتا۔

واحد شائل تھی جو چھ ماہ سے اس کے ساتھ تھی۔

شائل خوبصورتی کا پیکر تھی سونے پر سہاگہ شہر کے

امیر ترین چوہدری ریاض وڑائچ کی اکلوتی بیٹی تھی۔

تمھارا پاسپورٹ بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔"

جوس کا گلاس میز پر رکھتے سعدین نے پوچھا تو شائل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

پاسپورٹ کیوں۔۔۔؟"

اس کے لہجے میں تجسس واضح تھا۔

گھر والے نہ مانے تو تم سے شادی کر کے تمھیں باہر لے"

جاؤں گا۔۔۔۔۔ وہاں میرے دوست کاروبار سیٹ کرنے میں مدد کر دیں گے۔۔۔۔۔"

سعدین کی بات پر شائل کے چہرے پر سرخی اور

مسکراہٹ نے عجب امتزاج بنایا کہ سعدین چند لمحے نظر نہیں ہٹا پایا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ میں پاپا سے بات کر لوں"
گی۔۔۔ ان کو بتائے بغیر میں کچھ نہیں کروں گی۔۔۔"
شائل کی بات پر سعدین نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔
ہنہ۔۔۔ تم اپنی کورٹ میرج کی اجازت لو گی اور وہ جیسے"
تمہیں اجازت دے دیں گے۔۔۔"

سعدین کا لہجہ طنزیہ تھا۔

کیا۔۔۔۔۔ کورٹ میرج۔۔۔۔۔ جب میرے ڈیڈ راضی ہیں تو کورٹ میرج کی کیا"
ضرورت ہے۔۔۔۔۔"
شائل کے لہجے میں تعجب تھا۔

تمہارے ڈیڈ اپنے حلقہ احباب کو شادی میں انوائٹ کریں"
گے تو کیا میری فیملی تک یہ خبر نہیں پہنچے گی۔۔۔۔۔ اور
ان تک خبر پہنچنے کا مطلب ہماری شادی کا اختتام ہے۔۔۔۔۔

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

سعدین کا لہجہ طنزیہ تھا۔ شائل نے اس کی بات سے متفق ہوتے اثبات میں سر ہلایا تو سعدین کے چہرے پر پر اسرار سی مسکراہٹ پھیلی جو شائل کی نظروں سے مخفی تھی۔



حسان۔۔۔۔ بیٹا آپ تو ہاوس جاب کے پیچھے ہمیں بھول "ہی گئیے ہیں۔۔۔۔۔"

مدحت علی رضوی نے آج اتنے دنوں بعد حسان کو گھر میں دیکھ کر شکوہ کیا تو حسان ان کے قریب آکر صوفے پر بیٹھا اور محبت سے ان کے سر پر بوسہ دیا۔

علی رضوی جو قریب ہی بیٹھے فیکٹری کی فائل دیکھ رہے تھے۔ ماں بیٹے کا التفات دیکھ کر مسکرائے۔

ماما۔۔۔ آپ جانتی ہیں! مجھے اس پروفیشن سے عشق "

ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو مجھے بہت آگے تک جانا ہے۔۔۔۔۔ اپنی فیلڈ
میں سپیشلسٹ بننا ہے۔۔۔۔۔ آپ میرے لیے دعا کیا کریں۔۔۔۔۔
مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔۔۔۔۔"
مدحت کے کندھے پر سر رکھے حسان نے دلی آرزو بیان کی
تو مدحت اور علی رضوی کے دل سے اس کی کامیابی بھی
دعا نکلی۔ یہ دعا کا سہارا ہی تو ہوتا ہے جو اولاد کو فرش
سے عرش پر پہنچا دیتا ہے۔ مگر اس کے لیے ایسی اولاد بھی
بننا پڑتا ہے جو والدین کے لیے فخر ہو نہیں تو اولاد کی
لا پرواہی اور بے پرواہی پر ماں باپ کے دل سے بس ہدایت کی دعا ہی نکلتی ہے۔
اب اجازت دیں۔۔۔۔۔ ایک ہفتہ ڈبل شفٹ ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر واصف"
کی چھٹیوں پر ہیں۔۔۔۔۔ اس لیے تین ڈاکٹر ز کی

باری باری ڈبل شفٹس ہیں۔۔۔۔۔"

حسان نے انہیں اپنی مصروفیت کی وجہ بتائی تو مدحت نے اثبات میں سر ہلایا۔

حسان مہران کی چابی اٹھائے ان کو خدا حافظ کہتا لاونچ

سے باہر نکل آیا۔ چوکیدار نے گاڑی کا دروازی کھولتے دیکھ

کر فوراً سے گیٹ کھولا اور ہاتھ اٹھا کر سلام کیا جس کا

جواب حسان نے قریب جا کر ہاتھ ملا کر دیا۔ چوکیدار کے

چہرہ خوشی سے دمک گیا حالانکہ یہ حسان کا روز کا معمول تھا۔

جناب آج کچھ لیٹ تشریف لائے ہیں۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر اصفیہ نے حسان کو قریب آتا دیکھ کر شرارتی انداز

میں کہا تو مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر مہدوم ہوئی۔

آج اتفاق سے لیٹ آنکھ کھلی پھر ماما کے پاس بیٹھا تو"

ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔ تم سناو آئی سی یو کے پیشنٹس
کیسے ہیں۔۔۔۔۔ کوئی امپر وومنٹ۔۔۔۔۔"

حسان نے چلتے ہوئے اس سے پوچھا تو اسیفہ اسے ڈیٹیل دینے لگی۔ دونوں کی ڈیوٹی
آئی سی یو میں تھی۔

ڈاکٹر حسان۔۔۔۔۔ پلیز آئی سی یو میں آئیں۔۔۔۔۔"

مائیک پر ابھرنے والی آواز سن کر حسان کے ساتھ اسیفہ بھی بھاگی۔

ان کا بی پی مسلسل بڑھ رہا ہے۔۔۔۔۔ سسٹر تانیہ ان کے پاس آپ کی ڈیوٹی تھی"
۔۔۔۔۔ فائل دکھائیں۔۔۔۔۔"

انجکشن لگانے کے بعد حسان کڑے تیور لیے مڑا۔

سسٹر تانیہ کے چہرے پاہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ کپکپاتے

ہاتھوں سے فائل اس کی طرف بڑھائی جو پوری توجہ سے

مشین کاریٹ دیکھ رہا تھا۔ جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا

تھا۔ جس کے باعث ہارٹ فیلیر کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔ ڈاکٹر

اصیفہ مسلسل مانیٹر کی نگرانی کے ساتھ ٹریٹمنٹ بھی کر رہی تھیں۔

آپ اتنی لا پرواہ کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔ یہ انجکشن آپ "

نے رات کو نہیں لگایا۔۔۔۔۔ آپ کی اس لا پرواہی نے ان کو

موت کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔۔۔۔۔"

فائل دیکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تو وہ دبی آواز میں

غرایا۔ غصے سے اعصاب تنے ہوئے تھے۔

سوری سر۔۔۔۔۔ یہ انجکشن ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ "

جو میل تھے وہ دودن سے نہیں آئے۔۔۔۔۔ میں نے ہاسپٹل کے

سٹور سے پتہ کروایا تو یہاں نہیں ملا۔۔۔۔۔"

سسٹر تانیہ لرزتی آواز میں بولی تو حسان نے غصے میں مٹھیاں بھینچی۔

اگر یہاں نہیں تھا تو کسی وارڈ بوائے کو بھیج کر منگوا"

لیتیں۔۔۔۔۔ پورے شہر میں کیا انجکشن نہیں تھے۔۔۔۔۔ "حسان

کاریکشن دیکھ کر سسٹر تانیہ کو اپنی نوکری خطرے میں پڑی نظر آنے لگی۔

سوری سر! آج معاف کر دیں۔۔۔۔۔ آئیندہ پورا دھیان رکھو گی۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔

سسٹر تانیہ ممننائی تو حسان کے ساتھ اسیفہ نے بھی خفگی سے گھورا۔

شکر کریں۔۔۔۔۔ ان کا بی پی سٹیبل ہونے لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ ورنہ آپ کو ایک لمحہ " نہ لگا تا فارغ کرنے میں۔۔۔۔۔"

اس کی سنجیدہ آواز پر سسٹر تانیہ نے سر جھکا لیا۔

ان کا فیملی ممبر اگر ابھی بھی نہیں آیا تو فائل سے نمبر "

لے کر انہیں کال کریں اور ہاسپٹل بلائیں اور میرے پاس بھیجیں۔"

ایک نظر مانیٹر پر ڈال کر حسان نے تسلی کی اور دوسرے پشیشنٹس کی طرف بڑھ گیا۔

سر! ہم نے ان کے گھر کال کی مگر کوئی فون نہیں اٹینڈ کر رہا۔۔۔۔۔ موبائل نمبر "

آف آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہلکا سا دروازہ ناک کر کے سسٹر تانیہ اندر داخل ہو کر بولیں تو حسان نے تاسف سے

سر جھٹکا۔

وہ بچپن سالہ خاتون حمیدہ تھیں جو ہائی شوگر اور ہائی بی پی کی پیشینٹ تھیں۔
آپ رابطہ جاری رکھیں۔۔۔۔ بات ہو گئی تو مجھے انفارم کر دیجئے گا۔۔۔۔۔"

پیشینٹ کی فائل دیکھتے اس نے کہا تو سسٹر تانیہ اثبات میں سر ہلاتی واپس چلی گئیں۔



"اسلام علیکم۔۔۔۔۔"

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔ یہ میرا آفس ٹائم ہے۔۔۔۔۔ تمہاری طرح"

فارغ نہیں میں۔۔۔۔۔ جلدی بولو کیا کام ہے۔۔۔۔۔"

سعدین کا لہجہ ہتک آمیز تھا۔ ملائکہ نے اگنور کر کے بات شروع کی۔

آپ مجھے کچھ وقت تک لکھنے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔۔۔"

میرے قسط وار ناول جیسے ہی مکمل ہوں گے! میں لکھنا چھوڑ دوں گی۔۔۔۔۔۔۔"

حنان کے کہنے پر وہ آج سعدین سے فون پر بات کر رہی تھی۔

میری طرف سے تم قبر میں جاتے تک لکھتی رہو۔۔۔۔۔۔۔ دوبارہ"

مجھے کال نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔"

بات کے اختتام تک سعدین کے آگ اگلنے لہجے نے ملائکہ کی آنکھوں سے آنسو جاری کر دیئے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ جب وہ اسے اتنا ناپسند کرتا ہے تو نکاح کے لیے کیوں مانا۔ اپنا دکھ کس سے شئیر کرتی۔ بہن کوئی تھی نہیں اور دوست جیسی کزن میلوں دور تھی۔

وہ کیمسٹری میں ماسٹرز مکمل کر چکی تھی اور اب فزکس کا ارادہ باندھا مگر نکاح کے بعد سب گڑ بڑ ہو گیا۔ لیکچرار بننے کا شوق دل میں ہی دفن کر دیا۔ منتشر سوچوں کے ساتھ وہ تھکی تھکی سی بیڈ پر لیٹ گئی۔ قنوطیت کا شدید دورہ پڑا تھا۔ پھر وقت دیکھا تو منور صاحب کے آنے میں کچھ دیر تھی اپنے آپ کو سمجھالتی نیچے آگئی کیا بات ہے! بیٹا آج آپ بہت خاموش ہیں۔ منور صاحب لاؤنج

میں آئیں تو ملائکہ کو گم سم بیٹھا دیکھ کر بولے ملائکہ

جلدی سے سیدھی ہوئی اور نفی میں سر ہلایا

"کچھ نہیں پایا! بس ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔"

اس نے لہجے کو

سرسری ہی رکھا ورنہ تو اس کا دل کر رہا تھا کہ پایا کو

بتائے کیسے سعدین نے شادی سے پہلے ہی اس پر پابندیاں

لگانا شروع کر دی تھی مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی

کہ اس طرح ان کے دل میں سعدین کے لئے غصہ نہ آجائے۔

میرا بیٹا ذرا اٹھ کے ایک اچھا سا کپ چائے کا بنا کر لے

آئیں! اور اگر ساتھ میں کچھ کھانے کے لئے ہو تو کیا ہی بات ہوگی۔"

ان کے لہجے میں محبت اور شفقت موجود تھی

ملائکہ سر ہلاتی اٹھ کر فوراً کچن کی جانب چل دی اکثر

ہی منور صاحب فیکٹری سے واپسی پر اس سے فرمائش
کر کے کچھ نہ کچھ بنواتے اور پھر وہ تینوں مل کر اہتمام
سے چائے اور دیگر لوازمات کا لطف اٹھاتے وہ چائے کے
ساتھ کباب فرائی کر کے ٹریے تیار کر کے باہر لائی تو حنان
بھی آچکا تھا

تمہیں تو خوشبو آ جاتی ہے کہ ہمارے ہاں کچھ بن رہا ہے۔"

ملانکہ نے اس پر چوٹ کی

خدا کو مانو لڑکی کل کا گیا آج آیا ہوں اور تم مجھ پر چوٹ کر رہی ہو۔"

حنان فوراً روٹھے ہوئے لہجے میں بولا۔

خبردار جو تم نے پرانے زمانے کی ہیر وئن کی طرح منہ لٹکایا۔"

حنان کو منہ بسورتے دیکھ کر ملانکہ نے فوراً تنبیہ کی

جس پر منور صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا حنان نے پلیٹ

میں سینڈ ویچرز رکھے اور صوفے پر دونوں ٹانگیں موڑ کر
بیٹھ گیا اس کی اس حرکت پر ملائکہ نے ایک بار پھر اس
کو گھور کر دیکھا تھا جس پر اس نے لا پرواہی سے کندھے اچکا دیے

منور۔۔۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں! خدیجہ کو پاکستان چکر
لگائے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ اب تو ماشاء اللہ بچیاں

بھی بڑی ہو گئی ہیں! کیوں نہ سعدین اور ملائکہ کی شادی
رکھ لیں۔۔۔۔۔ اس بہانے ہی وہ پاکستان آجائے گی۔۔۔۔۔ "علی
رضوی نہایت سنجیدگی سے چھوٹے بھائی سے مخاطب تھے۔

دو سال پہلے دونوں بھائی بزنس کے سلسلے میں شارجہ ہو
کے آئے تھے اور اس دوران خدیجہ سے بھی ملاقات ہوئی پر صرف چند گھنٹوں کی۔
جیسا آپ کہیں بھائی صاحب۔۔۔۔۔ نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔۔۔"

آپ خدیجہ سے بات کر لیں۔۔۔۔۔ پھر جو تاریخ مناسب سمجھیں رکھ لیں۔۔۔۔۔"

منور رضوی نے دلی آمد کی ظاہر کی تو علی رضوی پر سکون ہو گئے۔

گھر آتے ہی منور صاحب نے بیگم منور کو بھائی کے خیالات

سے آگاہ کیا تو وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئیں۔

کچھ بھی کہنا بیکار تھا۔۔۔ جانتی تھیں! ایک بار جو دونوں

بھائی فیصلہ کر لیتے وہ پتھر پہ لکیر بن کر رہ جاتا۔

اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں افسردہ دیکھ کر ان کا دل غمگین

ہو جاتا۔ بھائی صاحب اور بھابھی کا ملائکہ سے پیار دل کو

ڈھارس دیتا تو کچھ اطمینان محسوس ہوتا۔



موم۔۔۔۔۔ کیا سچ میں ہم پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔"

ہالہ کو جیسے ہی فازر نے بتایا وہ اچھلتی ہوئی خدیجہ کے پاس پہنچی۔

خدا کی پناہ۔۔۔۔۔ ہالہ کبھی تو انسانوں کی طرح حرکتیں کیا"
"کروں۔۔۔۔۔ ہر وقت بندروں کی ماسی بنی رہتی ہو۔۔۔۔۔"
خدیجہ کی بات پر ہالہ سمیت سب نے چھت پھاڑ کر قہقہہ لگایا تھا۔
فازر تو ہنستا ہوا صوفے سے نیچے گر گیا اور واقعہ کارپٹ پر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔
ہالہ نے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے دونوں کو کڑے تیور سے
گھورا اور پاس پڑا پانی کا گلاس اطمینان نے دونوں کے
سروں پر خالی کر دیا۔
فازر اچھل کر کھڑا ہوا ہاتھ میں تھاماموبائل پانی میں نہا چکا تھا۔
صدمے کے مارے فازر کی آواز حلق میں ہی پھنس گئی
جبکہ واقعہ جوابی کارروائی کے لیے آنکھیں سکیڑے مطلوبہ
چیز ڈھونڈ رہی تھی اور بلاخر اس کی نگاہ فریج پر پڑی
اور فوراً سے شیطانی منصوبہ دماغ میں کلبلا یا۔ بس اب رات کا انتظار کرنا تھا۔

ہالہ شرافت سے کارپٹ خشک کر دو ورنہ کل کا سارا کام تم"

اکیلی کرو گی اور میں تمہیں کوئی رعایت نہیں دینے والی۔۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم اس کی شرارتوں سے تنگ تھیں۔

اما اس چڑیل نے میرے موبائل کا ستیاناس کر دیا ہے۔۔۔۔۔"

موبائل کھول کر ٹشو سے خشک کر تافازر تلملایا۔

تمہیں کس نے کہا تھا میری درگت بننے پر خوشیاں"

مناو۔۔۔۔۔ اب بھگتو۔۔۔۔۔ آئندہ ایسا کرنے سے پہلے سو بار سوچو گے۔۔۔۔۔"

ہالہ نے بات کرتے ہوئے فازر اور واقعہ دونوں کو باور کرایا تو

ان کا دل کیا کہ اسے گنجا کر دیں۔ واقعہ کے اشارہ کرنے پر

فازر کو زرا صبر آیا۔ وہ جان گیا کہ ہالہ سے بدلہ لینے کا

طریقہ واقعہ سوچ چکی ہے۔ خدیجہ بیگم نے سب کو وہاں سے اٹھایا تو کچھ سکون آیا۔

خدیجہ بیگم کے شوہر کلیم اپنا جنرل سٹور چلاتے تھے۔

سٹور بہت بڑا نہیں تھا مگر اتنی آمدن ہو جاتی کہ گزارا اور
بچت آسانی سے ہو رہی تھی۔ جوان ہوتی بچیوں کو دیکھ
کر انہوں نے واپس پاکستان جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس پر
خدیجہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔ اتنے سال یہاں یہ سوچ۔
کر گزار لیے تھے کہ کبھی تو پاکستان واپسی ہوگی۔ اب
جب پاکستان جانے کا فیصلہ ہو گیا تھا تو خدیجہ بیگم
خوشی کے مارے سمجھ نہیں پارہی تھیں کہ اس خوشی
کو کس طرح سلیرٹ کریں۔ اس وقت کا انھوں نے بے
صبری سے انتظار کیا تھا اپنے بھائیوں کو دیکھیے اپنے
بھتیجے بھتیجیوں سے ملے ایک لمبا عرصہ ہو گیا تھا۔
پاکستان جانے کی خوشخبری ملتے ساتھ ہی خدیجہ بیگم
نے فوراً سے شکرانے کے نفل ادا کیے تھے۔



بولیں اور حنان کو ملا ننگہ کے کمرے میں جانے کا اشارہ کر کے خود کچن کی طرف آ گئیں۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز سن کر ملا ننگہ نے کتابوں سے سر اٹھایا کیا اور آنے والے کے متعلق سوچا اس وقت شام کے پانچ بجے تھے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو سر جھٹکتی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور دروازہ کھولا سامنے ہی حنان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے مسکراتا ہوا کھڑا تھا ملا ننگہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گئی ایک گہری سانس لیتی خود کو پر سکون کرتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

مجھے بتانا پسند کریں گی محترمہ ملا ننگہ صاحبہ کے دودن سے آپ کی شکل کیوں غائب ہے۔"

حنان صوفے پر بیٹھا اور سارا دھیان ملا ننگہ کے چہرے کی

طرف لگایا تا کہ اندازہ لگا سکے کہ دو دن سے کمرے میں کیوں بند ہے۔
ملائکہ نے ایک نظر حنان کو دیکھا اور اپنی انگلیاں مروڑنے
لگی وہ کہیں سے بھی پر اعتماد لڑکی نہیں لگ رہی تھی
اس کے چہرے پر عجیب ڈر تھا حنان کو شک ہی لگا ہے
شک وہ پہلے بھی بہت زیادہ زیادہ نہیں بولتی تھی مگر
اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ہر وقت رہتی تھی آنکھوں
کی چمک اس کے خوش ہونے کا پتہ دیتی تھی۔ حنان نے
تاسف سے ملائکہ کو دیکھا اور تھوڑا پیچھے ہو کر صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔
میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اچھے بہن بھائی اور بہترین
دوست ہیں اگر میں غلطی پر نہیں تو یہ تم نے ہی کہا تھا اپنے اور میرے بارے میں۔
حنان کی بات پر ملائکہ نے سراٹھا کر اسے دیکھا
مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔ تم میرے متعلق زیادہ ہی سوچ

رہے ہو۔۔۔۔۔ میں نے اپنی آنے والی زندگی سے سمجھوتہ کر لیا
ہے۔ دکھ تو ہے۔۔۔۔۔ لکھنا چھوٹ جائے گا مگر اس بات کی
خوشی بھی ہے کہ اپنے شوق کی قربانی دے کر میں اپنا
گھر بسالوں کی۔۔۔۔۔ بلکل ایک عام عورت کی طرح جو اپنی
خواہشات گھر بنانے کے لیے اور اپنے شوق سر تاج کی
نظروں میں ہمیشہ رہنے کے قربان کر دیتی ہے۔۔۔۔۔ بعد میں
چاہے ساری زندگی وہ اسی پچھتاوے میں گزار دے کہ اس
وقت اگر سہراٹھالیتی تو شاید آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔۔
مگر تم جانتے ہو۔۔۔۔۔ میں چاہ کر بھی بغاوت نہیں کر سکتی
کیوں کہ میری ماں نے مجھے اپنے لفظوں کی رسی سے
باندھ دیا ہے۔۔۔۔۔ لفظوں کی یہ رسی میں چاہ کر بھی اپنے
وجود سے کھول نہیں سکتی کیوں کہ وہ لفظ میری ماں

کی زندگی کے عملی تجربے کا نچوڑ ہیں۔ اور ماں کبھی بھی
"اپنی بیٹی کے لئے کوئی غلط فیصلہ نہیں لے سکتی۔۔۔۔۔"
ملائکہ کا لہجہ رقت آمیز تھا اور چہرے پر کرب کے آثار تھے
حنان نے ایک نظر اس کے پھیکے چہرے کو دیکھا جہاں
چمک محروم تھی اس کا دل افسردگی سے بھر گیا۔
تم نے ایک غلطی کی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں ہتھیار ڈالنے سے پہلے "
پاپا اور چاچو سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ مگر تم نے پہلے
ہی ہتھیار ڈال دیے اور بھائی کو اپنے اوپر حاوی ہونے کا
موقع فراہم کر دیا۔۔۔ اگر تم پاپا یا چاچو سے اس سلسلے
میں بات کر لیتی تو شاید آج اتنی مغموم نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔۔۔"
حنان نے اس کو اس کی غلطی بتانی چاہی۔
تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔ بڑے ابو اور پاپا کبھی بھی "

"ہے تو وہ خود چل کر میرے پاس آئے

سعدین کی آواز میں غصہ در آیا۔

داد خان نے آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا چہرے پر

کر خنگی کے ساتھ وحشیانہ پن بھی اتر آیا تھا۔

بڑا جوش ہے تجھ میں! اپنی اور فیملی کی زندگی چاہتا"

ہے تو جیسا باس نے کہا ویسا کرنا ورنہ اس ورنہ کا جواب

"تجھے کل شام تک مل جائے گا! اگر تو نے اس کے ساتھ ڈرنہ کیا تو۔

داد خان کی آواز میں رعونت آگئی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی گردن مروڑ

دے۔

سعدین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ وہ

جان گیا تھا کہ اس بندے کا تعلق کسی بڑے گروپ سے ہے

ورنہ نہ یوں دفتر میں گھس کر دھمکانے کی کوشش کوئی عام بندہ نہیں کر سکتا تھا۔

میں امید کرتا ہوں کہ تم رات کو نوبے خان ہوٹل میں " "ملو گے۔۔۔۔۔ میرا نام داد خان ہے رات کو ملاقات ہوگی چلتا ہوں۔

داد خان کے جانے کے بعد سعد نے نے پریشانی سے سر جھٹکا

۔ ایک نئی مصیبت اس کی منتظر تھی۔ اپنے ذہن کو تھوڑا

ساریلکس کر کہ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کبھی

زندگی میں اس شخص سے سامنا ہوا تھا مگر بہت سوچنے پر بھی اسے کچھ یاد نہ آیا۔

سر بڑے صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں اور سر شار جہ " "کانٹریکٹ کی فائل بھی لے جائیں ساتھ۔۔۔۔۔ سر کا آرڈر ہے۔"

علی رضوی کا اسسٹنٹ اس کے پاس آیا اور ان کا حکم سنا کر چل دیا۔

ہنہہہ۔۔۔۔۔ تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔۔۔" اپنے آپ پر قابو پاتے وہ ہموار لہجے میں " "بولا۔

جی پاپا! آپ نے بلایا مجھے اور یہ کانٹریکٹ کی فائل آپ "

زنانه جو تلوں کا کنسائیمنٹ تو منور پورا کرے گا مگر "

مردانہ جوتوں کی کوالٹی کا خاص خیال رکھنا ہے کیونکہ

مردانہ جوتے کی کمپنی کو خالص لیڈر کے جوتے چاہیے

اس لیے تم جوتے بنانے کا سارا سامان اپنی نگرانی میں

منگوانا کہیں کوئی گرٹ بڑ نہیں ہونی چاہیے۔ جو توں کی

کو الٹی نہایت اعلیٰ ہونی چاہیے اگر ایک باریہ کانٹریکٹ

شارجہ کی کمپنی کو پسند آگیا تو سمجھو ہمارے لئے نئی

--- "راہ کھل جائے گی ہمارا کاروبار باہر کے ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔۔۔۔۔"

علی رضوی صاحب اس کنٹریک کے لیے بہت سنجیدہ تھے

پہلی بار فیکٹری ایسا کنٹریک حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

"

جی بابا! جیسے آپ کہیں میں کل گودام جا کر سارا سامان
چیک کر لیتا ہوں! جس چیز کی ضرورت ہے وہ منگو ایتنا
ہوں اور باقی رہ گیا لیدر تو ہمارے پاس پہلے ہی بہت اعلیٰ
کوالٹی کا لیدر موجود ہے اس لیے مزید تحقیق کی ضرورت
"نہیں انشاء اللہ ہمارا اسٹاک کمپیٹ ہو جائے گا۔
سعدین پر اعتماد تھا۔

چلو ٹھیک ہے! اگر تم مطمئن ہو تو مجھے بھی کوئی"

پریشانی نہیں! منور سے میری بات ہو گئی ہے زنا نہ جو توں

کاسٹاک اس کے پاس تقریباً تیار موجود ہے اور کوالٹی

"بھی اعلیٰ ہے۔ تم بس اپنے سٹاک پر دھیان دینا تا کہ کوئی کمی نہ رہ جائے۔

علی رضوی مسکراتے ہوئے فائل اس کی جانب بڑھا کر بولے۔



حسنان کو ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا دن رات کا فرق

بھلائے وہ ہاسپٹل میں مصروف تھا کمرے میں آیا تو دروازہ

ناک کر کے سسٹر تانیہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

۔"جسی فرمائیے"

ڈاکٹر حسنان نے نرمی سے کہا جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی۔

سر آئی سی یو کی پیشنٹ حمیدہ کے فیملی ممبرز میں "

سے کسی سے بھی رابطہ نہیں ہو سکا ان کی ڈیتھ کو پانچ

دن ہو چکے ہیں۔ میں نے وارڈ بوائے کو بھیجا تھا ان کے

محلہ داروں کے مطابق وہ لوگ پچھلے آٹھ دنوں سے کہیں

گئے ہوئے ہیں اب آپ بتائیے سر ہم ڈیڈ باڈی کو کتنے دن تک

سر د خانے میں رکھ سکتے ہیں۔ باڈی کی کنڈیشن ایسی

۔"نہیں کہ زیادہ دن نکال سکے۔"

سیسٹر تانیہ نے ان کو آگاہ کیا۔

آپ ایسا کریں ایک فارم بنا کے اس سر کے سائن کروا"

لیں اور باڈی کو ایڈھی سینٹر بھیجوا دیں لواحقین کا نام

۔"بتا اور معلومات بھی جمع کروادیں۔

حسان کا دل ان لوگوں کی بے پرواہی اور بے حسی پر

افسردگی سے بھر گیا آخری چند گھنٹوں میں جب وہ موت

کی دہلیز پر کھڑی تھیں تو ان کی آنکھوں میں کسی اپنے

کا انتظار جیسے ثبت ہو کر رہ گیا تھا۔

ڈاکٹر حسان! اگر آپ فری ہیں تو لنچ کے لیے چلیں میں"

نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اس لیے بھوک نا قابل برداشت

ہو رہی ہے۔۔ آپ کی ذرہ نوازی ہوگی اگر آپ میری

درخواست پر غور کریں گے اور مجھے شکریہ کا موقع عطا

"کریں گے۔"

ڈاکٹر اصفیہ کی کھنکھتی آواز نے حسان کو مسکرا نے پر مجبور کر دیا۔

کچھ ہی دیر میں حسان ڈاکٹر اصفیہ کے ساتھ کینیٹین پر

بیٹھا کھانے کا آرڈر دے رہا تھا۔

ویسے ڈاکٹر حسان اپنے انکل کے ہاسپٹل کا آپ نے خوب "

فائدہ اٹھا رہے ہاؤس جاب کے دوران ہی آپ آدھے سے زیادہ

ہو سپیٹل سنبھال رہے ہیں تو سوچیں ہاؤس جاب کے بعد

انکل آپ کو سارے ہو سپیٹل کی ذمہ داری تھما دیں گے پھر

تو آپ نظر آنا ہی بند ہو جائیں گے! ویسے محبت کے

بچھڑنے کی سزا دوسرے لوگوں کو نہیں دینی چاہیے۔ ایک

ہفتے سے آپ گھر نہیں گئے حالانکہ آپ کی جگہ ڈیوٹی پر

ڈاکٹر عزیز موجود تھے۔ آنٹی کا کتنی دفعہ فون آچکا ہے

نے میری کسی چیز کو ہاتھ لگایا تو میں اس کو گنجا کر

–"دوں گی

ہالہ اپنے کمرے سے چیختی ہوئی نکلی خدیجہ نے ناگواری

سے اس کی اس حرکت کو ملاحظہ کیا۔

ہالہ میں ایک بار تمہیں پھر سمجھا رہی ہوں کہ انسان بن "

جاؤ۔۔۔ اگر اس کے بعد تم نے کوئی بد تمیزی کی فاز سے تو

میں جوتی سے تمہاری بیٹائی کروں گی۔۔۔ مجھے بتاؤ

تمہارے ماموں تمہیں اس طرح دیکھیں گے تو کیا کہیں

"گے۔۔۔۔ میں نے کیسی یہ تربیت کی ہے تم لوگوں کی۔

خدیجہ بیگم کا غصہ سوانیزے پر پہنچ چکا تھا ہالہ نے

ایک نظر ماں کے سرخ چہرے کو دیکھا اور اطمینان سے

پونی جھلاتی ہوئی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

کس نے کہا کہ میں وہاں جا کے آپ کے بھائیوں کے سامنے "

بد تمیزی کروں گی۔۔۔۔ وہ بھی فازر سے آپ دیکھنا تو سہی

"اتنی تمیز کا مظاہرہ کروں گی کہ آپ عیش عیش کرا ٹھیں گی۔

ہالہ انداز شرارتی تھا۔

تو یہ تمیز کا مظاہرہ تم یہاں شارجہ میں رہ کر نہیں کر "

سکتی۔۔۔۔ ہر وقت اچھل کود کوئی ضروری تو نہیں۔۔۔۔

واثقہ کو دیکھا ہے کبھی اس طرح سے چلاتے۔۔۔۔ "خدیجہ بیگم نے عقل دینی چاہی۔

اوہو ماما۔۔۔۔ آپ بھی کس کی بات کر رہی ہیں وہ رہیں "

"کتابوں کی شیدائی اور میں پھولوں کی دیوانی۔

اس نے لہکتے ہوئے دوپٹے لہرا کر جو ابا کہا تو خدیجہ بیگم نے بشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

تو تمہیں کس نے منع کیا ہے کتابیں پڑھنے سے فضول کی"

۔"حزکتیں چھوڑ کر اگر تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو تو کیا ہی اچھا ہو

خدیجہ بیگم نے گھر کا۔

ٹھیک ہے ماما۔۔۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی! آج کے بعد میں"

آپ کو چنچنی چلاتی نظر نہیں آؤں گی آپ میرے سنجیدہ

"رہنے سے خوش ہوتی ہیں تو میں راضی ہوں۔

ہالہ مسکین چہرہ بنائیے سنجیدہ سی اٹھی۔

خدیجہ بیگم نے ایک نظر اس کو دیکھا اور سر جھٹکا

جیسے کہہ رہے ہوں میں تمہارے ڈراموں کو جانتی نہیں

بڑی آئی ڈرامہ کوئین۔

شام کو کلیم صاحب جب گھر واپس آئے تو حیرانی سے ہالہ کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔
کیا بات ہے آج ہمارے آنگن کی بلبل کی چہکار سنائی نہیں دے رہی ہے خیر تو ہے "
"۔

کلیم صاحب متفکر ہوئے۔

کیا بتاؤں پاپا۔۔۔۔۔ آپ کی خوبصورت بیگم کو میرا چہکنا "

پسند نہیں اس لیے میں نے بھی چپ شاہ روزہ رکھ لیا ہے

" تاکہ آپ کی بیگم کی زندگی میں چند پل سکون کے آسکیں۔۔۔۔۔

اس کا دکھی لہجہ اوپر سے آنکھوں میں آنسو جن کو وہ

بمشکل لانے میں کامیاب ہوئی۔ آپنے آپ کو اس شاندار اداکاری پر دل ہی دل میں

خوب داد دی

کیا ہو گیا ہے خدیجہ بیگم آپ کو۔۔۔۔۔ ان بچیوں کے دم "

سے تو ساری رونق ہے اگر یہ آج اپنے ماں باپ کے گھر میں

اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزاری تو کل کا آپ خود

سوچیں۔۔۔۔۔ اگر ان کو اپنے ہی گھر میں کھل کر جینے کا

حق نہ مل سکا تو اگلے گھر میں ان کی شخصیت کیسی

ہوگی۔ آپ میری بہن جمیلہ کو بھول گئی ہیں ساری زندگی

اماں جان نے ان کو کبھی ہسنے نہیں دیا تھا ذرا سا ہنسی

نہیں اماں جان کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا۔۔۔۔۔ جس

وقت آپا کی شادی ہوئی میں بہت خوش تھا۔۔۔۔۔ جب

شادی کے بعد آپا پہلی بار گھر رہنے کے لئے آئیں تو ان

کے چہرے پر ہر وقت رہنے والی مسکراہٹ بھی غائب تھی۔

عجیب سا حزن تھا آپا کے چہرے پر! جو اس وقت مجھے

سمجھ نہیں آیا مگر وقت کے ساتھ ساتھ مجھے سمجھ

آگئی کہ آپا کی مسکراہٹ کا گلہ سعید بھائی نے گھونٹ دیا

تھا۔ شادی کے چھٹے سال ان کی موت نے مجھے جیسے

پاگل کر دیا۔ ہم چھ بہن بھائیوں میں آپاسب سے بڑی اور

میرا نمبر پانچواں تھا۔ آپا کا جنازہ دیکھ کر میرے دماغ

میں بس ان کی دکھی صورت رہ گئی۔ میرا اپنے ہی گھر

میں دل نہیں لگتا تھا اسی لیے بھائی صاحب کی مدد سے

شارجہ آگیا۔ جب میری گود میں وثاقہ نے مجھے پہلی

مسکراہٹ سے نوازا تو آپا کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے

آگیا۔ مجھے لگا جیسے میں آپا کو مسکراتا دیکھ رہا ہوں۔۔۔

تب میں نے خود سے عہد کیا کہ اپنی بیٹیوں کو آزادی سے

جینے کا پورا حق دوں گا۔۔۔ کلیم صاحب کی آنکھوں میں

نمی تھی اور چہرے پر کرب۔

خدیجہ بیگم نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ابھی کچھ بھی کہنا بیکار تھا بعد میں کلیم صاحب سے

سے اندازہ ہو رہا تھا کہ کہانی میں کوئی مزاحیہ سین لکھ
رہی تھی جس نے اس کو خود بھی مسکرا نے پر مجبور کر
دیا تھا۔ وہ اتنی مگن تھی کہ اپنے قریب آتے سعدین کے
قدموں کی چاپ بھی نہ سن سکی۔

میری بات کا یہ اثر ہوا ہے تم پر۔۔۔۔۔ ابھی بھی صفحے کالے "
- "کرنے میں مصروف ہوں۔۔۔۔۔

اس کے لہجے کی درشتگی اور ہوں اچانک آدھکنے پر ہالہ
ڈر کے کانپتی فوراً کھڑی ہوئی جس کے نتیجے میں اسکی
گود میں رکھے سارے پیپر کارپٹ پر بکھر گئے۔ پنکھے کی
تیز ہوانے انہیں اس کی پہنچ سے دور لاپھینکا۔

مم۔۔۔۔۔ میں پہلے والے۔۔۔۔۔ کمپ۔۔۔۔۔ کمپلیٹ کر کر رہی "
- "تھی۔۔۔۔۔

سعدین نے جیسے ہی موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا

اس وقت موبائل کی گھنٹی بجی فون اٹھا کر

دیکھنے پر شائل کا نام دیکھ کر اس کا موڈ خراب

ہوا۔ پہلے ہی داد خان کی دھمکی نے اس کا دماغ

خراب کیا ہوا تھا اب کال پر پیچ و تاب کھا کر رہ

گیا بے زاری سے موبائل آن کر کان کے ساتھ لگایا۔۔

کیا بات ہے کس لیے فون کر رہی ہو۔۔۔"۔

سعدین کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔۔ داد خان کا
دھمکی بھرا انداز دماغ میں ہتھوڑے کی طرح لگ
رہا تھا۔۔۔

- "مجھ سے کس طرح میں بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

شائل رو نکھی ہوئی۔۔

سوری یار میں ذرا پریشان ہوں۔۔۔۔ تم بتاؤ مجھے "

- "کال کیوں کی۔۔۔۔ کوئی کام تھا۔۔۔

سعدین کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اپنا لہجہ درست کیا۔

- "تم شاید بھول رہے ہو کہ آج تم نے مجھے ڈنر پر لے کر جانا تھا۔۔"

شائل کی آواز میں لگاوٹ صاف محسوس ہو رہی تھی

ذہن سے نکل گیا۔۔۔ آج تو نہیں لیکن کل کا وعدہ "

- "کرتا ہوں۔۔۔۔ تمہارے ساتھ لنچ اور ڈنر دونوں کروں گا۔۔۔

سعدین نے راضی کرنا چاہا۔۔

"جب تمہیں پتہ تھا کہ آج میرے ساتھ پروگرام ہے تو میٹنگ کیوں رکھی۔۔۔۔"

شمال کی خفگی بھری آواز پر سعدین نے بمشکل

اپنے آپ کو کنٹرول کیا اس لڑکی کو صرف اس لیے

برداشت کر رہا تھا کہ اس کا باپ اس کے کاروبار کو

آسمان کی بلندیوں تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

نہیں یار۔۔۔ میں نے میٹنگ نہیں رکھی بس اچانک "

- "سے میٹنگ آگئی ہے جو اٹینڈ کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔

لہجے کو بے زار سا بنا کر بولا تو شمال نے ایک دو

باتیں کرنے کے بعد فون بند کر دیا۔ گھڑی پر نگاہ

ڈالی۔ جہاں سوانو ہو چکے تھے۔۔ علی رضوی کو

پہلے ہی فون کر کے اپنے دوست کے ساتھ ڈنر کرنے

کا کہہ چکا تھا۔ موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکلا

تو سامنے ہی بیگم علی بیٹھیں ہوئی تھیں۔

کیا بات ہے بیٹا اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو۔۔۔"۔

مدحت بیگم کے لہجے میں تشویش تھی۔

اس کے چہرے سے جیسے پریشانی چھلک رہی تھی

سعدین نے فوراً اپنے تاثرات درست کیے

۔۔۔۔۔"کچھ نہیں ماما آپ کا وہم ہے۔۔۔۔۔"

ماں کے ماتھے پر بوسہ دیے کر ان کو مطمئن کرنے کی سعی کی۔

میری جان تم نے چچا کی طرف چکر نہیں لگایا۔۔۔"

وہ شکایت کر رہے تھے۔۔۔۔۔"ان کے ہر انداز سے اپنے بیٹے کے لیے محبت

جھلک رہی تھی

اف ماما چچا جان کو پتا بھی ہے کہ میرا سارا دن"

فیکٹری میں نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔میں ان کے گھر کس

۔"وقت چکر لگاؤ۔۔۔"

اس کے لہجے سے بیزاری ٹپک رہے تھی بیگم علی نے

اس کو اچھنبے سے دیکھا۔

اما اس وقت میں بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں"

ہو اس لیے ابھی اجازت دیں آکر آپ سے بات کروں

گا اور اگر کل وقت ملا تو چچا کی شکایت بھی دور

۔"کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔"

ماں کو تسلی دے کر ٹیبل پر رکھا موبائل اور گاڑی

کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا بیگم علی نے پیچھے

سے دعائیں پڑھ کر پھونکیں اسی لمحے حنان اپنے

کمرے سے باہر آیا۔

اما آپ اکیلی کیوں بیٹھے ہیں پایا کہاں ہیں اور"

یہ کیا آج پھر حسان گھر نہیں آیا۔۔۔۔ مجھے لگتا
ہے کہ خود ہو اسپتال کا ایک وزٹ کرنا پڑے گا ذرا
میں بھی تو دیکھوں کہ موصوف کو ایسے کون سے
کام ہے جو وہ ہوش بھلائے بیٹھا ہے۔۔۔۔ "ان کے قریب
بیٹھتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔
بیٹاجی میں نے آج دن کو فون کر کے اس کی "
اچھی طرح خبر لی ہے ایک تو افتخار بھائی نے
آرام سے سارا ہو اسپتال حسان کے کندھوں پر رکھ
دیا ہے۔۔۔۔ اب بندہ پوچھے کہ حسان سے پہلے بھی
تو وہ ہا اسپتال چلا رہے تھے۔۔۔۔ آج دس دن ہو گئے
ہیں جناب چند گھنٹوں کے علاوہ گھر نہیں آئے
بہانہ بس یہی ہے۔۔۔۔ ہا اسپتال میں کام بہت زیادہ ہے

- "اور اپنی نگرانی میں کروانا پڑتا ہے۔۔۔۔"

بیگم علی غصے سے بولیں۔

یہ بات تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ کیوں کہ آجکل انکل افتخار"

ایک کانفرس کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے

ہیں اور تقریباً بھی ان کی واپسی میں پندرہ دن

- "باقی ہیں۔۔۔"

حنان نے انہیں آگاہ کیا۔ یہ بات حسان نے اسے فون پر بتائی تھی۔

پندرہ دن لو۔۔۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حسان کا :

یہ پورا مہینہ طرح گزرے گا۔۔۔۔۔ ہم اس کی شکل

- "کو ترستے رہیں گے۔۔۔۔۔"

وہ جزباتی ہو گئی۔

- "مام آپ ادا اس نہ ہوں۔۔۔ میں ہوں نہ آپ کے پاس۔۔۔"

حنان نے ان کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنا کر لاڈ سے کہا۔

تم بھی کون سا کم ہو۔۔ یونی سے آتے ہی اپنی "
" لاڈلی چچی ماں کے پاس بیٹھ جاتے ہو۔۔۔۔۔
بیگم علی کا شکوہ سن کر حنان کو زور سے ہنسی آئی۔
ویری سوری ماما۔۔۔۔۔ بس ذرا ملائکہ کی وجہ سے "
ادھر جا رہا تھا۔۔ آپ نے دیکھا تو ہے اس کو۔۔۔۔۔ گم
سم سی ہو کر رہ گئی ہے۔۔۔۔۔ پہلے جیسی مسکراہٹ
اور شوخی اس کے چہرے سے غائب ہے۔۔۔۔۔
مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا بات ہو سکتی
ہے۔۔ ماما سعدین بھائی نے اسے کہانی لکھنے سے
منع کر دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اسے لیکچر شپ
- "کی آفر ہوئی تھی مگر سعدین نے منع کر دیا۔ اس لیے وہ آرزو رہے۔۔۔۔۔
حنان نے تفصیل سے انہیں بتایا۔

”اما۔۔ مجھے نہیں پتا میں نے یہ ساری چیزیں ساتھ لے کر جانی ہیں۔۔“

ہالہ ایک بڑا سا باکس بمشکل گھسیٹتے ہوئے ہال میں لے کے آئی۔۔

یہ تمہارا پانچواں بڑا ڈبہ ہے۔۔۔ جس کو تم نے ہر

حال میں پاکستان لے کر جانا ہے۔۔۔ تم ایسا کیوں

نہیں کرتی کہ سارا اشارہ ہی ڈبو میں بند کر لو

۔۔۔ تاکہ تمہیں پاکستان جا کر کوئی پر اہلم نہ ہو۔۔۔۔۔

خدیجہ بیگم نے غصے سے اس کی حرکت کو

ملاحظہ کیا۔ وہ اس کو کئی بار سمجھا چکی تھی

کہ پاکستان صرف ضروری سامان ہی لے کر جانا ہے

کیوں کہ سامان لے کر جانے میں جو پیسہ خرچ

ہونا ہے۔۔ اس سے کہیں درجہ بہتر ہے کہ پاکستان

سے نئی شاپنگ کر لی جائے مگر کون سمجھائے ہالہ

بی بی کو جو اپنی ہر چیز یہاں سے ہی لے کر جانا
چاہ رہی تھی اور ساتھ دینے کے لیے اس کے پایا
چار ہاتھ آگے تھے۔۔ ہالہ نے منہ بنایا اور قریب ہی
صوفے پر بیٹھ گئی۔ واقعہ نے ہمدردی سے بہن کو
دیکھا جو اپنی چیزوں کے پیچھے شروع سے ہی
پاگل تھی بچن سے لے کر اب تک اس کے پاس اس
کے سارے کھلونے اور پسندیدہ چیزیں موجود تھیں
یہ وہی چیزیں تھی جو پورے ہفتے سے ڈبوں میں
پیک کر رہی تھی جن کو کسی صورت بھی چھوڑ
کر جانا اسے منظور نہیں تھا۔۔۔

واقعہ تم اٹھ کر کھانا بنا لو۔۔ کیونکہ آج کا دن بھی "
ہالہ کا اپنے ڈبوں کے ساتھ ہی گزر جانا ہے اور ہمارا

چیز پسند ہے اور کونسی نہیں فازر تو صرف ایک
ماش کی دال نہیں کھاتا۔۔۔ تمھیں تو ہر سبزی سے
چڑ ہے۔۔۔۔۔ "۔۔ خدیجہ بیگم کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔۔۔ وہ
پہلے ہی اس کی اس عادت سے بہت تنگ تھیں گھر
میں جو بھی پکتا ہالہ کے حلق سے نیچے نہیں
اترتا تھا وہ اپنی پسند کا بناتی اور کھاتی۔۔
خدیجہ بیگم اس کی اس عادت سے بہت تنگ تھی
کیوں کہ اگلے گھر میں جا کر ہالہ کو پریشانی کا
سامنا کرنا پڑ سکتا تھا مگر یہ بات وہ نہ تو ہالہ کو
سمجھا پائی تھیں اور نہ ہی کلیم صاحب کو جو اس کا پورا ساتھ دیتے تھے۔۔



ملائکہ نے سر اٹھا کر اپنے ارد گرد پھیلے کاغذوں کو
ایک نظر دیکھا دو گھنٹے سے زیادہ گزر چکے تھے

مگر اس سے ایک لفظ نہیں لکھا گیا۔۔۔ ایسا لگتا تھا
جیسے لفظوں نے منہ موڑ لیا ہے۔۔۔ کاغذوں کا پلندہ
اٹھا کر اس نے سائیڈ پر رکھا اور بیڈ کے ساتھ ٹیک
لگا کر آنکھیں بند کر کے کہانی کے کرداروں کو
دیکھنا چاہا مگر شاید وہ بھی ناراض ہو چکے تھے
تھے بند آنکھوں کے پیچھے سوائے اندھیرے کے اسے
کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کئی دنوں سے وہ
کہانی کی باقی ماندہ اقساط پوری کرنے کی
کوشش کر رہی تھی مگر اب اسے یہ ناممکن لگ رہا
تھا۔ ڈائجسٹ کے آفس سے کئی بار کال آچکی تھی
وہ ابھی قسط کے انتظار میں بیٹھے تھے اور ملائکہ
کوشش کر رہی تھی کہ تمام اقساط ایک ساتھ

ساتھ لکھ کر بھیج دے مگر باوجود کوشش کے وہ
ایسا نہیں کر پار ہی تھی۔۔ بیگم منور نے اس کے
کمرے میں جھانکا تو ملائکہ کو یوں دیکھ کر اس
کے پاس آ گئیں۔۔۔

- "کیا بات ہے بیٹا ایسے کیوں لیٹی ہوں۔۔۔" -
"محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہیں قریب بیٹھ گئیں۔۔
کچھ نہیں ماما بس تھوڑی دیر آرام کرنا چاہ رہی"
- "تھی اس لیے لیٹی تھی۔۔ آپ بتائیں کیا کوئی کام تھا
ملائکہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور ان کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔
کوئی کام نہیں تھا بیٹا۔۔۔ میں تو بس تمہیں"
- "دیکھنے آئی تھی۔۔ کیا کہانی مکمل ہو گئی۔۔۔"

اس کے قریب کاغذوں کے ڈھیر کو دیکھ کر بیگم منور نے پوچھا۔

نہیں ماما مجھ سے نہیں لکھا جا رہا۔۔۔" اس کی "
بے بسی اس کے چہرے پر واضح تھی بیگم منور
نے تاسف سے اپنی پیاری سی بیٹی کا چہرہ دیکھا۔
بیٹا تم سب کچھ بھول کر بس اپنی توجہ کہانی "
پر دو۔۔۔ اپنے ذہن کی سلیٹ کو صاف کر دو ایسے
جیسے تمہاری زندگی میں کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔ تب
ہی تم اپنی کہانی کو آگے بڑھا سکو گی۔۔۔ اور بیٹا
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شادی کے بعد سعدین تمہیں
لکھنے کی اجازت دے دے۔۔۔ اس لیے ابھی اس بات
۔۔۔" کو ذہن پر سوار مت کرو۔۔۔

بیگم منور نے نرمی اور محبت سے سمجھانے کی
کوشش کی تو ملائکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

جانتی تھی کہ ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں ابھی شادی
میں چند ماہ باقی تھے اسی وقت اپنے آپ سے
وعدہ کیا کہ اب کوئی فضول سوچ اپنے ذہن میں
نہیں آنے دے گی اور دھیان سے اپنی کہانی مکمل کرے گی
- "بیگم صاحبہ ہماری بیٹی کہاں ہے۔۔۔۔"
منور رضوی صاحب گھر آئے تو ملائکہ کی غیر
موجودگی محسوس کر کے بولے۔
ملائکہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔ آپ بیٹھے ہیں پہلے پانی پی لیں۔۔۔ میں اس کو بلاتی "
- "ہوں۔۔۔"
بیگم منور کچن کی طرف بڑھی ان کو پانی پلا
تھا کر خود ملائکہ کے کمرے کی طرف چل دیں
- ملائکہ کو پر سکون دیکھ کر ان کو تسلی ہوئی

- "چلو بیٹا پایا آگئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ آپ کو بلارہے ہیں"

ملانکہ نے جیسے سنا فوراً نیچے اتر کر جوتے پہنے

اور اپنا دوپٹہ درست کر کے باہر نکل آئی اس کا

خیال تھا کہ اپنے دکھ کو کبھی بھی اپنے باپ پر

ظاہر نہیں کرنا کیونکہ ان کو تکلیف ہوگی تو ان

کی تکلیف محسوس کر کے خود کو بھی تکلیف

ہوگی کسی حد تک اس کی بات درست تھی لیکن

اگر وہ اس طرح سوچتی کہ میں اپنا مسئلہ اپنے

والد سے بیان کروں گی تو یقیناً اس مسئلے کا

کوئی حل نکال لیں گے ماں باپ چاہے جیسے بھی

ہوں ہو اولاد کو دکھ سے نکالنے کے لیے اپنا آپ وار

دیتے ہیں ہم بیٹیاں اپنے ماں باپ کو دکھوں سے

بچانے کے لیے خود کو جہنم میں جھونک دیتی ہیں
یہ نہیں سوچتی کہ ہماری اس تکلیف کو دیکھ کر
ہمارے ماں باپ مزید تکلیف میں آجائیں گے جائز
باتوں کی حد تک سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے مگر
ناجائز بات کو برداشت کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔
بے شک کہانی لکھنے سے منع کرنا سعدین کا حق تھا
مگر ملائکہ کو تکلیف دینے کا اختیار اس کو حاصل
نہیں تھا۔ نہ ہی ملائکہ کی خواہش ناجائز تھی کہ سعدین اس پریوں روک ٹوک کرتا۔

سعدین نے ہوٹل کے دروازے سے اندر قدم رکھا تو
آس پاس نگاہ دوڑائی کچھ دور ٹیبل پر داد خان
بیٹھا نظر آیا داد خان کی نظر بھی اس پر پڑ چکی

تھی داد خان نے مطمئن ہو کر موبائل اٹھا کر نمبر
ملایا اور دوسری طرف اس کے آنے کی اطلاع کی
باس کا حکم سن کر اثبات میں سر ہلایا اور کھڑا ہو
گیا۔ سعدین کے قریب آنے پر اسے اپنے پیچھے آنے کا
اشارہ کیا اور ہوٹل کی ایک سائٹ پر بنی سیڑھیوں
کی طرف مڑ گیا سعدین نے ایک گہرا سانس لیا اور
اس کے پیچھے چل پڑا۔ دل میں ہلکی سی گھبراہٹ بھی تھی۔
یہاں ٹھہرو میں پہلے پاس کو بتادوں۔۔۔ "داد"
خان نے کہا اور خود دروازہ کھول کر کمرے میں چلا گیا۔
"آ جاؤ اندر باس بلا رہے ہیں۔۔۔"
داد خان نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر سر باہر نکالا
اور اسے اندر آنے کے لیے کہا سعدین کہ دل میں ڈر

موجود تھا اس لئے کچھ سہا ہوا تھا۔۔ کمرے کے
اندر داخل ہوا تو نگاہ دوڑائی۔۔ کافی بڑا کثری
روم تھا۔ کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی۔۔ سر
گھما کر دائیں بائیں دیکھا تو دائیں سائیڈ پر رکھے
صوفوں پر ایک بندہ بیٹھا نظر آیا عجیب سی شکل
و صورت والا وہ انسان سگار پینے میں مصروف تھا۔
"فرمائیے آپ نے مجھے کیوں بلوایا ہے اور آپ کی دھمکی دینے کا کیا مقصد تھا۔۔"
سعدین کا لہجہ تیکھا ہوا۔۔
اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے کوئی چائے پانی ہو"
جائے۔۔ پھر آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔ اس بات میں
"تمہارا ہی فائدہ ہے اگر آرام اور اطمینان سے سنو گے تو۔۔۔۔"
باس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی

مجھے کوئی چائے پانی نہیں چاہیے آپ اپنی بات کریں۔۔۔ مجھے یہاں کس لیے بلایا ہے؟

سعدین کے لہجے میں ناگواری تھی۔

جب تک میں نہ بلاؤ کمرے میں واپس مت آنا اور

جا کر چائے کہ ساتھ کچھ کھانے کے لئے بھیجیو۔

داد خان کو انگلی کے اشارے کے ساتھ ہی زبان سے

بھی جانے کا حکم دیا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔



۔ کیا بات ہے آپ اتنے پریشان کیوں ہیں

منور علی کو پریشان دیکھ کر بیگم منور نے بے چینی سے پوچھا۔

منور صاحب نے ایک نظر بیوی کو دیکھا اور

۔ نڈھال سے بیڈ پر بیٹھ گئے

کیا بات ہے جلدی بتائیں نا مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔" بیگم منور نے بے تابی سے "پوچھا۔

ناصر کا فون آیا تھا اس نے سعدین کو داد خان کے ساتھ ہوٹل میں دیکھا ہے۔"۔"

منور صاحب کے لہجے میں اضطراب واضح تھا۔

۔"۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے! داد خان کے ساتھ سعدین کو کیا کام پڑ سکتا ہے۔۔"

وہ ہر اسماں ہوئیں داد خان کو اچھی طرح جانتے تھے۔

۔" مجھے بھی یہی چیز پریشان کر رہی ہے کہ آخر ہر وہ اس سے ملنے کیوں گیا ہے۔۔"

منور صاحب کے لہجے میں بے چینی اور چہرے پر

عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی تھی ان کے لئے یہ

بات نہ قابل قبول تھی کہ ان کا ہونے والا داماد ایک

بدنام غنڈے کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔

آپ بھائی صاحب کو کال کریں اور ان کو بتائیں یہ بات ان کے علم میں ہونا ضروری ہے۔۔۔" ان کی آواز میں بے چینی تھی۔

منور صاحب نے بیوی کی بات سن کر اس بات میں

سر ہلایا اور اپنی جیب سے موبائل نکال کر علی

رضوی کا نمبر ڈائل کیا آمنے سامنے بات کرنے کے

بجائے انہوں نے فون پر بات کرنے کو ترجیح دی۔



سعدین کی بے چینی اس کی ہلکی ٹانگ اور

انگلیوں کی لرز آہٹ سے صاف دکھائی دے رہی

تھی باس ہنوز سگار پینے میں مصروف تھا چہرے

پر لا پرواہی کا عالم اور شخصیت میں عجیب

کر خنگی تھی جو دیکھنے والے کو ایک دم سے ڈرا دے۔

آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے۔۔۔ "سعدین کی آواز میں"
ناگواری درد آئی۔

بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔ بڑی جلدی ہے تمہیں "

پوچھنے کی اور مجھے بتانے کی۔۔۔۔۔ آخر میرا اتنا

اہم کام تمہاری وجہ سے اٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ میں نے ایک

سپیشل جوتا تیار کروانا ہے۔۔۔۔۔ جوتے کا ڈیزائن

تمہیں ہم دیں گے۔۔۔۔۔ تمہارا کام اسے اپنی نگرانی

میں خفیہ طور پر تیار کروانا ہے۔۔۔۔۔ اگر اس بات

- "کی بھنک بھی باہر نکلی تو تم اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔

بات شروع کرنے سے پہلے قادر خان نے سگار ایش

ٹرے میں رکھا اور صوفے پر قدرے آگے کی طرف

جھک کر دونوں کہنیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور

ہاتھوں کو باہم پیوست کیا نگاہیں سعدین کی
نگاہوں میں گاڑ کر اپنے الفاظ کو زبان دی اس کے
انداز میں جو سرد مہری اور دھمکی چھپی ہوئی
تھی اس نے سعدین کو اندر تک لرزادیا
اگر میں اس کام کی حامی نہ بھروں تو۔۔۔"
سعدین ایک پل میں جان گیا تھا کہ ضرور جوتے
میں کچھ چھپا کر اسمگل کرنا ہو گا اس نے سوچا جو ہو گا دیکھی جائے گی آریا پار۔۔
اس کی بات سن کر قادر خان اٹھا اور دونوں ہاتھ
کمر پر باندھ کر کمرے میں دو چکر لگائے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی
اور تم حامی کیوں نہیں بھرو گے۔۔۔ داد خان
تمہیں بتا چکا ہے کہ تمہاری فیملی ہمارے نشانے پر
"ہے۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔ تمہیں اپنی فیملی سے پیار نہیں۔

باس عرف قادر خان کی غراہٹ نما آواز نے سعدین
کی ہتھیلیاں بھگو دیں مگر وہ اپنے آپ کو کمزور
ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بغیر چہرے پر
گھبراہٹ کا تاثر دیے سکون سے بیٹھا رہا۔ جب کہ
اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اٹھ کر یہاں سے بھاگ جائے۔
"آپ یہ کام کسی اور سے کیوں نہیں کروا رہے۔۔۔۔"

اس نے جاننا چاہا کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا
کہ ان کی فیکٹری کے جوتے بے شک مشہور تھے مگر
بہت تھوڑے پیمانے پر تیار کیے جاتے تھے
چلو۔۔۔ تم کیا یاد کرو گے میں تمہیں ایک راز کی
بات بتاتا ہوں۔۔۔۔ بڑی کمپنیوں سے کام میں نقصان
کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ چھوٹی اور غیر معروف

کمپنیوں میں نقصان کا تناسب انتہائی کم ہوتا ہے۔

جو جو تاہمیں بنا کر دو گے ہم تمہیں اس ایک

۔۔۔"جوتے کی قیمت پانچ لاکھ دیں گے۔۔۔"

باس نے بات مکمل کرتے ہوئے سامنے بیٹھے لڑکے

کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بغور ملاحظہ کئے جو

اتنی قیمت سننے کے بعد آنکھیں پھاڑے قادر خان

کو دیکھ رہا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں

تھا کہ ایک جو تا بنانے کی اتنی بھاری قیمت ادا کی

جائے گی اب تو اس کا شک یقین میں بدل گیا یا کہ

کوئی بہت ہی قیمتی چیز اس جوتے میں چھپا کر کرا سمگل کی جانے تھی۔

"پانچ لاکھ۔۔۔ کیا جوتے میں ڈائمنڈ سمگل کرنے ہیں۔۔۔"

قادر خان اس کی بات پر چونکا۔

- "یہ لڑکا بہت تیز ہے"۔۔۔۔۔ قادر خان کے دماغ میں

یہ بات فوراً آئی تھیں

اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے پہلی بار میں کام "

اچھا ہوا تو آگے بھی تم سے ہی کام کروائیں گے مگر رازداری شرط ہے ہمارے کاموں
- "میں

قادر خان نے اس کو جھڑکا۔

میں نے آپ کے کام کی حامی نہیں بھری۔۔۔ "سعدین نے لاپرواہی ظاہر کی۔ "

میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں۔۔۔۔۔ کل "

داد خان تمہارے پاس ڈیزائن لے کر ایک لڑکے کو

بھیجے گا ایک ہفتے میں جو تا مجھے تیار چاہیے

ورنہ تمہارا چھوٹا بھائی حنان جس یونیورسٹی

میں پڑھتا ہے وہاں تک ہماری پہنچ آرام سے ہے۔۔۔۔

آگے تم خود سمجھ دار ہو۔۔ اپنے بھائی کی زندگی
چاہتے ہو یا پھر ہمارا یہ چھوٹا سا کام کر کے لاکھوں
کمانا چاہتے ہو۔۔"

باس کی آواز میں سختی اور چہرے پر عجیب
سی درندگی تھی سعدین نے ایک نظر قادر خان
کے چہرے کو دیکھا جہاں پر نرمی نام کی کوئی
چیز نہیں تھی بلکہ جو چہرہ تھوڑی دیر پہلے پر
سکون نظر آ رہا تھا اب یوں تھا جیسے سامنے والے کو قتل ہی کر دے گا۔
سعدین نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرالیا دل میں
عجیب پکڑ دھکڑ شروع ہو چکی تھی اگر اس کی
بات مانتا تو خود گناہ گار ٹھہرتا اور اگر نہ مانتا تو
اپنے پیاروں کی زندگی خطرے میں ڈالتا

اتنا سوچ کس بات پر رہے ہو تمہیں ایک جوتا بنانے"

پر لاکھوں مل رہے ہیں لوگ تو پیسے کے لیے کیا

کچھ نہیں کرتے اور میں نے سنا ہے کہ تم اپنی

فیکٹری کو بہت بڑا کرنا چاہتے ہو اور کاروبار کو

دوسرے ملکوں میں پھیلا نا چاہتے ہو تو میں

تمہاری پوری مدد کروں گا۔۔۔ تم میرا کام کرتے رہو

۔۔۔ "تو میں تمہیں اس ملک کا امیر ترین بندہ بنادوں گا۔۔۔"

قادر خان نے اس کے آگے دانہ ڈالا اس کو پورا یقین

تھا کہ اس کے پھینکے گئے دانے پر کبوتر بیٹھے گا

اور اس کا یہ یقین کچھ اتنا غلط بھی نہیں تھا۔

سعدین جب وہاں سے نکلا تو قادر خان کا دانا چگ

چکا تھا تصور ہی تصور میں اپنے آپ کو لاکھوں

کماتے دیکھ کر اس کا دل خوشی سے چھلانگیں
لگانے کو چاہ رہا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ
جس دلدل میں وہ قدم رکھ رہا ہے وہاں سے نکلنا
اس کے لیے ناممکن ہو گا اور یہ دلدل اس کو نگل کر ہی چھوڑے گی۔۔



سعدین نے گھر میں قدم رکھا تو رات کے بارہ بج
رہے تھے لاونج کے صوفے پر بیٹھے علی رضوی نے
نے کڑے تیوروں سے اپنے اس بیٹے کو دیکھا جو ان
کو اپنی اولاد میں سب سے زیادہ عزیز تھا اور
جس کی ہر خواہش پوری کرنے کے لیے انہوں نے
کبھی بھی ایک لمحے کی دیر نہیں ہونے دی تھی۔
سعدین ان کو یوں لاونج میں بیٹھا دیکھ حیرت

زدہ ہوا کیوں کہ وہ دس بجے ہی سونے کے لئے اپنے
بیڈروم میں چلے جاتے تھے اور یہ عادت ان کی برسوں پرانی تھی۔

--- کیا بات ہے باباجان۔۔۔ آج آپ جاگ رہے ہیں۔"

طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔" سعدین نے قریب

آکر تشویش سے پوچھا تو علی رضوی اس کو

گھورتے اسکے مقابل کھڑے ہو گئے۔

"کیسی رہی تمہاری ملاقات دادخان کے ساتھ۔۔۔۔۔"

علی رضوی بولے تو ان کی آواز میں سختی نمایاں

تھی سعدین کے چھکے چھوٹ گئے ماتھے پر ایک دم پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔

آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔" سعدین سر جھکا کر بولا

تم میرے سوال کا جواب دو تم دادخان کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔۔"

ان کے لہجے میں سختی اور آنکھوں میں غصہ جھلکنے لگا۔

باباجان میرے دوست کا چھوٹا سا کام تھا اس "

کے لیے میں داد خان سے ملنے گیا تھا۔"

۔ ہکلاتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی

کام تمہارے دوست کا تھا تو تمہارا کیا تعلق "

تھا۔۔۔۔۔ داد خان کے ساتھ جو تم سفارش کرنے کے لئے چل پڑے۔۔۔۔۔"

علی رضوی کا لہجہ استنفہامیہ تھا

باباجان وہ اس کے پاس جاتے ہوئے ڈر رہا تھا بس میں اس کی مدد کے لیے گیا "

۔" تھا۔۔

اس نے لہجے کو سرسری رکھنے کی کوشش کی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہاری داد خان سے "

ٹھیک ٹھاک سلام دعا ہے تبھی تو منہ اٹھا کر آرام

پریشان رہیں۔۔ صبح ہوتے ہی علی رضوی نے کال کر کے ان کی تسلی کرائی تو کچھ سکون ہوا۔

اگلے دن سعدین سویرے اٹھتے ہی تیار ہو کر منور علی کے پورشن کی سائیڈ پے آیا اور لان عبور کرتے ہی سامنے موجود مین ڈور کھول کر لاؤنج میں قدم رکھیں جہاں سامنے ہی صوفے پر ملائکہ ہاتھ

میں پیپرز پکڑے لکھنے میں مصروف تھی وہ ارد گرد کا دھیان بھلائے اس قدر محو تھی کہ اندر داخل ہونے والے سعدین رضوی کی آمد کا نوٹس بھی نہیں لے سکی جو کڑے تیوروں سے اس کو دیکھنے میں مصروف تھا چند لمحوں بعد کسی کی نظروں کی چھبسن نے ملائکہ کو سراٹھانے پر مجبور کیا۔

سعدین رضوی کو آج دوبارہ اپنے سامنے دیکھ کر بال
پوائنٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر کارپٹ پر گر گیا اور تیزی
سے کھڑے ہونے کے چکر میں کاغذ اس کے ہاتھ سے پھسل
کر ہوا کی دوش پر ایک لمحے میں آس پاس بکھر گئے۔ اسے
فوری یاد آیا کہ اس دن بھی ایسے ہی ہوا تھا۔ اس کو حواس
باختہ دیکھ کر سعدین کی تیوریاں مزید چڑھ گئیں۔
میں تم سے بات کرنے آیا ہوں۔۔۔ مگر تم مجھے دیکھ کر "
اس طریقے سے خوفزدہ ہو رہی ہوں جس طرح میں تمہارا قتل کرنے آیا ہوں۔۔۔"
سعدین کی آواز غراہٹ اور چہرے پر ناپسندیدگی کا تاثر
اتنا نمایاں تھا کہ وہ ایک نظر اس کو دیکھ کر سر جھکا گئی۔
آپ کچھ بولو گی یا اپنی زبان بھی کاٹ کر پھینک دی ہے تم نے.....۔۔۔"
سعدین اس کو خاموش کھڑا دیکھ کر ناگواری سے بولا۔

آپ یہاں آئے ہیں تو یقیناً آپ کو ہی مجھ سے کوئی کام ہو گا۔۔۔۔ آپ بولے میں "

"سن رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ بولی تو اس کی آواز سرد اور چہرہ سپاٹ تھا۔

وہ اپنی نظریں جھکائے کھڑی تھی کچھ دیر پہلے والی

کیفیت سے نکل چکی تھی جو اچانک اسے سامنے دیکھ کر ہوئی تھی۔

میرے منع کرنے کے باوجود تم یہ کاغذ بھر رہی ہو۔۔۔ اس کا:

۔"مطلب ہے کہ تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔"

سعدین کی آواز کسی بھی جذبات سے عاری تھی

ملائکہ نے ایک نظر اس کو بغور دیکھا جو یوں مہمانوں کی

طرح کھڑا تھا جیسے کسی غیر کے گھر میں ہوں۔

میں نے اس دن بھی آپ کو بتایا تھا کہ میں لکھنا چھوڑ "

چکی ہوں۔۔۔۔ یہ وہی ناول ہے جو میں پہلے سے لکھ رہی

تھی اور آج کل میں اس کی آخری اقساط لکھ رہی ہوں۔۔۔۔

- "اس کے بعد آپ کے حکم کے تحت میرا قلم سے رشتہ ختم ہو جائے گا

ملائکہ بولی تو اس کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

سعدین نے اس کا انداز ملاحظہ کیا اسے شروع سے بولڈ

لڑکیاں پسند تھیں۔ خاموش رہنے والی اور سیدھی سادھی

سی ملائکہ رضوی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔

نکاح کے بعد وہ بری طرح پچھتا رہا تھا باپ کی خواہش

سمجھتے ہوئے اس نے اس رشتے کو قبول تو کر لیا تھا مگر

اس کو نبھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اپنی انا کی تسکین

کے لئے وہ ملائکہ رضوی پر اپنا تسلط جما رہا تھا۔

چاچا جان نے بابا سے میری شکایت لگائی ہے کہ میں یہاں "

نہیں آتا۔۔۔۔۔ اپنے بابا جان کو کہہ دینا کہ میں فارغ نہیں

ہوتا۔۔۔ اگر ان کو مجھ سے ملنا ہے تو وہ آفس آجایا کریں۔۔۔

ان کی فیکٹری میری فیکٹری سے صرف پندرہ منٹ کے

فاصلے پر ہے۔۔۔ اگر میں انہیں اتنا ہی یاد آتا ہو تو وہ وقت

نکال کر میرے پاس آسکتے ہیں۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض

نہیں مگر یوں میرے ماں باپ کے سامنے مجھے ڈی گریٹ

"کرنا بند کریں۔۔۔۔"

سعدین رضوی بولا تو اس کا لہجہ جذبات سے عاری تھا۔۔ ملائکہ نے حیرت کی

شدت سے اپنے شوہر کو دیکھا جو اپنے چچا کے لیے لئے اتنی

بے پرواہی سے بات کر رہا تھا جیسے وہ کسی غیر کے لئے بات

کر رہا ہوں۔ اسے یقین ہو گیا کہ یہ وہ سعدین رہا ہی نہیں جو

چچا سے بات کیے بنا رہتا نہیں تھا جس کے دن رات چچا کے آس پاس گھومتے تھے۔

یہ بات اپنے چچا کو آپ خود سمجھ جائیں تو زیادہ بہتر "

- "ہوگا کیونکہ آپ دونوں کے معاملے میں میں نہیں بولوں گی۔۔۔"

ملانکہ نے صاف انکار کیا یا اس کی بات پر سعدین

نے یوں دیکھا جیسے اسے ملانکہ سے اس جواب کی

امید نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اس کو ڈرا سہا دیکھ چکا تھا

جب میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ بات تم اپنے والد محترم کو"

سمجھاؤں گی تو اس کے بعد تمہاری انکار کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں

- "ہے۔۔"

سعدین نے آگے بڑھ کر اس کی بازو کو اپنی گرفت میں لیا

اور زور سے جھٹکا دیا۔ اس کی انگلیوں کی سختی سے

ملانکہ کی سسکی نکلی مگر وہ ہونٹوں کو دبا گئی کیونکہ اس وقت مسز منور اپنے روم میں

آرام کر رہی تھیں۔

- "میں انہیں منع کر دوں گی۔۔۔"

اپنی بازو کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش
میں وہ دو تین بار کھینچ چکی تھی مگر سعدین کی گرفت ہنوز سخت تھی۔
"اوہو۔۔۔۔ آج تو مٹھائی بانٹنے کا دن ہے۔۔۔۔"

سعدین علی رضوی صاحب صبح صبح اپنی بیگم
کے پاس موجود ہیں حنان اندر داخل ہوتے ہوئے بولا
کیونکہ حنان نے یہ سارا منظر بغور دیکھا تھا اس لیے دور سے ہی مخاطب ہوا۔
میں تو یہاں اپنی بیوی کے پاس آیا ہوں۔۔۔ تم مجھے بتاؤ کہ
"تم اتنی صبح یہاں پے کیا کر رہے ہو اور ابھی تک تم یونیورسٹی کیوں نہیں گئے۔۔۔۔۔"

سعدین کے لہجے میں موجود ناگواری دونوں نے
محسوس کی تھی۔ حنان نے بغور بھائی کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔
بات یہ ہے کہ بگ بی۔۔۔۔۔ میرا آج یونیورسٹی جانے
کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور رہی بات یہاں آنے کی۔۔۔

تو میں اس وقت چچی ماں کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کے لیے موجود ہوں۔ حنان قریب
آکر صوفے پر بیٹھا۔ سعدین نے بغور
اس کی بے تکلفی ملاحظہ کی اتنا عرصہ باہر رہنے پر وہ یہ
بھول ہی گیا تھا کہ حنان کی چچی ماں سے بچپن سے ہی
زیادہ انسیت ہے اور یہ بات سعدین اپنے لیے بھی بھول چکا
تھا کہ وہ خود بھی چچی کے ہاتھ کے بنے کھانوں کا دیوانہ
تھا مگر پڑھائی کے لئے باہر جانے والے وہ پانچ سال سعدین
کی شخصیت کو سنوارنے کے بجائے بگاڑ چکے تھے۔
آج اس کے لہجے میں اپنے چچا کے لیے بیزاری دیکھ کر
ملانکہ کو یقین ہو چلا تھا کہ سعدین کو اس رشتے کی رتی
برابر بھی پروا نہیں تھی۔ سعدین نے ایک لمحے کو رک کر
ان دونوں کو دیکھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا

خیر تو ہے۔۔۔ یہ بادشاہ سلامت آج صبح صبح یہاں کیوں تشریف لائے تھے۔"

اس نے ملائکہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا جس کے چہرے پر

شوہر کی موجودگی میں بھی پیلا پن چھایا تھا حنان کا دل

افسوس سے بھر گیا اس کی یہ پیاری سی کزن بہت ہی

حساس اور نازک تھی اور اس کے والدین کی مہربانی سے

سخت دل بھائی کی زندگی میں داخل ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے ادھر ادھر بکھرے سارے کا کاغذ سمیٹ

اور صوفے پر بیٹھ کر ان کو واپس ترتیب سے رکھنے لگی۔

- "...کیا بات ہے تم اتنی خاموش کیوں ہو"

حنان اس کی خاموشی کو محسوس کر کے بولے بنا نہیں رہ سکا۔۔

- "تمہارے بھائی نے مجھے بولنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔"

ملائکہ کی آواز رندھ گئی

کیا کہا ہے بھائی نے۔۔۔ مجھے پوری بات بتاؤ حنان "

نے بے تابی سے پوچھا تو ملائکہ نے ایک نظر اس سادہ مزاج لڑکے کو دیکھا۔

تمہارے اس گرم مزاج بھائی کا آرڈر ہے کہ میں اپنے باپ کو "

منع کرو کہ وہ اس کی زندگی میں دخل اندازی نہ کریں اور

- "بقول ان کے ان کوماں باپ کے سامنے ڈی گریٹن کریں۔۔۔

ملائکہ بولیں تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے

پھسل کر گالوں پر لڑھک آئے تھے۔ حنان نے تاسف سے

ملائکہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں اپنے بھائی کو غائبانہ صلواتیں سنائیں۔

تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔ میں آج ہی "

باباجان سے بات کرتا ہوں وہی ان کلو گام ڈالے گے۔۔۔۔۔"

حنان نے اس کو دلا سہ دیا اسی لمحے بیگم منور اپنے کمرے

سے باہر آئیں اور ان کو بیٹھا دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس

کے پاس آگئیں۔ ملائکہ نے تیزی سے اپنے چہرے پر دوپٹہ
پھیرا اور گیلے چہرے کو دوپٹے سے خشک کیا مبادا ماں کی نظر نہ پڑ جائے۔
لگتا ہے آج حنان کا چچی ماں کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کا دل
"کر رہا ہے۔۔۔ اسی لیے صبح صبح یہاں موجود ہے۔۔۔"
قریب آکر اس کے ماتھے پر پیار کرتی ہں سکر اتے ہوئے بولیں۔
صحیح سے بتائے چچی ماں آپ نے ٹیلی پیٹھی کا عالم
"کہاں سے سیکھا۔۔۔ فوراً ہی اب میرے دماغ تک پہنچ جاتی ہیں۔۔۔"
حنان کے شرارت سے کہنے پر مسز منور نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔
اولاد کی دل کی بات تک پہنچنے کے لئے ماں باپ کو ٹیلی
پیٹھی کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں پڑتی اولاد کے
"چہروں سے ہی وہ سب کچھ اخذ کر لیتے ہیں۔۔۔"
بیگم منور خوشدلی سے بولیں تو حنان نے ان کا ہاتھ

عقیدت سے چوم لیا۔ ان کی اس کی نوک جھونک سے ملا نکلے
کچھ دیر پہلے والی کیفیت سے نکل آئی اور اب مسکراتے ہوئے دونوں کے لاڈ دیکھ رہی
تھی۔



بیگم خدیجہ نے ایک بار سامان کا اثر نو جائزہ لیا کیا اور
پھر مطمئن ہو کر کر بیٹھ گئیں سامان کی پیکنگ تقریباً
مکمل ہو چکی تھی اب صرف سامان کا رگو کروانا تھا اور یہ
کام صرف کلیم صاحب اور فائر نہیں کر سکتے تھے اس لیے
اپنا کام مکمل کرنے کے بعد وہ مطمئن تھی۔ پاکستان میں
منور صاحب ان کے لئے دو تین گھر اپنے قریب میں دیکھ
چکے تھے جو حال ہی میں نئے تعمیر ہوئے تھے اور ان کے
مالکان ان کو بیچنا چاہتے تھے اس لئے منور صاحب نے کلیم
صاحب سے بات کی کہ اچھا موقع ہے کرائے کا گھر دیکھنے

کے بجائے اپنا ذاتی گھر خرید لیں کلیم صاحب ان کی بات سے پوری طرح متفق تھے اب بس پاکستان آکر انہوں نے گھر دیکھ کر فائل کرنا تھا اور پیمینٹ کرتے ہی کے شفٹ ہونا تھا۔ ہالہ اور واٹھہ یونی گئی ہوئی تھیں۔ آج ان کا ارادہ یونیورسٹی سے مائیکریشن کے پیپر بنوانے کا تھا تاکہ پاکستان جا کر ایڈمیشن میں پراہلم نہ ہو۔ فازر بھی ان کے ساتھ ہی تھا کیونکہ اسے بھی اپنے مائیکریشن کے پیپر بنوانے تھے۔ ہالہ تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے لوگ باہر پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور تم لوگ یہاں سے سب کچھ چھوڑ کر واپس پاکستان جا رہے۔ "ہو۔۔۔۔"

ہنری نے افسردہ لہجے میں کہا تو ملائکہ نے اپنے اس کلاس فیلو کو بغور دیکھا جس کی نظریں اس کو بعض اوقات

عجیب پر سرار سی لگتیں تھیں جیسے کچھ کہنا چاہتی
ہوں اور ہالہ یہ بات بخوبی محسوس کرتی تھی مگر ماں
باپ کی دی ہوئی تربیت اتنی پاور فل تھی کہ وہ کبھی بھی
اپنے دل دماغ اور آنکھوں کو کسی نئی راہ پر نہیں ڈال
سکی تھی اور نہ ہی مقابل کی حوصلہ افزائی کر سکی تھی
کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسلام مرد اور عورت کی دوستی
کی اجازت نہیں دیتا۔ یونی کے ان سالوں میں کبھی بھی
سلام دعا کے علاوہ کسی میل کلاس فیلو کے ساتھ اکیلی
نہیں بیٹھی اور نہ ہی کبھی کوئی اور فالتوبات کی تھی
اس کے لباس میں عبایا ہمیشہ سے لباس کا حصہ رہا تھا۔
خدیجہ نے شروع سے ہی ان کو کبھی پینٹس نہیں پہنائی
تھی یہی وجہ تھی کہ بڑے ہونے پر انہوں نے اپنی ماں سے

کبھی اس چیز کے لیے ضد نہیں کی تھی ہمیشہ کھلا ڈھلا لباس پہنا
جوان کے نسوانی حسن کو چھپا کر رکھتا تھا۔

اور مردوں کی ہوس زدہ نظروں سے محفوظ رکھتا۔ یہ عادت اب پختہ ہو چکی تھی۔

حسان اپنے کیمین میں بیٹھا ایک پشینٹ کی فائل
اسٹڈی کر رہا تھا جب دروازہ ناک کر کے ڈاکٹر اصفیہ اندر آئیں
ڈاکٹر صاحب کتنی غلط بات ہے۔۔ آج آپ نے مجھ

سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے کر
جائیں گے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ
شام کے پانچ بج رہے ہیں اور آپ کو اس بات کا
"خیال نہیں آیا کہ آپ وعدہ خلافی کر رہے ہیں۔۔"

اصفیہ مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتی کمر پر ہاتھ ٹکائے ڈاکٹر حسان سے مخاطب تھیں۔

محترمہ ڈاکٹر اصفیہ صاحبہ اطلاع عرض ہے کہ "میں اپنا وعدہ نہیں بھولا۔ یہ ضروری فائل تھی اس لئے اس کو دیکھنا اہم تھا اور میں اس کا آخری صفحہ دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ تشریف لے آئیں اور میرے پانچ منٹ آپ نے مزید ضائع کر دیے ہیں اب آپ سے التماس ہے کہ کچھ دیر یہاں بیٹھ کر انتظار۔" فرمائیں تاکہ میں اس فائل کو مکمل کر سکوں۔۔

ڈاکٹر حنان اس سے اسی کے انداز میں شرارت سے بولے تو اصفیہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ڈاکٹر اصفیہ ذرا آرام سے یہ ہاسپٹل ہے آپ کے اتنے اونچے قہقہے سے پیشینہ سمجھیں گے کہ شاید ڈاکٹر۔" کو کوئی دورہ پڑ گیا ہے۔۔۔

اب کے ڈاکٹر حسان خود بھی ہنس پڑے تھے۔
پانچ منٹ میں فائل میں موجود ٹیسٹ چیک کر کے
کے حسان نے فائل ایک سائیڈ پر رکھیں اور اپنی
ٹیبیل پر موجود چیزوں کو سیٹ کیا۔ موبائل ہاتھ
میں اٹھا کر کھڑے ہوئے اور وظیفہ کو چلنے کا
اشارہ کیا باہر آئے تو اس وقت ہاسپٹل کا کارڈور
تقریباً خالی تھا اکادکا لوگ آ جا رہے تھے نرسز
نے ان کو جاتا دیکھ کر الوداعی سلام کیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔
ویسے آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں جناب کے آپ میرا"
- "تعارف کیا کہ کروائیں گے۔۔

اصیفہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تو حسان نے
رک کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں بلا کی جاذبیت

تھی جو کسی کو بھی پاگل کر سکتی تھی۔

ہاں یہ تو سوچنے کی بات ہے ہے چلو ایسا کرتے "

ہیں۔۔۔ گھر جانے تک سوچتے ہیں۔۔۔ کہ میں تمہارا

۔"تعارف کیا کہہ کر کرواؤں گا

مسکراتے ہوئے اس کی بات کا جواب دے کر کروہ

ہاسپٹل کے گارڈ کو خدا حافظ کہتے باہر نکل آئے۔

گھر پہنچنے پر ہارن دیا تو فوراً چوکیدار نے گیٹ

کھول دیا۔ حسان نے گاڑی اندر لا کر روکی اور ڈاکٹر اصیفہ کو اترنے کا اشارہ کیا۔

واؤ کس قدر خوبصورت نظارہ ہے اصیفہ نے پر

جوش ہو کر کہا کیونکہ اس وقت ہلکی ہلکی ہوا کے

ساتھ پھولوں کی بہار اور سرسبز و شاداب لان

آنکھوں کو تراوٹ بخش رہا تھا۔ حسان کی ہمراہی

میں لان کے درمیان میں بنی پتھروں کی راہ گزر
پر چل کر مین ڈور تک آئی۔ حسان دروازہ کھول کر
اندر داخل ہو چکا تھا۔ سامنے ہی لاونج میں موجود
صوفوں پر اس وقت بیگم علی کے ہمراہ بیگم منور
اور ملائکہ موجود تھیں۔ حسان ایک لمحے کو ٹھٹک
کر رکا اور دوسرے ہی لمحے میں سر جھٹکتا آگے
بڑھ آیا۔ چہرے پر اٹڈنے والے تاثرات کو فوراً چھپایا
تھا جو ملائکہ کو سامنے دیکھ کر ابھرے تھے
ماما دیکھیں۔۔۔ آج آپ سے ڈاکٹر اصفیہ ملنے کے "
- "لیے آئی ہیں۔۔"

قریب آ کر حسان نے گردن موڑ کر پیچھے آتی
اصفیہ کو دیکھ کر بیگم علی سے کہا تو وہ سب

ہی کھڑے ہو گئے اور نہایت گرم جوشی سے اس کا

استقبال کیا کہ اصفیہ شرمندہ ہی ہو گئی۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد بیگم علی اٹھ کر کچن

کی طرف چل دیں تاکہ خاطر داری کا انتظام کر

سکیں۔ بیگم منور بھی ان کے ہمراہ تھیں

مجھے آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا حسان آپ "

۔" کی بہت باتیں کرتے ہیں۔۔۔

اصفیہ ملائکہ سے مخاطب ہوئی تو حسان نے گلا

کھنکار کر اسے تنبیہ کی۔ جس پر اصفیہ نے

مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا اور دوبارہ ملائکہ کی رخ موڑ گئی۔

میری تو حسان بھائی سے بہت کم ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ پھر یہ آپ کو میری کون سی "

۔" باتیں بتاتے ہیں

ملائکہ کے لہجے کی حیرانگی نے حسان کو اسے دیکھنے پر مجبور کیا۔

بھئی آپ اتنی مایاناز رائٹر ہیں۔۔۔ کیا یہی کافی "

نہیں آپ کی باتیں کرنے کے لئے۔۔ کیا خوب لکھتی

ہیں آپ۔۔۔۔ میں فری ٹائم میں ڈائجسٹ پڑھتی ہوں

اور تو اور میں نے یہ ڈائجسٹ اپنے کیمین میں بھی

رکھے ہوئے ہیں جب بھی مجھے ڈیوٹی سے فری

ٹائم ملتا ہے تو میں ایک اداسٹوری تو پڑھ ہی

لیتی ہوں یہ اور بات ہے کہ اسٹوری پڑھتے ہوئے

کئی بار مجھے اٹھ کر ایمر جنسی میں جانا پڑ جاتا

"ہے جس کی وجہ سے ان ٹیمپوٹوٹ جاتا ہے۔

ڈاکٹر اصفیہ کی بات پر ملائکہ نے ہلکی سی

مسکراہٹ سے اپنے اس کزن کو دیکھا جس کا زیادہ وقت ہاسٹلز میں گزرتا تھا۔

ملازمہ نے چیزیں لا کر سرو کرنی شروع کی تو

ملائکہ نے میزبانی سنبھالتے ہوئے پہلے اصیفہ کو
جوس کا گلاس پیش کیا اور پھر حسان کی جانب
بڑھایا جسے اس نے احتیاط سے تھامتا کہ ملائکہ
کی انگلیوں سے اس کی انگلیاں ٹچ نہ ہوں۔ اصیفہ
نے اس کی یہ حرکت بغور ملاحظہ کی تھی۔
آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں اگر مجھے پتا ہوتا تو "
- "میں آپ کے استقبال میں ریڈ کارپٹ بچھاتا
حنان نے جیسے ہی ڈاکٹر اصیفہ کو دیکھا اس کی زبان میں کھجلی ہوئی
بہت بہت شکریہ آپ کے اس اعزاز کا۔ ہم نے آپ کا استقبال دل سے پسند "
- "کیا ہے

اصیفہ کے شاہانہ انداز سے بولنے پر
سب کی ہنسی بے ساختہ تھی اسی دوران حسان

کی نگاہ ملائکہ پر پڑی جو ہنسی روکنے کے چکر
میں سرخ ہو رہی تھی اس کے چہرے پر موجود
مسکراہٹ دیکھ کر حنان بے ساختہ مسکرایا اور اس
کی اس مسکراہٹ کے دائمی ہونے کی دل سے دعا مانگی۔
ملائکہ تمہارا یہ کزن ایک نمبر کا مسخرہ ہے جب "
بھی ہاسپٹل آتا ہے اس کا کام سارے سٹاف کو
ہنسانا ہے۔۔۔۔ جب بھی ہاسپٹل میں قہقہے لگنے کی
آواز آتی ہے تو میں فوراً سمجھ جاتی ہوں کہ آج
حنان صاحب نے ہاسپٹل کا دورہ فرمایا ہے۔۔۔۔
اصیفہ نے ہنسی روکتے ہوئے ملائکہ سے کہا تو
حسان نے بھی اس کے بات کی تائید کرتے ہوئے
اثبات میں سر ہلایا۔ حنان نے آنکھیں پھاڑ کر صدمے

سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

خیر تو ہے نہ آج۔۔۔ نظر تو ٹھیک ہے دونوں کی۔۔۔۔

۔۔۔ لے دے کے معصوم بچے کو مسخرہ ہی بنا دیا ہے آپ دونوں نے۔۔۔

اس کے زروٹھے لہجے پر ایک بار پھر سب ہی مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "تم اپنی حرکتیں سدھار لو میں بھی اپنے الفاظ واپس لے لوں گی۔۔۔"

ڈاکٹر اصفہ جو س کاگلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے

بولیں تو حنان نے نفی میں سر ہلایا جس پر اصفہ نے کندھے اچکا دیئے۔

اسی وقت علی رضوی کے ساتھ سعدین نے بھی ہال

میں قدم رکھا ملائکہ کی نظر سیدھی سعدین کے

چہرے پر پڑی اور سیکنڈ سے بھی پہلے اس نے اپنی

نظروں کا رخ تبدیل کیا تھا جس کو حنان کے ساتھ حسان نے بھی بخوبی نوٹ کیا۔

۔۔۔ "السلام علیکم انکل۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔"

ان کے قریب آنے پر اصفہ نے کھڑے ہو کر احترام

سے سلام کیا جس کے جواب میں علی رضوی نے
بہت شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر جواب
دیا جبکہ کہ سعدین نے جواب میں سر ہلایا اور
ایکسیوز می کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔
اس کا سرد انداز وہاں موجود سب لوگوں نے
محسوس کیا جن میں بیگم منور بھی شامل تھیں۔
بیگم علی نے اصفہ کورات کے کھانے پر روک لیا
جب کہ ملائکہ کوروکنے پر اس نے آرام سے تائی
سے معذرت کی اور بیگم منور کے ساتھ گھر آگئی۔
سعدین بہت عجیب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ جب شام کو وہ "
آیا تو میں بھی بھائی صاحب کے لاؤنج میں
موجود تھی مگر اس نے مجھے سلام کرنے کی

بھی زحمت نہیں کی اور بغیر ملے ہی اپنے کمرے

- "میں چلا گیا۔"

- بیگم منور رضوی کے قریب بیٹھیں افسردگی سے

بتا رہی تھیں جس پر منور صاحب نے چونک کر

اپنی بیوی کو دیکھا جن کے چہرے پر غیر معمولی تھکاوٹ کے آثار تھے

ہو سکتا ہے اس نے تمہیں دیکھا ہی نہ ہو منور

صاحب نے دلا سے دینا چاہا خود ان کا دل بیوی کی

بات سن کر کر پریشانی میں گھر گیا تھا وہ خود

بھی محسوس کر چکے تھے کہ سعدین ان کا رویہ

پہلے کی نسبت بہت خراب ہو چکا ہے پہلے پھر

کبھی آتے جاتے اس سے ملاقات ہو جاتی تھی اور

وہ بہت اچھے طریقے سے سلام دعا کرتا تھا مگر

اب تو جیسے سے وہ ملنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

دونوں میاں بیوی کوئی اپنی اپنی سوچ میں گم

بیٹھے ہوئے تھے۔۔ آنے والا وقت ان کی بیٹی

کیلئے کیسا تھا وہ دونوں شاید اس بات کا اندازہ لگانا چاہتے تھے۔



سر آپ سے ملنے داد خان صاحب آئے ہیں سیکٹری "

نے انٹرکام پر سعدین کو اطلاع دی تو چونکا۔ چند

لمحے سوچنے کے بعد اس نے سیکٹری فوزیہ کو داد

خان کو اندر بھیجنے کا کہا اور رسیور کریڈل پر

رکھ کر رسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔ اسے امید

نہیں تھی کہ داد خان اتنی جلدی آجائے گا۔ اس کے

دل میں ڈر موجود تھا اس لیے اس کی ہتھیلیاں

سپنے سے بھیگ گئی تھی مگر اپنے آپ کو مضبوط
ظاہر کرتا وہ فائل کھول کر دیکھنے لگا اسی اثنا
میں دروازہ کھول کر داد خان نے اندر قدم رکھا
سعدین نے ایک نظر اس کو دیکھا اور فائل بند کی
داد خان کے پیچھے ہی ایک نوجوان تھا جس نے
شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور چہرے پر
سنجیدگی کے تاثرات تھے سعدین نے اس کی
آنکھوں میں جھانکا تو وہاں سر دپن نظر آیا اس نے
اندازہ لگایا کہ وہ لڑکا بھی اس کی طرح ان کے
جال میں پھنسا ہوا تھا۔ داد خان نے اس کی نظروں
کا جائزہ لیا اور پیچھے موجود لڑکے کو کرسی پر
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سعدین سنبھل کر بیٹھ گیا اور

داد خان کی طرف دیکھا جو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی انگوٹھی سے میں زکو بجا رہا تھا۔

- "بابو تیرے آفس میں آئے ہیں تو کیا چائے پانی نہیں پوچھے گا۔۔۔"

میرا خیال ہے کہ تم یہاں کام سے آئے ہو۔۔۔۔ تو کیا

یہ بہتر نہیں کہ تم جس کام سے آئے ہو اسی کام

سے مطلب رکھو یہ کوئی ہوٹل نہیں جہاں تمہارے

آرڈر پر میں تمہارے لیے میز سجوادوں گا۔۔۔۔" سعدین کا لہجہ اکھڑا اور سخت ہوا۔

باؤ۔۔۔۔ تم تو غصہ ہی کر گئے ہو ایک کپ چائے"

پلانے پر اتنی باتیں سنانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ اگر

تم چائے نہیں پلو انا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔ یہ

لڑکا گلفام ہے اور یہ تمہیں اس جوتے کا ڈیزائن بنا

کر دے گا ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ اس جوتے کا ڈیزائن

سوائے کاریگر کے اور کوئی نہیں دیکھے گا یہ بات

میرے تمہارے اس لڑکے اور کاریگر کے علاوہ
پانچویں بندے کو پتہ چلی تو پھر تمہارا اس دنیا
میں آخری دن ہو گا اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اپنے
- "کاریگر سے کس طرح ہمارا کام نکلاتے ہو
اس کی آواز میں طنز اور آنکھوں میں حقارت تھی۔
بات کرتے ہوئے داد خان کا لہجہ زہریلا ہو گیا
آنکھوں میں اتنی سختی ابھر آئی تھی کہ سعدین
ایک لمحے کو ساکت ہو گیا داد خان کی دھمکی سن
کر ایک دل کیا کہ وہ یہ کام کرنے سے انکار کر دے
مگر پھر قادر خان کی دھمکی یاد آئی جس میں
اسنے فیملی کو نشانہ بنانے کی وارننگ دی تھی
اپنے آپ کو حالات کے دھارے پر چھوڑتے ہوئے

سعدین نے اس لڑکے سے جوتے کا ڈیزائن طلب کیا
جس پر گل فام نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک طے کیا ہوا پیپر نکالا
سعدین نے بغور اس ڈیزائن کو دیکھا اس لڑکی
گل فام نے جوتے کا ہر پیس الگ بنایا تھا خاص طور
پر ایڑی کا حصہ جس کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ
جیسے چھوٹا سا دراز ہو جس کی چوڑائی دو
پوائنٹ تھی۔ سامنے اندازہ لگانا چاہا کہ آخر اس
دراز میں کیا چیز رکھی جاسکتی ہے مگر اس کا
ذہن کچھ سوچنے پر بھی ایسی چیز نہ ڈھونڈ سکا
کا جواتنے چھوٹے سے دراز میں چھپائی جاسکے۔
ٹھیک ہے۔۔۔ میں کارگر کو بلا کر آج ہی سمجھا

دیتا ہوں اور اس سے پوچھ لیتا ہوں کہ وہ یہ جو تکتے دن میں ڈیزائن کر کے دے
- "گا۔۔۔"

سعدین کی بات پر داد خان نے اثبات میں سر ہلایا
اور مطمئن ہو کر گلغام کو اشارہ کرتا اٹھ کر باہر نکل
گیا۔۔ گل فام نے مڑ کر ایک نظر سعدین پر ڈالی اور
سر جھٹکتا داد خان کے پیچھے نکل گیا۔ سعدین سرخ چہرہ لیے بے بس سا بیٹھا رہ گیا۔

حنان نے ایک نظر شیشے میں اپنا جائزہ لیا اور اپنے آپ کو
داد دیتا گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل آیا آج خدیجہ اپنی
فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ رہی تھیں اور علی صاحب
نے ان کو لانے کی ذمہ داری حنان کے سر ڈالی تھی بقول ان
کے تم فارغ ہو اس لیے یہ کام تم سر انجام دو گے جس پر

حنان نے آنکھیں پھاڑ کر اپنے ظالم باپ کو دیکھا
خدا کو مانے پایا۔۔۔۔۔ میں بیچارہ سارا دن یونیورسٹی میں "
سرکھپا کر آتا ہوں اس کے بعد آپ کی بیگم کے کاموں کی
لمبی لسٹ میرے لئے تیار ہوتی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ
میں فارغ رہتا ہوں ہو۔۔۔۔۔ آج آپ نے میرا دل دکھا دیا ہے
- " ایسی بات کر کے
حنان دکھی انداز میں بولا تو علی صاحب کا قبضہ بے ساختہ
تھا۔ اپنا یہ بیٹا انکو کو اپنی بذلہ سنجی کے وجہ سے بہت پیارا تھا۔
اچھا۔۔۔ اب جاؤ! یہ نہ ہو کہ تمہیں ایئر پورٹ پہنچنے میں "
دیر ہو جائے اور تمہارا انتظار کرنا پڑے دوسری گاڑی کے
- " ڈرائیور کو بھی ٹھیک طرح سے سمجھا دینا

علی صاحب نے اس کو کہا تو وہ اطمینان سے سر ہلاتا ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا

-

ایئرپورٹ پر پہنچ کر اس نے فلائٹ کی ٹائمنگ کا جائزہ لیا

تو یہ دیکھ کر شدید کوفت ہوئی کے پھپھو کی فلائٹ ایک

گھنٹہ لیٹ ہے۔۔ پون گھنٹہ کی ڈرائیو کے بعد وہ ایئرپورٹ

پہنچا تھا واپسی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس لیے

بوریت دور کرنے کے لئے واپس باہر نکلا ڈرائیور کو ہر آدھے

گھنٹے کے بعد ٹائم دیکھنے کا کہہ کر خود گاڑی لے کر نکل آیا

اس کا رخ کچھ دور موجود لا بیریری کی طرف تھا اس کو

کتابیں پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا اس کا ارادہ آج

مستنصر حسین تارڑ کا سفر نامہ پڑھنے کا تھا جس کا ارادہ

وہ کافی دنوں سے کر رہا تھا مگر لا بیریری جانے کا ٹائم نہیں

مل رہا تھا تھا اب بھی بے شک وہ کتاب ختم نہیں کر سکتا
تھا مگر اگر اسے یہ خوشی تھی کہ وہ اس کتاب کو کچھ
ٹائم کے لیے لئے پڑھ کر اپنی بوریت دور کر لے گا۔ اسے بیگم
علی کافی دفعہ کہہ چکی تھی کہ وہ موبائل پر کتاب پڑھ
لیا کرے مگر وہ کہتا تھا کہ موبائل پر کتاب پڑھنے کا وہ مزہ
کہاں جو کتاب کو ہاتھ میں لے کر پڑھنے میں آتا ہے۔ اپنی
مطلوبہ کتاب لینے کے بعد وہ کرسی پر اطمینان سے ٹیک لگا
کر بیٹھ گیا کتاب پڑھتے ہوئے وہ یوں گم ہوا کہ اسے موبائل
کی گھنٹی نے چونکا یا تو اس نے کتاب سے نگاہ ہٹا کر ٹیبیل پر
بڑے موبائل کو دیکھا جہاں اب دوپہر کے چار بج رہے تھے۔
کال ڈرائیور کی تھی جو آدھے گھنٹے بعد جہاز کے لینڈ ہونے
کا بتا رہا تھا۔ حنان نے اس کو بیس منٹ تک پہنچنے کا بتایا
اور کتاب اٹھا کر واپس ریک میں رکھی۔ دل تو چاہ رہا تھا

کہ کتاب ایشو کروالے مگر واپس دینے کا مسئلہ تھا۔ آن لائن کتاب منگوانے کا سوچ کر وہ موبائل اور چابیاں اٹھاتا باہر آگیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ مزید انتظار کرنے کے بعد اس نے پھوپھو خدیجہ اور پھوپھا کلیم کو باہر آتے دیکھا دیکھا ان پیچھے عبا میں دو لڑکیاں تھیں اور ساتھ میں فازر تھا جس کو دیکھتے ہی وہ پہچان گیا تھا کیونکہ اکثر ویڈیو کال پر اس سے بات چیت ہوتی رہتی تھی جب کہ ہالہ اور واقعہ سے کبھی کبھار بس سلام دعا ہی ہوتی وہ بھی آف کیمرہ۔ باہر آتے ہی پھوپھو خدیجہ نے اسے بہت محبت سے گلے لگایا تھا کلیم صاحب بھی پر جوش طریقے سے ملے اور یہی حال فازر کا بھی تھا جب کہ ان دونوں نے صرف سرسری سا سلام کرنے پر اکتفا کیا۔ خدیجہ بیگم نے دونوں کا تعارف حنان سے کروایا۔ حنان نے

سب سے ملنے کے بعد ڈرائیور کو اشارہ کیا تو وہ سامان دوسری گاڑی میں رکھنے لگ گیا۔

حنان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر سب کو بیٹھنے کی لئے کہا

اپنی نگرانی میں سارا سامان گاڑی میں رکھوا کر کر خود

اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا کیونکہ لوگ زیادہ تھے

اس لئے بڑی گاڑی سیلف ڈرائیو پر رینٹ اے کار سے لے کر

آیا تھا۔ بڑی گاڑی کا یہ فائدہ بھی ہو گیا کہ باقی کا سامان

اس گاڑی میں سیٹ ہو گیا تھا مطمئن ہو کر حنان نے

ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی گاڑی سٹارٹ کر دی۔

ہالا اور واقعہ کا جو کہ کئی سالوں کے بعد پاکستان آئی

تھیں اس لیے دائیں بائیں آنکھیں گھما کر ہر چیز کا بغور

جائزہ لے رہی تھیں۔ جبکہ فازر حنان ان کے ساتھ ساتھ

بیٹھا ادھر کی ہانک رہا تھا۔

ماماں آپ کے بھتیجے نے ہم سے ابھی تک کھانے کا"
- "نہیں پوچھا ان کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ ہم اتنی لمبی فلاسٹ سے آئے ہیں
ہالانے سر آگے

کو جھکا کر خدیجہ بیگم کے کان میں کہا تو انہوں نے گھور
کر اس کو دیکھا۔

- "اگر تم مزید ایک گھنٹہ صبر کر لو گی تو تمہارا کچھ نہیں
بگڑے گا میرا بھتیجا مجھ سے کھانے کا پوچھ چکا ہے اور
میں صاف انکار کر چکی ہوں کیونکہ گھر میں بھابھی نے
سارا انتظام کیا ہوا ہے اور اگر تمہیں بھوک لگ رہی ہے تو تم
نے جو اتنا بڑا بیگ اپنی چاکلیٹوں اور چپس کا بنایا تھا وہ
- "نکالو اور خاموشی سے کھا لو

خدیجہ بیگم نے گر کھا تو ہالہ براسا منہ بناتی اٹھی اور

پچھلی سیٹوں کی طرف گئی جہاں پر اس کا ہینڈ
کیری موجود تھا حنان نے بیک مرر سے اس کی کاروائی
ملاحظہ کی۔ جو ہینڈ کیری میں سے ایک بڑا پیکٹ لیز کا
نکال کر ہینڈ کیری واپس بند کر رہی تھی حنان چونکا۔۔۔
لگتا ہے کہ محترمہ کو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ "دل ہی دل میں"
قیاس کے گھوڑے دوڑائے اور نگاہ سامنے روڈ پر کی جہاں
کے ایف سی کا بورڈ لگا نظر آ رہا تھا کچھ سوچ کر حنان نے
گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی اور کے ایف سی نزدیک آنے پر گاڑی کے ایف سی کی پارکنگ
میں لے آیا
ارے بیٹا۔۔۔ گاڑی یہاں کیوں لے آئے۔۔۔۔۔ "بیگم خدیجہ نے اس کو"
گاڑی پارکنگ میں لے جاتے دیکھ کر کہا۔
پھوپھو ابھی گھر بہت دور ہے۔۔۔۔۔ تقریباً ایک گھنٹہ رہتا"

ہے۔۔۔۔ اس لیے بہتر ہے کہ یہاں سے تھوڑا ہلکا پھلکا کھالیں

- "تا کہ سفر آسانی سے گزر جائے

حنان گاڑی روک کر ہلکا سا پیچھے کی طرف رخ کر کے بولا

تو ہالہ نے سراٹھا کر اس کو گھورا۔ وہ حنان کی حرکت

دیکھ چکی تھی۔ حنان کے کہنے پر سب ہی گاڑی سے اتر آئے۔

کیا لیں گے آپ لوگ یہاں کا زنگر برگر اور زنگر پر اٹھا بہت "

مشہور ہے اور اگر کچھ اور لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی بتا

- "دیں۔۔۔

سب کے بیٹھنے پر حنان نے فرائض میزبانی نبھائی۔

- "ماما میرے لیے دو چیز زنگر برگر "

کسی کے بولنے سے پہلے ہی ہالہ نے اپنی فرمائش بتائی تو

بیگم خدیجہ نے حسب حال اس کو ایک عدد گھوری سے نوازا
۔۔۔ پھپھو کی اس حرکت پر حنان نے بے ساختہ اٹھنے والی

مسکراہٹ کا گلا گھونٹا کیوں کے ہالہ اس کے بالکل سامنے

بیٹھی تھی اور امید تھی کہ اگر اس کی نگاہ حنان کی

مسکراہٹ پر پڑتی تو یقیناً سامنے پڑی نمکدان اٹھا کر اس
کے سر کا نشانہ لیتی۔

پھپھو جان آپ اتنی دیر سے بالکل "

۔" خاموش بیٹھے ہیں خیریت تو ہے آپ کی طبیعت ٹھیک ہے

حنان ان کو مسلسل خاموش بیٹھا دیکھ کر کر بولا تو انہوں

نے سر اٹھا کر اس خوب رو و نوجوان کو دیکھا جس کی آنکھوں

کی چمک اور چہرے کی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تھی۔

کیا کریں بیٹا اب عمر ہو گئی ہے۔۔۔۔ اصل میں تین دن سے "

مسلسل ہی بھاگ دوڑ میں لگا ہوا تھا اس لئے آرام کا وقت

نہیں ملا بس یہی وجہ ہے کہ تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ

بولنے کا دل نہیں کر رہا۔۔ ہاں جب تھکاوٹ اتر گئی تو

تمہارے ساتھ بیٹھ کر خوب گپ شپ لگاؤ گا کیوں کہ تم

- "مجھے اپنے مزاج کے بچے لگ رہے ہو۔۔"

کلیم صاحب نے خوش دلی سے حنان سے کہا تو وہ اثبات

میں سر ہلا کر ان کی بات کی تائید کرنے لگا ہالہ نے گھور کر

حنان کو دیکھا واثقہ نے اس کی اس حرکت پر کہنی مار

کر باز رکھنا چاہا۔

- "کیا تکلیف ہے تمہیں اپنا بازو سنبھال کر رکھو۔"

بنالفاظ کئے تیز آواز میں واثقہ سے کہا تو ایک بار پھر

بیگم خدیجہ نے ہالہ کی بتمیزی پر اس کو گھورا۔۔۔

ماما کیا ہے۔۔۔ آج صبح سے آپ مجھے کوئی سودفعہ گھور"
چکی ہیں۔۔ ایک میں ہی آپ کو ملی ہوں۔۔ ذرا منہ کھلا نہیں اور آپ مجھے ڈرانے لگ
- "جاتی ہیں۔

- ہالہ کی بات پر کلیم صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔
بیگم صاحبہ آپ میری گڑیا کو گھورنا بند کر دیں۔۔ میری"
- "بیٹی آپ سے ڈر ہی ہے۔

کلیم صاحب نے ہلکی آواز میں ہنستے ہوئے بیگم خدیجہ کو
کہا تو انہوں نے اپنا ہاتھ سر پر مارا۔۔ یہاں تو آوے کا آوا
ہی بگڑا ہوا ہے۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بدبدا کر خاموش ہو
گئیں حنان نے اس نوک جھونک کو بھرپور انجوائے کیا تھا
اسے ایک عدد کزن دستیاب ہو گئی تھی جس سے لڑ جھگڑ
کر وہ اپنا دن آسانی سے گزار سکتا تھا یہی سوچ کر حنان

نے مسکرا کر ہالہ کو دیکھا جواب ناراض سی بیٹھی ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی۔

ان دونوں کے نقاب کی وجہ سے حنان نے ویٹر کو کہہ کر

پارٹیشن کروا چکا تھا جس کی وجہ سے سے ان کا ٹیبل

ایک کیمین کی شکل میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔ آرڈر آنے پر حنان

نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا آپ لوگ ایزی ہو کر کھائیں اب

یہاں ویٹر نہیں آئے گا جب تک ہم بزر نہیں بجائیں گے۔

حنان کے کہنے پر پر دونوں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا

جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو انہوں نے اپنے نقاب کے

اطراف میں لگی پینیں اتار کر نقاب کھولا حنان پہلے ہی نظر

جھکا کر اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو چکا تھا اور ہالہ نے

اس کی اس حرکت کو بغور دیکھا تھا ان سب کے کھانا

کھاتے تک حنان کی نظر دوبارہ نہیں اٹھی تھی اور اس

Page 137 | 594

شمال نے انتہائی روکھے لہجے میں سعدین سے دریافت کیا۔
- "سعدین نے اس کی بات پر بھرپور خفگی سے اس کو گھورا۔
- میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہوتا۔۔۔ تمہارا کام ہفتے میں"
تین دن یونیورسٹی جانا اور گھومنا پھر نایا پھر شاپنگ
کرنا ہے جبکہ مجھے ہزاروں کام نپٹانے ہوتے ہیں۔۔ اس کے
باوجود میں اپنی انتہائی مصروفیات میں سے تمہارے لئے
بہت مشکل سے وقت نکالتا ہوں اور جب ملنے آؤ تو تمہاری
- "چپڑ چپڑ نہیں ختم ہوتی۔۔۔"
غصے میں سعدین کی آواز خاصی اونچی ہو گئی تھی جس
پر شمال نے کھڑے ہوتے ہوئے جارحانہ طریقے سے اپنا
پاونچ اٹھایا اور مزید کوئی بات کیے بغیر غصے میں باہر نکل
گئی۔ سعدین اس کی اس حرکت پر تنناتا ہوا اٹھا اور اس

کے پیچھے لپکا ہوٹل کے دروازے سے نکل کر شامل ابھی

آدھے رستے میں پہنچی تھی کہ سعدین نے اس کا بازو

انتہائی زور سے جکڑا اور اپنی طرف اس کا رخ موڑا۔۔

شامل بری طرح اس کے سینے سے لگی تھی۔

جنگلی انسان یہ کیا حرکت ہے۔۔ اگر تم نے مجھے روکنا ہی تھا تو آواز دے لیتے "

۔۔۔"

شامل اس کی اس حرکت پر پہلے سے بھی زیادہ غصے سے دھاڑی۔

میری جان ان میں اتنی مشکل سے تمہارے لیے وقت نکال کر آیا ہوں اور تم مجھے "

یوں چھوڑ کر جا رہی ہو اب

انسان کام کو تھکن کی وجہ سے غصے بھی تو آجاتا ہے۔

"میں تم سے معافی مانگتا ہوں اگر کہتی ہو تو کان بھی پکڑ لیتا ہوں۔۔

سعدین کے اس طرح کہنے پر شامل نے بمشکل اپنا غصہ

م علیکم۔۔ بھابی کیسی ہے آپ۔۔۔

ہلے خدیجہ بیگم گاڑی سے اتریں اور بیگم علی

ملائکہ بیٹا۔۔۔۔۔ آپ ہالہ اور وثاقہ کو اپنی طرف لے جائیں تاکہ یہ فریش ہو"
جائیں۔۔۔۔۔ خدیجہ تمہارے لئے گیسٹ روم

سیٹ کر دیا ہے۔۔۔۔۔ تم بھی بھائی صاحب کے ساتھ جا کر فریش ہو جاؤ پھر سب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔ حنان بیٹا آپ فازر کو ساتھ لے جائیں اور اس کو روم -"دکھائیں۔۔

بیگم علی نے سب کو کہا کیونکہ ہالہ اور واثقہ پہلے ہی کہہ چکی تھیں کہ وہ ملائکہ کے ساتھ رہیں گی اس لیے بیگم علی نے ان کو ساتھ ملائکہ کے ساتھ ہی بھیج دیا۔

ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ بھابھی آپ نے دیکھا بچیاں اتنی بڑی ہو گئی ہیں اور خدیجہ کو دیکھیں " ایسے لگتا ہے جیسے ابھی ویسے کی ویسی ہے ذرا برابر بھی اس میں کوئی فرق نہیں پڑا اور نہ -" تو باہر جا کر لوگ اتنے موٹے ہو جاتے ہیں اور ہماری خدیجہ یوں ہی دہلی پتلی ہے - بیگم منور مسکراتے ہوئے بیگم علی سے بولی تو انہوں نے بھی ان کی تائید میں سر ہلایا - کچھ دیر میں ملازمہ کو کھانے کے برتن لگانے کا کہہ کر دونوں باہر آگئی اسی اثنا میں بیگم خدیجہ اور کلیم صاحب فریش ہو کر باہر آگئے

کھانا کھالوں اس کے بعد اگر یہ موسم انجوائے کرنا ہے تو میں تم دونوں کو واک کے لئے لے جاؤں گی۔

ان کے ساتھ چلتے ہوئے ملائکہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈائننگ ہال میں داخل ہو کر تینوں نے مشترکہ سلام کیا تو سب ہی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

۔"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ آجا بیٹا نہیں تو کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔"

علی رضوی نے شفقت سے کہا تو تینوں خالی کرسیوں کی طرف بڑھ گئیں حنان نے سر اٹھا کر دیکھا اور نگاہ سرعت سے ہٹائی۔

ہالہ کا صبح چہرہ اس کا دل دھڑکا گیا اپنی نظروں کو قابو کئے وہ سرعت سے پلیٹ پر جھک گیا۔

یہ لو بیٹا۔۔۔ میں نے سپیشل آپ کی پسند کی بریانی بنائی ہے اور یہ ہالہ کی پسند کی "چکن کڑاہی ہے۔۔۔"

ڈونگہ ہالہ کی طرف بڑھاتے ہوئے انہوں نے مسکرا کر کہا تو ہالہ ان کی اتنی محبت پر دل سے خوش ہوئی۔ واقعہ بریانی ڈالنے کے بعد ڈش ملائکہ کی طرف بڑھا چکی تھی۔

- "حنان بھائی پلیز سلاد پکڑا دیں۔۔"

ہالا کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور اپنے سامنے موجود پلیٹ اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی ہالہ نے حیرانگی سے اس کو دیکھا کیوں کہ سلاد پکڑاتے ہوئے اس نے نظروں کا زاویہ نیچے ہی رکھا تھا۔

عجیب بات ہے۔۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ پاکستان میں لڑکے بہت تیز تر از ہیں مگر یہ " تو کچھ زیادہ ہی تمیز دار لگ رہا ہے۔۔۔۔ ہوٹل میں بھی کھانا کھاتے ہوئے آئے نظر نہیں اٹھائی اور اب بھی یہی حال ہے یا تو سچ میں تمیز دار ہے یا پھر ڈرامے باز۔۔۔ چلو

- "کچھ دن میں پتہ چل جائے گا۔۔"

ہالہ دل ہی دل میں سوچتی کھانا کھانے میں مصروف تھی۔ جب کہ دوسری طرف حنان اپنے دل کو سمجھانے میں مصروف تھا جو ایک پل میں ہی پلٹی کھا گیا تھا۔



- "ہاں بھائی کہاں تک پہنچا ہمارا کام"

اچانک سے دروازہ کھول کر داد خان اندر داخل ہوا اور ٹیبل پر ہاتھ رکھ کے ذرا سا جھک کر کرخٹ لہجے میں بولا تو سعدین نے ہاتھ میں موجود پن بند کر کے ٹیبل پر رکھا اور تھوڑا پیچھے ہو کر کرسی سے ٹیک لگا گیا۔

میں تمہیں ایک بات پہلے بھی واضح کر چکا ہوں کہ آفس میں آنے سے پہلے مجھے "فون کیا کرو اور باہر میری

سیکریٹری سے اجازت لے کر اندر آیا کرو اور یہ میں تمہیں آخری بات سمجھا رہا ہوں اس کے بعد میں تم سے سختی سے پیش آؤں گا۔۔۔۔۔ تمہارا کام اپنی جگہ مگر میرے۔۔۔۔۔ آفس کا ماحول میرے لیے زیادہ اہم ہے۔۔۔۔۔

- سعدین کے غصے سے کہنے پر داد خان نے زور سے قہقہہ لگایا

تم مجھ پر حکم چلاؤ گے۔۔۔۔۔ تم جانتے نہیں ہو داد خان کو آج تو اس لہجے میں بات "کی ہے مگر آئندہ دیہان رکھنا میں اس لہجے کا عادی نہیں۔۔۔۔۔ یہ نہ ہو کہ میری گولی۔۔۔۔۔ اور تمہاری ٹانگ ہو۔۔۔۔۔"

داد خان نے ٹیبل پر جھکتے ہوئے کہا لہجے میں سانپ سی پھنکار تھی۔

سعدین کر سی سے کھڑا ہوا اور چلتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

میں بھی تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر آئندہ تم نے مجھ سے اس طریقے سے " بات کی تو مجھ سے برا کوئی

نہیں ہو گا یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم سے ڈر گیا ہوں ہو۔۔۔۔۔ میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں اس لئے اپنی دھمکی اپنے پاس رکھنا اور یہ جو تم مجھے پستول اور گولیوں کی دھمکی دے رہے ہو تو یہ مت بھولو کہ پستول میرے پاس بھی ہے اگر تم میری ٹانگ کا نشانہ لو گے تو میں تمہارے دل کا نشانہ لے سکتا ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میرا نشانہ سو فیصد درست ہے اس لیے کسی گمان میں نہیں رہنا۔۔۔۔۔

سعدین کہ یوں اکڑ کر کہنے پر داد خان نے دل ہی دل میں اس کی بہادری کو داد دی ورنہ بڑے بڑے داد خان کے آگے منہ کھولنے سے پہلے سو بار سوچتے تھے۔

تمہارا انداز پسند آیا مجھے۔۔۔ نڈر اور بے باک۔۔۔۔۔ ویسے اتنی دلیری اچھی نہیں " ہوتی۔۔۔ یہ میں ہوں جو لباس کی وجہ سے تمہیں برداشت کر گیا۔۔۔ میری جگہ اگر ۔۔ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس وقت تم عالم بالاسد ہار چکے ہوتے۔

اگر جو تا بن گیا ہے تو مجھے دکھا دو تاکہ باس کو دکھانے سے پہلے چیک کر لوں۔۔ کوئی "

۔۔ "گڑ بڑ نہ ہو۔۔۔۔۔"

داد خان اس کے سامنے براجمان ہوتے اب نارمل لہجے میں مخاطب تھا۔

سعدین کھڑا ہوا اور دائیں طرف بڑی الماری کی طرف بڑھ بڑھا اور جوتے کا ڈبہ نکال کر داد خان کے سامنے رکھا داد خان نے ڈھکنا اٹھا کر جوتا باہر نکالا اور تو صیفی نظروں سے دیکھا جیسا ڈیزائن دیا تھا کار گیر نے بالکل ویسا ہی بنایا تھا۔

ایڑی کو بغور دیکھ کر داد خان نے اپنی جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور جوتے کا ڈیزائن سامنے رکھا اب بال پوائنٹ کی مدد سے ڈیزائن دیکھتے ہوئے مخصوص جگہ پر بال

پوائنٹ کی نوک کو دبایا تو ہلکی سی آواز کے ساتھ ایڑی میں سے ایک چھوٹا سا دراز باہر نکل آیا دوبارہ بال پوائنٹ کی نوک سے دبائے پروہ باکس واپس اندر جا کر فٹ ہو گیا اور باہر سے دیکھنے پر ایڑی بالکل ویسے ہی ہو گئی۔

زبردست کمال کر دیا یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھا بنا ہے۔۔۔ تمہیں پکا یقین ہے کہ کارِ یگر اپنی زبان بند رکھے گا یہ نہ ہو کہ کسی کے سامنے ہمارا راز فاش کر دے

داد خان پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا تھا

ایک غریب کارِ یگر کو اگر ایک جو تانبہ 50000 ملیں گے تو تمہارا کیا خیال ہے وہ اپنی زبان کسی کے بھی سامنے

کھولنے کی جرات کرے گا۔۔۔ ویسے بھی میں نے اس کو ایک عدد دھمکی سے بھی نوازہ تھا اس لئے اس کے منہ کھولنے کے امکانات سفر ہیں۔

سعدین کا اطمینان دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

اور چوکیدار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ کاریگر "رات کے وقت فیکٹری میں موجود تھا تھا۔۔۔"

داد خان نے جاننا چاہا تو سعدین نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔

سمجھداری صرف تم لوگوں کے پاس نہیں کچھ میرے پاس بھی ہے ویسے بھی تمہارا "کام ہو چکا ہے اب تم یہ ڈبالو اور یہاں سے جاؤ آج کے بعد اس فیکٹری کے آس پاس۔" بھی نظر نہ آنا۔

سعدین نے ڈبے کی طرف اشارہ کیا اور اس کو باور کروایا تو داد خان طنزیہ ہنسی ہنسا۔
تم کس خوش فہمی میں مبتلا ہو جو ایک بار ہمارے دھندے میں آگیا وہ پھر مر کر ہی "نکلتا ہے۔۔۔"

داد خان کے طنز پر سعدین نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

میں نے صرف ایک بار ہی کام کرنے کی حامی بھری تھی اور صاف الفاظ میں "تمہارے پاس کو سمجھا دیا تھا کہ اس کے بعد وہ مجھ سے کوئی امید نہ رکھے۔"

سعدین غصے میں دھاڑا

انوائٹ کرے انکار کی گنجائش نہیں یہ بات آپ اپنے دماغ میں اچھی طرح بٹھالینا
-"

داد خان ڈبا کالے تھیلے میں ڈالتا بولا لہجہ طنزیہ تھا۔ سعدین کا دل کیا اپنے بال نوچ
لے۔ داد خان ایک گرم نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا۔ آ
کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں مجھے جلد از جلد باہر جانا ہو گا نہیں تو ایک بار ان کے "
ہتھے چڑھ گیا تو پھر ساری زندگی میں پولیس سے چھپتا ہی رہوں گا۔۔۔ سعدین نے
سوچا اور اٹھ کر پانی کا گلاس بھر کر پیتا کہ اپنے حواس درست کر سکے۔
گھر سے بھی کئی بار کال آچکی تھی مگر وہ کام کا کہہ کر ٹال گیا۔

ملائکہ مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی ہمیں یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے مگر "
میں نے سعدین بھائی کو تم سے بات کرتے نہیں دیکھا بے شک وہ دوسروں کے ساتھ
سرسری سی بات چیت کرتے ہیں مگر تمہارے ساتھ تو ان کا نکاح ہوا ہے۔ ان کا رویہ
سمجھ میں نہیں آیا تمہیں یوں اگنور کرتے ہیں جیسے تم کوئی ناپسندیدہ ہستی ہو۔"

ہالہ نے ایک ہفتے میں جو بھی محسوس کیا ملائکہ کے روبرو کہہ گئی۔ ملائکہ نے حیرت سے سراٹھا کر اس کو

دیکھا جو بات اس گھر کے مقیم چند ماہ میں نہیں سمجھ سکے تھے وہ ہالہ نے ایک ہفتے میں ہی نوٹ کر لی تھی

میں نہیں جانتی۔ وہ شاید باہر رہ کر ایسے ہو گئے ہیں

ملائکہ کا لہجہ آرزو ہو گیا۔

تو تمہیں ان سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ آخر انہیں کیا پر اہلم ہے یہ رشتہ ان " سے پوچھ کر کرطے ہوا تھا۔۔ اب کیا آفت آگئی ہے جو وہ یوں رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔۔۔

ہالہ کا غصہ سوانیزے پہ پہنچ گیا۔ ملائکہ سے اس کی دوستی بہت پرانی تھی۔ اس لیے اس کے ہر معاملے کی خبر تھی۔

- "مجھے لگتا ہے کہ ایک بار بڑی ممانی سے بات کرنی پڑے گی"

کچھ سوچ کر ہالہ نے کہا تو ملائکہ نے یکدم نفی میں سر ہلایا۔

پلیز ہالہ تم کوئی بات نہیں کروں گی اگر سعدین کو پتہ چل گیا تو وہ بہت ناراض ہوں "

- "گے

- "یار تم ان سے اتنا کیوں ڈرتی ہوں وہ تمہیں کھا نہیں جائیں گے"

ہالہ نے غصے سے کہا۔

دیکھو ملائکہ۔۔۔۔۔ مجھے ایک بار ممانی سے بات کر لینے دو تو میں صرف یہ دیکھنا"

چاہتی ہوں کہ یہ رشتہ سعدین کی

مرضی سے طے ہوا ہے یا تایا جی کہ دباؤ میں آکر سعدین بھائی نے اس رشتے کے لیے ہاں کی تھی۔۔۔۔۔ اگر ایسی کوئی

بات ہوئی تو اس رشتے کا ختم ہو جانا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم ساری زندگی

ایک ان چاہے رشتے میں بندھی رہو۔۔۔۔۔ یہ تمہارے ساتھ ظلم ہوگا
-_____

ہالہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

تم کیسی باتیں کرتی ہو۔۔۔۔ اگر پاپا کو ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو وہ سخت ناراض ہوں "۔۔۔۔ گے۔۔۔۔

ملائکہ نے اسے روکنا چاہا۔

باہر کھڑے حنان نے بغور اس کی بات کو سنا اور سمجھا تھا اور دل ہی دل میں اس کی بات سے اتفاق ہوا تھا اپنے بھائی کے انداز و اطوار اس کو بھی کھٹک رہے تھے دو تین بار اس

کو شائل کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔ دل ہی دل میں اس سے متفق ہوتا چہرے پر مصنوعی غصہ سجائے اندر داخل ہوا اور ان کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

۔۔۔۔ یہ تم میری بھابی کو کس خوشی میں پٹیاں پڑھا رہی ہوں۔۔۔۔

ذرا سا لہجے کو سخت کرتے ہوئے بولا۔ تو ہالہ نے اس کو گھور کر دیکھا۔

مجھے پہلے یہ بتائیں کہ آپ اس کمرے میں دروازہ ناک کیے بغیر کس طرح داخل "۔۔۔۔ ہوئے۔۔۔۔ کیا آپ کو میسر نہ ہو کر بھی نہیں گزرے۔۔۔۔

اس کو جواب دینے کے بجائے ہالہ نے اپنا ہی سوال اس کے سامنے رکھ دیا تو حنان نے نظروں کا رخ موڑا۔ زیادہ دیر ہالہ کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے دروازہ ناک کیا تھا مگر اپنے لیکچر کے "دوران آپ کو سنائی نہیں دیا۔"

حنان نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"یہ آپ بات کرتے ہوئے دیوار کو کیوں دیکھ رہے۔"

ہالہ نے اس کی اس حرکت پر آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ حنان نے اپنی نگاہ اس کے گلابی چہرے پر ٹکائیں جہاں دوپٹہ

نماز کے سٹائل میں لپیٹا ہوا تھا جس کی وجہ سے بالوں کے ساتھ اس کا آدھا چہرہ بھی دوپٹے کی اوٹ میں تھا۔ ملائکہ

ہلکا سا مسکراتی ان کی نوک جھونک کو انجوائے کر رہی تھی۔ یہ سچ تھا کہ ان کے آنے سے رضوی ہاوس کے سناٹے دم توڑ گئے تھے۔

"ایک دفعہ اجازت لے لو تو پھر آپ کو ہی خفگی ہوگی میرے ہر وقت تاڑنے پر"

حنان کے معنی خیز لہجے نے ہالہ کو حیران کیا۔

- "" "" کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا "

ہالہ نے نا سمجھی سے پوچھا تو ملائکہ ہنس دی وہ حنان کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ چکی تھی

-

ہالہ بیبی۔۔۔۔۔ یہ بچوں کے سمجھنے کی بات نہیں۔۔۔۔۔ ملائکہ تم کل سپر زرجسٹری "

- "کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ میں وہی لینے آیا تھا

ہالہ سے بات کرتے اچانک مڑ کر ملائکہ سے مخاطب ہوا تو ملائکہ نے سر ہلاتے پیچھے ہو

کر بیڈ کی دراز سے ایک بڑے سائز کا لفافہ نکال کر اس کی جانب بڑھایا

"میں آج ہی پوسٹ کر دوں گا۔۔۔۔۔"

لفافے پر سے ایڈریس پڑھ کر اطمینان کرنے کے بعد ہالہ کے قریب سے گزرتا باہر

نکل گیا ہالہ نے اس کے رویے کو حیرت سے دیکھا۔

ملائکہ یہ کیا پاگل واکل تو نہیں۔۔۔۔۔ بات مجھ سے کرتا ہے اور گھورتا دیواروں کو "

- "ہے۔۔۔۔۔"

ہالہ کے لیے یہ اچنبھے کا باعث تھا۔ وہ جب بھی ملتا یا دور سے دیکھتا تو نظر پھیر لیتا۔ ہالہ کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ نارمل انسانوں کی طرح بیہوش نہیں کرتا۔ اس بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ حنان کس طرح اپنے آپ کو کنٹرول کرتا تھا تھا ورنہ اس کا بس چلتا تو ہالہ کو سامنے بٹھا کر ساری زندگی دیکھتا ہی رہتا۔

مگر اپنے ساتھ ساتھ اس کو ہالہ کی عزت بھی بہت پیاری تھی اس لئے عموماً اس سے بات چیت میں اجتناب ہی برتا۔

ہالہ کی بات پر ملائکہ نے نفی میں سر ہلایا اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے گئی جہاں لاؤنج میں واقعہ صوفے پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں مگن تھی۔

واقعہ۔۔۔۔۔ کبھی کتابوں کی دنیا سے باہر بھی نکل آیا کرو صبح سے اس کتاب میں گم "۔۔۔۔۔"

ملائکہ نے اس کے ہاتھ میں موجود کتاب تقریباً کھینچی تھی ان دونوں کے آنے سے وہ بھی اپنی اداسی اور

قنوطیت سے باہر نکل آئی تھی بیگم منور اس کے چہرے کی مسکراہٹ لوٹنے پر بے حد خوش تھیں کچھ ہی دیر میں

تینوں کچن میں کھڑی کیک کی ترکیب پڑائی کر رہی تھیں ان کے ہنسنے اور کھکھلانے کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں جو مکینوں کے لیے خوشی کا باعث تھی۔



ڈاکٹر حسان۔۔۔۔۔ پلیز جلدی چلے ایمر جنسی میں ڈاکٹر کاشف آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ایکسیڈنٹ کا کیس ہے۔۔

سسٹر عجلت میں دروازہ ناک کئے بغیر اندر آئی اور اسے انفارم کر کے دوبارہ واپس بھاگی حسان نے تیزی سے باہر نکل کر ایمر جنسی کی طرف دوڑا۔

ڈاکٹر حسان ایکسیڈنٹ کیس ہے اور مریضہ کی کنڈیشن کافی سیریس ہے۔۔۔ خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے اس کے علاوہ ہیڈ انجری بھی ہے۔۔۔ ہارٹ بیٹ بہت سلو ہے۔۔۔ بی پی بہت ہائی ہے۔۔۔۔۔

اس کے اندر آتے ہی ڈاکٹر کاشف نے فوراً آگاہ کیا۔

ایک گھنٹے بعد بعد حسان جب ایمر جنسی سے نکلا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا وہ مریضہ کو بچانے میں کامیاب ہو چکا تھا باہر نکلتے ہی ایک لڑکا اس کی جانب دوڑتا ہوا

۔ "آیا ڈاکٹر صاحب پلینز بتائیں میری وائف کیسی ہے۔۔۔"

شازم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی اور چہرے پر کرب تھا حسان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بھرپور تسلی دی اور مریضہ کی کنڈیشن سے آگاہ کیا شازم و فور

جذبات سے حسان کے گلے لگ گیا اپنی محبت کو یو تکلیف میں دیکھ کر اس کا دل پھٹا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر کے منہ سے خیریت سن کر وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا۔

آپ پریشان نہ ہوں اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔۔ ہوش میں آتے ہی ان کو روم میں شفٹ کر دیں گے بس تھوڑی احتیاط

کرنی ہے۔۔۔ ان کے سر پر جو چوٹ لگی ہے وہ خطرناک ہے ہم نے ایکسرے لے لیا ہے۔۔۔ رپورٹ آنے پر دیکھیں گے اگر تو

ہیڈ بریک ہونے سے بچ گیا ہے تو آپ کی مریضہ کو چند دن مزید ہاسپٹل رکھیں
- "گے۔۔۔ مگر ہیڈ انجری کی صورت میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔۔۔"

حنان نے اس کو صورت حال سے آگاہ کیا اور ایک بار پھر تسلی دے کر اپنے روم کی
جانب بڑھ گیا

ڈاکٹر اصیفہ آپ نے کیسے آج میرے روم کو رونق بخشی۔۔۔ منگنی کروا کر تو یوں غائب
- "ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ

حسان کے محاورے پر اصیفہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جناب آپ کی اجازت سے ہی ایک ہفتے کی چھٹیاں کی ہیں میرے منگیتر اور چاچو "
دونوں ایک ہی ہفتے کے لیے پاکستان آئے تھے اور مجھے انگوٹھی پہنا کر کرواپس چلے
گئے انکا

ارادہ اگلے سال تک شادی کرنے کا ہے اس لیے اب راوی چین ہی چین لکھتا
ہے۔۔۔ ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا یا میری منگنی پر صرف 20 منٹ کے لئے آئے
- "اور گھر سے بھی کسی کو نہیں لائے

اصیفہ نے بھی اب ناراضگی دکھائی۔

تمہیں بتایا تو تھا کہ پھوپھو اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو گئی ہیں۔۔۔ جس دن "تمہاری منگنی تھی اس دن شام کو پاکستان پہنچی تھیں اب اگر سب تمہاری منگنی میں آجاتے تو ان کا استقبال کون کرتا۔۔۔"

حسان نے یاد دہانی کروائی تو اصفہ نے سر پر ہاتھ مارا۔
"۔۔ میں تو بھول ہی گئی تھی۔"

اصیفہ اونچی آواز میں بولی تو حسان نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔ اپنی یہ دوست اس کو بہت عزیز تھی۔ اس کے منگیتر تالش کے ساتھ اس کی اچھی گپ شپ تھی۔
"جی تشریف لائیے۔۔۔"

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر حسان نے میں نے کہا تو شازم جھجکتا ہوا اندر داخل ہوا۔
"جی فرمائیے۔۔۔"

اس کے اندر آنے پر حسان نے نرمی سے کہا۔

ڈاکٹر صاحب۔۔۔ پلیز آپ مجھے آئی سی یو میں جانے کی اجازت دے دیں۔۔۔ میں "

- "اپنی وائف کے پاس بیٹھنا چاہتا ہوں ہو

شازم کی نم آواز پر حسان کا دل ڈوبا۔ اپنی محبت کو اس حال میں دیکھنا کسی کے لیے بھی

دردناک تھا۔

میں آپ کی کیفیت سمجھتا ہوں۔۔۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ آپ بس ایک گھنٹہ مزید صبر "

کر لیں جیسے ہی ان کی طبیعت

سنبھلتی ہے ہم ان کو دوسرے آئی سی یو میں شفٹ کر دیں گے وہاں آپ ان کے پاس

بیٹھ سکتے ہیں۔۔۔ اصل میں یہ

کریڈیٹل کنڈیشن کے پیشنٹس کے لیے ہے اور یہاں کسی کا بھی داخلہ منع ہے سوائے

- "ڈاکٹر ز اور نرسز کے۔۔۔۔

حسان کی آواز میں نرمی اور حلاوت تھی شازم اس کی بات سمجھتا آنکھیں صاف کرتا

باہر نکل گیا۔ دو ماہ ہی تو ہوئے تھے ابھی شادی کو وہ بھی لومیرج۔۔۔ روبی کی

فرمائش پر آئس کریم کھلانے لایا اور بد قسمتی سے بانیک کے قریب کھڑی رو بی تیز رفتار گاڑی کا نشانہ بن گئی۔ چند لمحوں میں زندگی کا رخ پلٹ گیا۔

آپ یہاں بیٹھنے کے بجائے نماز پڑھیں اور اپنی وائف کی زندگی کے لیے دعا مانگیں "۔۔۔ ان کا سر کا صدقہ بھی دیں کیوں کہ صدقہ بڑی سے بڑی بلا کو ٹال دیتا ہے۔۔۔

شازم کو آئی سی یو کے دروازے کے قریب بیٹھا دیکھ کر حسان نے ہمدردی سے کہا۔
آپ کی باقی فیملی کدھر ہے۔۔۔ آپ کو انہیں انفارم کرنا چاہیے تھا۔ اپنوں کا ساتھ "۔۔۔ سب سے بڑا سہارا ہوتا ہے۔۔۔

حسان نے اس کو یوں اکیلا دیکھ کر کہا تو شازم نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔
ہم دونوں یتیم ہیں۔۔۔ ہم دونوں کا ایک دوسرے کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔۔۔ "۔۔۔ ہم دونوں یتیم خانے میں پلے بڑھے ہیں

شازم کی بات سن کر حسان کا دل کانپا اس نے آگے بڑھ کر اس کو اپنی باہوں میں بھینچ لیا۔

آج سے تم اکیلے نہیں ہو۔۔۔ میں ہوں تمہارے پاس تمہاری وائف کا بھائی اور تمہارا دوست بن کر۔۔ یہ بات میں ایسے

ہی نہیں کہ رہا پورے دل سے میں تمہیں اپنی فیملی میں شامل کر رہا ہوں۔۔ تمہارا بھائی اس لیے نہیں بنا کیوں کہ

پھر تمہیں کھینچ کر رکھنے کا موقع نہیں ملے گا اب تم میری بہن کے شوہر ہوں اس لئے
"۔۔۔ ذرا مجھ سے سنبھل کر رہنا میں غلطی پر ایک آدھا چمٹ بھی مار دیا کرتا ہوں
۔ اس کے اس طرح کہنے پر شازم دوبارہ اس کے گلے لگ لگا۔ کوئی اس سے پوچھتا کہ
یوں اچانک اتنا پیارا رشتہ

ملنے پر اس کو کس قدر خوشی ہو رہی تھی ساری زندگی یتیم خانے میں بغیر کسی رشتے
کے گزاری۔۔ ساری زندگی

میں سب سے پہلا رشتہ روبی کے ساتھ بنا جو اس کے دل کی دھڑکن تھی اور
دوسرا آج حسان کے ساتھ جس نے بھائی اور دوست دونوں رشتوں کا حق سونپا۔
شازم کی وائف کے ٹھیک ہونے پر اس کی قابلیت کے مطابق اس کو سٹور انچار

کی ڈیوٹی کے ساتھ ہاسپٹل کے ہاسٹل میں رہائش بھی دے دی۔ دونوں حسان کو دعائیں دیتے نہ تھکتے

سعدین آج پھر باس کے حکم پر ہوٹل میں موجود تھا۔ آج کمرے میں اما لخبائٹ کی بوتلیں بھی موجود تھیں اور باس اپنی کرخت صورت لیے سعدین کو جانچ رہا تھا۔
تم نے ہماری سوچ سے بھی اچھا کام کروایا ہے۔۔۔ اس لیے میں نے تمہاری خاطر یہ
ڈنر ایجنٹ کیا۔۔۔ داد خان تو کہہ رہا تھا کہ تم آنے سے انکار کر چکے ہو۔۔۔ مگر مجھے یقین
- "تھا کہ میرا پیغام سن کر تم انکار نہیں کرو گے۔۔۔"

- قادر خان کا لہجہ استہزایہ تھا۔

- "کسی کو اپنے کی موت کی دھمکی ملے تو وہ انکار کی جرات کہاں سے لائے۔۔۔۔۔"

سعدین کے طنز پر قادر خان نے قہقہہ لگایا۔

اگر ہم ایسا نہ کریں تو پھر ہمارا دہندہ کیسے چلے گا باو سعدین علی رضوی۔۔۔۔۔ قادر
خان نے باور کروایا

اگر آپ مجھے یہ بتادیں کہ اس جوتے میں کیا چیز سمگل کی جائے گی تو میں آپ کی آفر" پر خوش دلی سے غور کروں گا کیوں کہ ہاتھ میں آتا پیسہ کس کو برا لگتا ہے۔۔۔۔۔ وہ

- "بھی لاکھوں میں۔۔۔۔۔"

سعدین نے پتہ لگانا چاہا۔ کیونکہ خود سوچنے پر بھی اسے اندازہ نہیں ہو سکا کہ جوتا کس مقصد کے لیے بنوایا گیا ہے۔۔۔۔۔

سچی بات بتاؤ تو با وسعدین! بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ مجھے تو خود بھی نہیں پتا۔۔۔۔۔"

کیوں کہ جس طرح تم میرے لیے کام کر رہے ہو۔۔۔۔۔ میں بھی اپنے سے اوپر

- "والوں کے لئے کام کر رہا ہوں اور ان کی ہدایت کے مطابق چل رہا ہوں۔۔۔۔۔"

قادر خان نے اس کی تسلی کروانی چاہی

اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی ایک مہرہ ہیں۔۔۔۔۔ "سعدین کا لہجہ طنزیہ ہوا۔"

ہاؤ ہمارے ہاں ہر ایک بندہ دوسرے کا مہرہ ہے۔۔۔۔۔ جس کو ایک بڑا ہاتھ اپنی مرضی" سے چلاتا ہے۔۔۔۔۔ تم یہ سامنے رکھ کر دیکھ رہے ہو اس وقت تو تمہیں یہ بوتل ختم کر

"دینی چاہیے تھی۔"

بات کرتے ہوئے قادر خان کا دھیان پڑا تو سامنے پڑے گلاس کی طرف اشارہ کیا جو جوں کا تو موجود تھا۔ سعدین نے ایک نظر گلاس کو دیکھا۔ لندن میں وہ دوستوں کے ساتھ

شغل میں کئی بار پی چکا تھا مگر پاکستان آکر اس نے یہ حرکت کبھی نہیں کی تھی کیوں کہ اپنے باپ کو وہ اچھی طرح جانتا تھا اگر ان کو ذرا سی بھی بھنک پڑ جاتی تو سعدین کا اس گھر میں آخری دن ہوتا۔

میں یہ نہیں پیتا۔۔۔ اگر اب کوئی ضروری بات نہیں تو میں چلتا ہوں۔۔۔۔ ایک "جگہ ضروری پہنچنا ہے

سعدین نے جان چھڑوانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا۔

جہاں بھی جانا ہے۔۔۔۔ میں کون سا تمہیں روک رہا ہوں۔ مگر یہ خالی کیے بغیر تو "تم یہاں سے نہیں جاسکتے۔

قادر خان نے گلاس اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

سعدین نے جان چھڑوانے کے لیے وہ گلاس ایک ہی سانس میں حلق سے اتار لیا اور نتیجتاً اس کا دماغ چکر آیا۔ ام النخبائت کی یہ تیز شکل تھی جس نے چند لمحوں میں اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر دیا تھا۔ داد خان نے اس کی حالت پر ہنستے ہوئے زبردستی ایک مزید گلاس اس کے منہ کے ساتھ لگایا۔

--"کسی کو اس کے ساتھ بھیجو۔۔۔ خود گیا تو عالم بالا ہی پہنچے گا۔"

اس کی حالت دیکھ کر قادر خان نے داد خان کو ہدایت کی جس پر داد خان فوراً باہر نکل گیا اور ایک لڑکے کی مدد سے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور اسے گاڑی سمیت چھوڑ کے آنے کا آرڈر کیا۔



ملائکہ اس وقت تایا کی طرف موجود تھی۔ باقی سب شادی میں گئے ہوئے تھے اس کی طبیعت کچھ خراب تھی اس لیے اس نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ بیگم منور نے بھی زور نہیں دیا کیونکہ اس کی عادت کو وہ اچھی طرح جانتی تھیں۔ حسان ابھی ہاسپٹل سے نہیں لوٹا تھا۔ تائی جان کی ہدایت کے مطابق وہ حسان اور سعدین کو کھانا دینے

کے لیے ان کا انتظار کر رہی تھی۔ اسی اثنا میں مین ڈور سے سعدین لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا ملائکہ اس کی حالت دیکھ کر گھبرا کر کھڑی ہوئی اور اس کو سنبھالنے کے لیے تیزی سے آگے بڑھی اسے لگا تھا کہ شاید سعدین کو چکر آگئے ہیں مگر وہ حقیقت سے بے خبر تھی اور یہی بے خبری اس کی زندگی میں بڑا طوفان لانے والی تھی جو اس کی دنیا اندھیر کرنے والا تھا۔ سعدین نے اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کی آنکھوں کے آگے ناچتے ستاروں کو بھگانے کے لیے اس نے زور سے آگے مینچ کر کھولیں۔۔

شمال۔۔ میری شمال مجھے پتا تھا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ مجھ سے ملنے آؤں گی۔۔ میں " کب۔۔۔۔۔ کب سے یاد کر۔۔۔۔۔ رہا تھا۔۔۔۔۔ میری " جان۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔

اس کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا۔۔۔۔۔ سعدین بازوؤں کا گھیرا تنگ کر گیا۔ اس افتاد پر ملائکہ نے گھبرا کر اس کی باہوں سے نکلنا چاہا۔۔

آج نہیں۔۔۔۔۔ شائل۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔ آج مجھے۔۔۔۔۔ تمہارا۔۔۔۔۔ ساتھ " چاہیے۔۔۔۔۔ اس طرح نہیں کرو۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔ مجھے تمہاری کتنی۔۔۔۔۔ ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اس کے مچلنے پر سعدین لڑکھڑاتی آواز میں بولا تو ملائکہ کے رونے میں تیزی آگئی۔ اس کو لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سعدین نے شراب پی ہوئی ہے۔

سعدین۔۔۔۔۔ سعدین۔۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔ آپ " کو اللہ کا واسطہ۔۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ میں شائل نہیں ہوں ہو۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑیں سعدین۔۔۔۔۔

اپنی پوری قوت صرف کرتی وہ سعدین کی باہوں میں مچل رہی تھی

۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ شائل نہیں ہوں۔۔۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔۔

اس کو قابو میں کرتا سعدین الجھتے ہوئے بولا اور اس کو دیکھنے اور پہچاننے کی کوشش کی

--

صوفے پر جا کر گری اور فوراً سنبھلنے کی کوشش کرتی اٹھ کر دوڑنے لگی مگر اس سے پہلے ہی سعدین نے اس کا دوپٹہ کھینچ چکا تھا جس پر ملائکہ کے گلے پر شدید خراش آئی تھی۔ صبح سے بخار نے ویسے ہی نقاہت طاری کر رکھی تھی اور اب ان سب کی وجہ سے وہ مرنے والی ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ اس کے جسم سے جان نکل رہی ہے۔۔

سعدین اس کو دوبارہ بری طرح جکڑ چکا تھا اور یہ وہی لمحہ تھا جب منور صاحب نے اندر قدم رکھا ان کے پیچھے ہی علی رضوی بھی تھے۔ سامنے لاؤنج کا منظر دیکھ کر منور صاحب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ ان کا ہاتھ بے اختیار اپنے دل کی طرف گیا اور وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئے۔ علی رضوی تیزی سے بھائی کی طرف بڑھے اور ساتھ ہی سعدین کو چیخ کر آواز دی جو ابھی تک ملائکہ کو جکڑے ہوئے تھا ان کی آواز سنتے ہی اسے جھٹکا لگا۔

علی صاحب کی دھاڑ پر حسنان دوڑتا ہوا اندر آیا اور وہی لمحہ تھا جب سعدین کی گرفت باپ کی آواز پر ڈھیلی ہوئی اور ملائکہ زار و قطار روتے ہوئے اپنا آپ چھوڑا کر باپ کی طرف بھاگی۔

دوپٹہ پہلے ہی سعدین کے ہاتھوں اتر چکا تھا مگر اسے کہا ہوش تھا وہ تو بس فرش پر گرے ہوش و حواس سے بے گنا پڑے اپنے باپ کی طرف دوڑی۔

حسان کو ساری صورت حال سمجھنے میں چند لمحے لگے تھے۔ اپنے جبروں کو سختی سے دبائے وہ چچا کو اٹھا کر باہر کی طرف دوڑا کیوں کہ ان کی حالت تشویش ناک تھی

گھر میں ٹریٹ منٹ دینے کا وقت نہیں تھا ہالہ اور واثقہ فرش پر بے ہوش پڑی ملائکہ کی طرف دوڑیں جو باپ کو یوں ہاتھوں میں جاتا دیکھ کر لہرا کر وہی ڈھیر ہو گئی تھی۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ منور کو کیا ہوا۔۔۔ ملائکہ۔۔۔ ملائکہ۔۔۔ کیا ہو امیری جان "۔۔۔"

۔ اس کی بری حالت کچھ اور ہی کہانی سنار ہی تھی جس پر ان کا دل سہم گیا اور وہ حواس باختہ سی ملائکہ کا سر گود میں رکھ کر چیخ رہی تھیں۔۔

یہی حال وہاں موجود سب کا تھا سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ سعدین لاؤنج میں صوفے پر لڑھکا سوچکا تھا۔ حنان ان کو اتار کر تھوڑی دور موجود شاپس سے کچھ چیزیں لینے گیا تھا۔

واپس آیا تو یہ صورت حال اس کے لیے تشویش ناک تھی کسی سے بھی کچھ پوچھنے کا وقت نہیں تھا وہ ملائکہ کو گود میں اٹھائے باہر کی طرف دوڑا۔

بیگم منور اور بیگم علی اس کے پیچھے بھاگیں۔ بیگم خدیجہ نے سہمی ہوئی ہالہ اور واثقہ کو باہوں میں لیے افسردہ کھڑی تھیں۔

اچانک پڑنے والی اس افتاد نے ان کے حواس سلب کر دیے تھے کلیم صاحب ایک طرف کھڑے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

سعدین کا یو صوفے پر سونا ان کو تشویش میں مبتلا کر رہا تھا اسی لیے وہ اس کے قریب پہنچے اسے جھنجھوڑ کر

اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ ان کو ایک ہاتھ سے پرے دھکیل کر صوفے سے نیچے لڑھک کر دوبارہ وہیں سو گیا۔ علیم صاحب کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ وہ شراب نوشی کی حالت میں دھت پڑا ہے۔۔

خدیجہ آپ بچیوں کو لے کر منور بھائی کی طرف جائیں میں دروازہ بند کر کے آتا"۔
- "ہوں۔

- فازر حسان کے ساتھ ہاسپٹل گیا ہے میں اس سے وہاں کی صورتحال پتہ کرتا ہوں"۔
- "ہو۔۔

علی صاحب خدیجہ بیگم سے مخاطب ہوئے تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ان دونوں کو لیے دوسرے پورشن میں چلی گئی کلیم صاحب نے ایک سرد نظر سعدین پر ڈالی اور ان کے پیچھے باہر نکلتے میں ڈور کو اچھی طرح بند کر دیا۔



ہاسپٹل میں اس وقت سب پریشانی کے عالم میں میں بیٹھے تھے منور صاحب آئی سی یو میں تھے۔ حسان کے کہنے پر اسیفہ خود ملائکہ کا کوچیک کر رہی تھی جو شکاک سے بے ہوش ہوئی تھی۔

علی رضوی کا ریڈور کے بیچ پر ساکت بیٹھے فرش کو گھور رہے تھے ان کے قریب ہی بیگم علی بیگم منور موجود تھے جب کہ فائر میڈیسن لینے سٹور تک گیا تھا اسی اثنا میں آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور حسان شکستہ قدموں سے باہر نکلا علی صاحب نے سر اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جس کا چہرہ شدت جزبات سے سرخ ہو رہا تھا علی رضوی کا دل شدت سے دھڑکا۔ کچھ براہونے کا احساس پوری شدت سے ان پر حاوی ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھ کر حسان کی طرف دوڑے۔ بیگم منور اور بیگم علی بھی بے تابی سے حسان کی طرف بڑھ چکی تھیں۔

حسان ان کے قریب آنے پر رکا اور بمشکل سر اٹھا کر تینوں کو دیکھا جو بیتابی سے اس کو دیکھ رہے تھے۔

- "بیٹا۔۔۔۔۔ چاچو کیسے ہیں وہ ٹھیک ہے نا کچھ بول کیوں نہیں رہے تم۔۔۔۔۔"

ان سے حسان کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی تو اس کو بازوؤں سے تھامتے جھنجھوڑ کر بولیں۔۔۔

علی رضوی اس کی حالت دیکھ کر سمجھ چکے تھے اسی لیے لڑکھڑاتے وہیں فرش پر
دو زانوں بیٹھ گئے۔۔۔

- "چاچو نہیں رہے۔۔۔۔"

حسان نے یہ الفاظ کس دقت سے بولے وہ ہی جانتا تھا۔۔

اس کی بات پر بیگم منور لہراتی زمین بوس ہو گئیں۔ بیگم علی روتے ہوئے ان کو
سنجھانے کے لیے فوراً جھکیں۔ حسان تیزی سے نیچے بیٹھا اور ان کو بازوؤں میں بھر کے
روم کی طرف دوڑا۔

بیگم علی نے ایک لہزے کو روک کر علی صاحب کو دیکھا جو ابھی تک وہیں بیٹھے تھے۔۔
جان سے پیارا بھائی ان کی زندگی سے دور چلا گیا تھا یہ بات ان کو قبول کرنے میں دقت
ہو رہی تھی۔

علی صاحب بے حال ہو چکے تھے بیگم علی اپنی آنکھیں صاف کرتی ان کے قریب
آئیں

اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو بھابھی اور ملائکہ کو کون "۔
"سنبھالے گا۔۔۔"

ان کو بازو سے تھام کر کھڑا کرنے کی کوشش کی تو علی صاحب فرش پر ہاتھ ٹکائے
کھڑے ہوئے۔ ان کا گریبان

آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔ ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ صدیوں کے بیمار ہوں۔ ہاتھوں میں
کپکپاہٹ تھی اور چہرے پر زلزلے کے آثار۔

مدحت۔۔۔۔۔ میرا جان سے پیارا بھائی۔۔۔۔۔ مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلا "۔
گیا۔۔۔۔۔ اس نے ایک بار بھی میرے

متعلق نہیں سوچا۔۔۔۔۔ میں اکیلا کیسے رہوں گا۔۔۔۔۔ مجھے تو اس سے ملے
بغیر سکون نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔ منور یہ تو نے کیا کیا اپنے بھائی کے ساتھ۔۔۔۔۔
علی صاحب سسک اٹھے۔

اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔۔۔۔ بھابی کو دیکھیں۔۔۔۔۔ وہ بھی بے ہوش پڑی ہیں "۔
"اور ابھی تک ملائکہ بھی ہوش میں نہیں آئی۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے کرائیں۔

کے پاس آئیں اور وہیں ان کے قریب بیٹھ کر دونوں نے ان کو گلے لگالیا۔
خدیجہ بیگم ان کا آسرا ملتے ہی دھاڑیں مار کر رونے لگیں۔

کَلیم صاحب اپنے آنسو صاف کرتے ان کی طرف بڑھے اس وقت ایک وہی تھے جو ان کو تسلی دے سکتے تھے

حسنان ملائکہ کے روم میں داخل ہوا جہاں وہ مسلسل بے ہوش پڑی تھی۔۔ حسنان کا دل کر ل رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔۔

- "کیسی کنڈیشن ہے اب اس کی۔۔۔۔۔"

حسان کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ تھا۔

ڈاکٹر حسان ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔ ابھی اس کو ہوش میں آنے میں "وقت لگے گا۔۔ البتہ آنٹی اب بہتر ہیں تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائیں گی۔۔ دوسرے بیڈ پر لیٹی بیگم منور کی طرف اشارہ کر کے ڈاکٹر اصیفہ نے سنجیدگی سے اس کو بتایا تو وہ چند قدم چل کر

ملائکہ کے پاس آیا اس وقت اس کا صبح چہرہ زرد ہو رہا تھا۔۔ اس کے چہرے کو دیکھنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت بھی اذیت میں ہے۔۔

میں بس چاچی ماں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ ایمبولینس آچکی " ہے۔۔۔۔ چاچی ماں جیسے ہی ہوش

میں آتی ہیں میں میت لے کر چلا جاؤں گا۔۔۔۔ پلیز ایک فیور دو۔۔۔۔ جب تک ملائکہ ہوش میں نہیں آتی اس کے پاس ہی رہنا۔۔۔۔۔ پلیز اس کو اکیلا نہیں "۔۔۔۔۔ چھوڑنا۔۔۔۔۔

پاپا ایمو لینس آچکی ہے۔۔۔۔۔ حنان ایمو لینس میں جائے گا اور آپ سب کو میں "

ڈاکٹر اصفہ کی گاڑی میں گھر بھجوا

رہا ہوں۔۔۔۔۔ پانچ دس منٹ تک چاچی ماں کو ہوش آ جائے گا پھر آپ لوگ

- "نکل جایے گا۔۔۔۔۔"

حسان ان قریب آ کر دھیمی آواز میں بولا تو علی رضوی صاحب شدت جذبات سے

پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔

حسان نے آگے بڑھ کر ان کو باہوں میں بھینچ لیا۔ اور خود بھی ساتھ رو دیا چاچو میں تو

سب کی جان تھی۔

انہوں نے ہمیشہ ایک باپ کی طرح محبت اور شفقت سے نوازا تھا اور ایک اچھے

دوست کی طرح پریشانی میں میں سہارا بنے تھے۔

اپنے پاپا سے جو بھی بات منوانی ہوتی فوراً منور رضوی کے پاس پہنچ جاتے اور ان کے

سر ڈال کر مطمئن ہو جاتے یہی

وجہ تھی کہ ان کی اس اچانک موت نے دونوں بھائیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا۔

ان کا جان سے عزیز رشتہ ان کو چھوڑ کر جا چکا تھا اور سب کو سنبھلنے کے لیے ایک لمبا عرصہ درکار تھا

ڈاکٹر اصفیہ نے جب چاچی ماں کے ہوش میں آنے کی خبر دی تو حنان نے ماں کو دیکھا وہ دوپٹے سے چہرہ صاف کرتی اندر کی جانب بڑھ گئیں جہاں ہوش میں آتیں بیگم منور سر پٹک رہی تھیں۔

چچی ماں-----چچی ماں-----آنکھیں کھولیں-----مجھے "-----دیکھیں-----"

بیگم علی سے پہلے حنان ان کے قریب پہنچا تو اس کی آواز سن کر بیگم منور نے آنکھیں کھولیں اور سب یاد آتے

ہی بیگم منور اس کو دیکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

مدحت رضوی تیزی سے ان کے پاس آئیں اور اٹھنے میں مدد دی۔

حنان ان کے قریب ہی بیٹھا ان کا سر اپنے سینے سے لگا کر خود بھی رو دیا۔

بیگم علی نے اپنے دوپٹے سے ان کا چہرہ صاف کیا اور سر پر پیار دیا۔ ان کی سسکیاں بدستور جاری تھیں۔

جب سے شادی ہو کہ آئی تھیں دونوں میں بہنوں سے بڑھ کر پیار تھا اتنے سالوں میں کبھی بھی دونوں میں رتی برابر بھی تلخ کلامی نہیں ہوئی تھی اور منور سے تو بھائی کا رشتہ جیا تھا۔

بیگم منور نے ان کو بڑی بہن کا مان دیا تھا تو بیگم علی نے بھی بڑا بن کر دکھایا کیا یہی وجہ تھی کہ اس وقت بیگم منور کی حالت ان کا کلیجہ چیر رہی تھی۔

اوپر سے ملائکہ کی مسلسل بے ہوشی ان کی اذیت کو بڑھا رہی تھی

چچی ماں۔۔۔۔۔ پلیر خود کو سنبھالے اگر آپ اس طرح کریں گی تو ملائکہ کو کون

سنبھالے گا۔۔ آپ جانتی ہیں نہ کہ اللہ

تعالیٰ نے کیا کہا ہے جو اس زمین پر آئے گا اسے واپس بھی جانا ہے یہ تو قانون قدرت

ہے ہے کہ ہر زلی روح نے موت کا

ذائقہ چکھنا ہے۔ کچھ پہلے چلے جاتے ہیں اور کچھ نے بعد میں جانا ہوتا ہے۔ ان کا وقت آچکا تھا۔۔ مجھے معلوم ہے

کہ اس وقت آپ کس تکلیف اور اذیت سے گزر رہی ہیں مگر چچی ماں اگر آپ اپنے آپ کو سنبھالے گی نہیں تو ملائکہ

کو کون دیکھے گا۔۔۔ ہم ملائکہ کو جتنا بھی پیار، توجہ اور دلاسا دے لیں۔۔ آپ کا نعم۔۔۔۔۔

۔ حنان دھیمے لہجے میں ان کو مسلسل سمجھا رہا تھا۔ بیگم منور کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔
چلیے اٹھیں چاچو کو گھر لے کر جانا ہے۔۔۔ ہم آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر۔۔۔
"رہے تھے

ایسے کیسے چلی جاؤں میری بچی یہاں ہے۔۔۔ بیگم نور کے لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔
"ملائکہ کے پاس حسان بھائی موجود ہیں اور ڈاکٹر آصفہ بھی یہی ہیں۔۔۔۔۔"

حنان نے ان کو بتایا اور بیگم علی کی مدد سے کچھ ہی دیر میں انہیں روم سے لے کر باہر آیا گیا۔

چند گھنٹوں پہلے یہ قافلہ خوشی خوشی شادی اٹینڈ کر کے واپس آیا تھا اور چند ہی گھنٹوں بعد یہ خوشی غم میں بدل چکی تھی

جو چہرے پہلے خوشی کی چمک سے منور تھے وہاں اب اذیت رقم ہو چکی تھی
سعدین کی آنکھ ایمو لیس کی آواز پر کھلی۔ سر کو دونوں ہاتھوں سے دباتا تھا وہ اٹھ کر " صوفے پر بیٹھا آنکھیں کھلنے سے انکاری تھیں۔

۔ ادھر ادھر نگاہ کی تو اپنے آپ کو لاؤنج میں دیکھ کر نہ سمجھی سے سر جھٹکا۔
ایمو لیس کی آواز اب گھر کے اندر سے آرہی تھی سعدین لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی جانب دوڑا جہاں ایمو لیس

گیٹ سے اندر آ کر رک گئی تھی لان میں بیگم خدیجہ بچیوں اور کلیم صاحب کے ساتھ موجود تھیں۔ حنان نے کلیم

صاحب کی مدد سے لان میں ہی میت کو رکھ دیا سعدی دوڑتا ہوا آیا اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

- "یہ۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ کون ہے۔۔۔۔۔"

سعدین بولا تو اس کی آواز لڑکھڑارہی تھی حنان نے ایک ایک نفرت بھری نگاہ اپنے بھائی پر ڈالی۔ جس کی وجہ سے آج یہ قیامت ان پر ٹوٹی تھی کلیم صاحب نے ناگواری سے سعدین کو دیکھا

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ سعدین چیخا اور پھر بغیر جواب سنیں تیزی سے "جھکا۔۔۔ اور چہرے سے چادر ہٹائی۔

- "چاچو۔۔۔ چاچو کیا ہوا آپ کو اس طرح کیوں لیٹے ہیں"

سعدین کے حواس ابھی تک پوری طرح نہیں جاگے تھے۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔ مجھے آپ کی شکل سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے کہ میں آپ کو جان سے مار دوں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم - "تھا کہ میرا بھائی اتنی گھٹیا حرکت بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔"

بغیر کسی کی پروا کئے حنان اس پر چیخا اسی وقت ایک اور گاڑی اندر داخل ہوئی جس میں علی رضوی اور باقی سب موجود تھے۔

سعدین نے دھندلی آنکھوں سے گیٹ کی طرف دیکھا جہاں اب گاڑی سے بیگم منور کو بیگم علی تھام کر اتار رہی تھی

جب کہ فائر علی صاحب کو پکڑے لان کی طرف لا رہا تھا خدیجہ تیز چلتی ہوئی جا کر کر بھا بھی کے گلے لگ گئی

سعدین ہنوز وہی براجمان تھا قریب آک علی رضوی کی نظر اس پر پڑی تو وہ فائر کے ہاتھ ہٹا کر تیزی سے اس کے

قریب آئے اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔

۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ اور اپنی منہوس شکل مجھے مت دکھانا۔۔۔۔۔"

ان کا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ سعدین کچھ دور جا کر گرا اور شاید اس تھپڑ سے اس کے حواس بھی جاگے سب کچھ

سمجھنے کی کوشش میں اس کو بس یہی سمجھ آیا کہ
اس کے چاچو اب اس دنیا میں نہیں رہے بے شک وہ منور
رضوی سے حسان اور حنان جتنا پیار نہیں کرتا تھا مگر عزت اور احترام مکمل دیتا تھا ہم
جنازہ کا اعلان ملا نکه کے
ہوش میں آنے کے بعد کریں گے علی رضوی پیچھے مڑ کر حنان سے بولے باقی سب
وہی گھاس پر نڈھال سے بیٹھ گئے
حنان ہال خالی کروا کے میت اندر رکھنے کا انتظام کرواؤ اور اپنے دوستوں کو فون کرو اور
جلدی بلاؤ جب تک وہ آتے
ہیں تب تک فازر کے ساتھ مل کر کچھ بندوبست کرو اپنے آنسو صاف کرتے وہ حنان
سے مخاطب ہوئے اور سعدین پر
ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر وہیں بھائی کی میت کے سرہانے بیٹھ گئے۔ اس ناگہانی
آفت سے ان کا وجود اب تک لرز رہا تھا۔

سعدان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ سب اس کے ساتھ اتنا برابر وہ کیوں رکھ رہے
ہی

سعدین اپنے آپ کو سنبھالتا بمشکل سیدھا کھڑا ہوا اس کا سر مسلسل چکر آ رہا تھا اور درد
کی شدت سے پھٹ رہا تھا

وہ تھکے ہوئے قدموں سے اندر کی جانب بڑھتا کہ فریش ہو کر اپنے حواس درست کر
سکے

"پاپا۔۔۔ پاپا۔۔۔ ماں۔۔۔ ماما۔۔۔ پاپا۔۔۔"

ملائکہ سرہانے پر سر پٹکتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ اس کے ہوش میں آنے پر ڈاکٹر
اصیفہ فوراً اس کی بڑھیں۔۔۔

"ملائکہ۔۔۔۔۔ ملائکہ آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپا کر ڈاکٹر اصفیہ نے اپنی موجودگی ظاہر کی تو ملائکہ نے آنکھیں کھول
کر اس کو پہچاننا چاہا

ملائکہ۔۔۔۔۔ میں ڈاکٹر اصفیہ ہوں۔۔ اس نے نرمی سے اپنی پہچان کروائی۔۔

۔۔۔۔۔ "پاپا۔۔ میرے پاپا کیسے ہیں۔۔"

اس کو پہچانتے ہی ملائکہ نے فوراً اٹھنے کی کوشش کی۔۔

۔۔۔۔۔ "ابھی تم اٹھو نہیں۔۔ لیٹی رہو۔۔ میں ڈاکٹر حسان کو بلاتی ہوں۔۔"

اس کو کندھوں سے تھام کر واپس لٹاتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی نرس کو اشارہ کیا جو فوراً باہر نکل گئی۔ حسان کچھ دیر پہلے ہی ایمر جنسی کی وجہ سے آئی سی یو کی طرف گیا تھا

آپ پلیز مجھے بتادیں۔۔۔۔۔ میرے پاپا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔۔ مجھے انہیں دیکھنا "۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔"

ملائکہ ضد کرتے ہوئے اس کا ہاتھ بازو سے ہٹاتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی جس کے نتیجے میں اس کو بری طرح چکر آیا تھا اور اصفیہ کے سنبھالنے سے پہلے ہی وہ زمین بوس ہوئی تھی

۔۔۔۔۔ "ملائکہ۔۔۔۔۔ ملائکہ میں اسی لئے تمہیں منع کر رہی تھی۔۔۔۔۔"

اس نے تیزی سے اس کے پاس بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر کہا۔۔۔ ملائکہ
نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔ آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھا رہا
تھا۔۔۔ اصیفہ نے

اس کو اٹھانے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ اسے واپس بیڈ پر
لٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ ڈاکٹر حسان پندرہ منٹ تک آئینگے۔۔۔ آئی سی یو کے پیشینہ کی
حالت کریٹیکل ہے! وہ اس کے ٹریٹمینٹ میں بڑی ہیں۔

نرس نے آکر اس کو اطلاع دی تو اس نے ملائکہ کی جانب دیکھا جواب آنکھیں
موندھے نڈھال پڑی تھی۔

تم کینیٹین جاؤ اور جو س لے آؤں اور اگر فریش فروٹ کیک ہو تو وہ بھی لے
آنا۔۔۔ سسٹر کو کہہ کر وہ ملائکہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

اصیفہ جانتی تھی کہ وہ کئی گھنٹوں سے لگاتار بے ہوش تھی اور آگے بھی اس کے لئے
جو صدمہ موجود تھا وہ اس کی کھانے کی خواہش کو ختم کر دیتا اس لیے اس نے

سوچا کہ ڈاکٹر حسان کے آنے سے پہلے اس کو کچھ کھلا پلا دے تاکہ اس کے جسم میں تھوڑی سی انرجی آجائے۔

حسان اندر داخل ہوا تو ملائکہ اس وقت کے کا آخری پیس کھا رہی تھی ڈاکٹر آصفہ نے اس کو دیکھتے ہی اشارہ کیا

جس پر ڈاکٹر حسان نے آنکھیں بند کر کے تسلی دی
- "اب کیسی طبیعت ہے ملائکہ۔۔۔۔"

اس کے قریب آکر حسان نے پوچھا تو ملائکہ نے ہلکا سا سر ہلا دیا

"اگر اب تم بہتر محسوس کر رہی ہو تو پھر گھر چلیں۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر ملائکہ نے اس کی طرف دیکھا۔

- "آپ پہلے یہ بتائیں کہ پاپا کی طبیعت اب کیسی ہے"

ملائکہ کے پوچھنے پر حسان نے اذیت سے آنکھیں مینچیں اس کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کس طرح بتائے کہ اس کے والد اب اس دنیا میں نہیں۔

اس نے پریشانی سے آصیفہ کی طرف دیکھا۔ اصفیہ نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ سر جھکا کر باہر نکل گیا۔

اصیفہ چلتے ہوئے ملائکہ کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے کیوں کہ اس کی ذہنی کنڈیشن

ابھی اتنی سٹرانگ نہیں تھی اس لیے یہ خبر اسے ہاسپٹل میں ہی سنانے کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ ایمر جنسی کی صورت میں اس کو فوراً ٹریٹ کیا جاسکے

ملائکہ۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو نہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا امتحان لینے کے لیے بعض اوقات ہم سے ہماری پیاری چیز واپس لے لیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہمارا صبر اور برداشت کا امتحان ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہ ہم پر ہے کہ ہم وہ امتحان کیسے پاس کرتے ہیں۔۔۔۔۔ صبر کر کے یا اللہ سے شکوہ کر کے اس کے ناپسندیدہ بندوں میں شمار ہو کے۔

ہم اللہ کے قانون سے لڑ نہیں سکتے۔۔۔۔۔ بہت بہادر ہو تم ہر طرح کے حالات فیس کرنے کی ہمت رکھتی ہوں۔۔۔۔۔ "اصیفہ نے اس کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لیے تمہید باندھی۔

اصیفہ آگے بڑھی اور اس کو دونوں بازو سے پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا۔

ملانکہ۔۔۔۔۔اپنے آپ کو سنبھالو۔۔۔۔۔ابھی تم نے اپنی ماں کو بھی سمجھالنا ہے "۔۔۔۔۔اگر تم اس طرح کروں گی آنٹی کو کون دیکھے گا۔

ڈاکٹر اصفیہ نے اس کا دھیان بیگم منور کی طرف کیا تو وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی۔

- "ماما کہہ رہی ہیں۔۔ میں ہو سپیٹل میں ہوں تو ماما میرے پاس کیوں نہیں۔۔۔۔۔

ملانکہ کی آواز کٹ رہی تھی کچھ دیر پہلے کہی گئی اصفیہ کی بات اس کے دماغ سے نکل چکی تھی۔

ملانکہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ انکل اس دنیا سے جا چکے ہیں۔۔۔۔۔آنٹی گھر پہ " ہیں۔۔۔۔۔یہاں پر تمہارے پاس میں

اور ڈاکٹر حسان تھے اگر تم گھر جانا چاہتی ہو تو پہلے اپنے آپ کو سنبھالو ورنہ ہم تمہیں "گھر نہیں لے کر جائیں گے

اصیفہ نے اس کو دھمکایا تاکہ وہ اپنے ذہن پر کنٹرول کرے اور اس کی طبیعت سنبھل سکے۔۔۔۔۔ملانکہ کے آنسو نکلتے

دیکھ کر اصفیہ نے اس کو گلے لگالیا جس پر ملائکہ شدت سے رو دی اس کا سارا وجود
ہچکولے کھا رہا تھا حسان

بمشکل اپنے آپ پر قابو پا رہا تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اندر آ کر خود ملائکہ کو اس
کڑے وقت میں سنبھالے مگر وہ مجبور تھا۔

ملائکہ۔۔۔۔۔ تمہارا ذہن پہلے ہی بہت کمزور ہو چکا ہے۔۔۔ تمہاری کنڈیشن دیکھ کر "
مجھے فوراً اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ

اچانک ہونے والا نہیں بلکہ تم پہلے ہی ڈپریشن میں تھی اور انکل کی کنڈیشن دیکھ کر
۔۔۔ تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔۔۔

اس کی بات سن کر اصفیہ نے آنکھیں کرب سے میچیں۔۔ وہ اس کو کیا بتاتی کہ اس کا
نروس بریک ڈاؤن کیوں ہوا۔ وہ کس اذیت سے گزر رہی تھی کہ اس کا سارا وجود نیلا
ہو چکا تھا۔



خدیجہ بیگم نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں اصفیہ ملائکہ کو تھامے اندر لا
رہی تھی اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔

بیگم منور اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب آئیں اور دھاڑے مار کر روتے ہوئے اس کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیا۔

ملائکہ ان کا لمس پاتے ہی یوں تڑپ کر روئی کہ ان سے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔
ہالہ اور واٹھہ دونوں ہی دوڑتی ہوئی ان تک آئی تھیں۔

دونوں کو زبردستی الگ کر کے ہالہ ملائکہ کو تھام کر میت کے قریب لائی۔
اصیفہ بیگم منور کے گلے لگ کر ان کو تسلی دینے لگی۔ ملائکہ نے پوری قوت صرف کر کے باپ کے چہرے پر پڑا
سفید کپڑا اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے سے پرے کیا ان کا ساکت وجود دیکھ کر ملائکہ کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔

بہت محبت سے دونوں ہاتھوں سے ان کا چہرہ تھام کر اس نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیا
بیگم خدیجہ نے اس کو تھام

کر سیدھا کیا اور کپڑا دوبارہ چہرے پر پھیلا دیا۔ جنازے کے وقت میت کو کندھا دینے
آگے بڑھتے سعدین کو علی رضوی

نے ہاتھ سے دھکیل کر پرے کیا تھا اور حنان۔۔ حسان اور کلیم صاحب کی مدد سے جنازہ اٹھا کر باہر نکل گئے۔ جنازے کے پیچھے بھاگتی ملاجکہ کو اصفیہ اور ہالہ نے زبردستی روکا۔۔ قیامت کی یہ گھڑی سب پر ہی بہت بھاری تھی۔

شام تک تقریباً سارا گھر خالی ہو چکا تھا صرف چند قریبی عزیز موجود تھے جو دور سے آئے تھے۔ ملائکہ اور بیگم منور

ایک دوسرے کے ساتھ جڑی بیٹھی تھیں جب کہ ہالہ اور واثقہ کھانا کھانے کے لئے کتنی دیر سے ان کی منتیں کر رہی تھیں۔

دونوں نے ایک بھی نوالہ نہیں لیا تھا ان کو اس طرح دیکھ کر خدیجہ بیگم خود آگے بڑھ کر چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ان کو زبردستی کھلانے لگیں۔

اتنے بڑے غم سے نکلنے کے لیے ان کو طاقت کی ضرورت تھی جو خالی پیٹ نہیں مل سکتی تھی۔ اسی سوچ نے ان کو زبردستی پر مجبور کیا تھا۔

جنازے کے بعد سعدین کتنی کوشش کر چکا تھا حنان یا حسان سے بات کرنے کی مگر وہ دونوں اس کو کڑے تیوروں سے گھورتے بغیر کوئی جواب دیئے چلے گئے۔

علی رضوی کا حکم تھا کہ کوئی بھی اس سے بات نہیں کرے گا جب تک وہ خود بات نہ کر لیں۔۔

ملائکہ بیٹا۔۔۔۔۔ اس دن کیا بات ہوئی تھی تمہارے پاپا نے کس بات کی اتنی "ٹینشن لی کہ ان کی جان ہی چلی گئی۔۔۔۔۔ سعدین کی حرکت نے ان کی جان لی ہے یہ بات

میں نے اپنے کانوں سے سنیں مگر اس وقت کسی سے پوچھنے کا وقت نہیں تھا اس لئے "میں نے کسی سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔۔۔۔۔ میرا بچہ مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا بیگم منور آنسو صاف کرتے ہوئے ملائکہ سے پوچھ رہی تھیں منور صاحب کو گزرے آج دوسرا دن تھارات کے اس وقت ہر طرف خاموشی تھی۔

ملائکہ ان کے بیڈ پر ان کے پاس گود میں سر رکھے لیٹی تھی ملائکہ نے اذیت سے مٹھیاں بھینچیں اور پھر اپنے آپ پر قابو پاتی آہستہ آہستہ ان کو سب کچھ بتاتی چلی گئی۔

اپنی زندگی کی اس تلخ شام کا ذکر کرتے ہوئے اس کی زبان بار بار اٹک رہی تھی۔
بیگم منور نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپایا ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ
سب ان کی بیٹی کے ساتھ

سعدین کر سکتا تھا وہ تو داد خان والا معاملہ سمجھ رہی تھی اور ملائکہ کی بات سننے کے بعد
ان کو لگ رہا تھا کہ ان کا کلیجہ پھٹ جائے گا۔

اب انہیں سمجھ آ رہا تھا کہ دو دن سے بھائی صاحب کا رویہ سعدین کے ساتھ اتنا ہتک
آمیز کیوں تھا گھر میں سے کوئی بھی سعدین سے بات نہیں کر رہا تھا۔

یہ سب وہ دیکھ رہی تھی مگر سمجھنے سے قاصر تھیں ملائکہ سے سب سننے کے بعد سب کا
رویہ اچھی طرح سمجھ آ گیا تھا۔

دن میں قل کا ختم ختم کروانے کے بعد علی رضوی بھائی کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے
گئے۔

شام تک سب مہمان واپس جا چکے تھے۔ علی صاحب شکستہ قدموں سے چلتے
ہوئے بھابھی اور بھتیجی کی طرف آئے۔

ہال میں اس وقت سب گھر والے موجود تھے ایک طرف سعدین تھی بیٹھا ہوا تھا۔
ملائکہ بیٹا۔۔ میں تمہارے باپ آپ کی جگہ تو نہیں لے سکتا مگر اپنے آپ کو اس کی
جگہ پر رکھ کر اس وقت تم سے

پوچھ رہا ہوں کہ سعدین کے معاملے پر تمہارا فیصلہ کیا ہے۔
تم اس کو معاف کرو گی یا اس سے علیحدگی چاہتی ہوں۔۔۔
یہ سب تمہارے فیصلے پر منحصر ہے تمہارے فیصلہ کرنے کے بعد میں اس نا عاقبت "
- " اندیش کے لئے فیصلہ کروں گا

علی رضوی کی بات پر وہاں پر موجود سب نفوس نے پہلو بدلا تھا۔
ملائکہ نے سر اٹھا کر دیکھا تا یا کو دیکھا جنہوں نے ساری زندگی اس سے شفقت اور
محبت دی تھی۔

یہ سچ تھا کہ ان کی سختیاں زیادہ تھی مگر ان سختیوں کے ساتھ ان کا پیار توجہ اور محبت
بھی کئی گنا زیادہ تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کیا باقی بچے بھی باغی نہیں ہو سکے تھے۔

بڑے پاپا مجھے اس شخص کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی جس کو رشتوں کے تقدس کا خیال نہ ہو آگے جو بھی آپ کا

فیصلہ ہو گا وہ مجھے منظور ہو گا کیوں کہ پاپا ہمیشہ اپنا فیصلہ سنا کر آپ کے کیے گئے فیصلے پر چلتے تھے چاہے وہ ان کے کئے گئے فیصلے کے مخالف ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

اس کی بات پر سب ہی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے دونوں بھائیوں کی محبت سے کون واقف نہیں تھا۔

علی رضوی صاحب نے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر تھاما اور بہت محبت سے اس کو ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔ واپس مڑ کر سعدین کی طرف آئے جو نہ سمجھی سے سب کچھ سن اور دیکھ رہا تھا اس کے ذہن میں اب بھی اس رات کا واقعہ نہیں آیا تھا کیونکہ شراب کے نشے میں گم اس کا دماغ سب کچھ بھلا چکا تھا۔

سعدین علی رضوی ابھی اور اسی وقت ملائکہ منور علی کو طلاق دو۔۔۔۔۔ یہاں پر بیٹھا

- "ہر ایک انسان تمہاری اس طلاق کا گواہ ہو گا۔"

ان کی اس بات پر سعدین تیزی سے کھڑا ہوا۔

پاپا آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے پلیز مجھے بتائیں میرا کیا گناہ " ہے۔۔۔ تین دن سے میں ہر ایک سے پوچھنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر کوئی بھی مجھے "جواب نہیں دے رہا۔۔۔"

اس کا لہجہ التجائیہ تھا۔ علی رضوی کا ہاتھ اٹھا اور سعدین کے منہ پر پڑا۔

تمہیں کچھ یاد نہیں کہ تم نے کیا گھٹیا حرکت کی جس نے میرے بھائی کی جان لے لی "۔۔۔ چلو تم میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔۔۔"

اس کو گریبان سے تھام کر دھکا دیتے علی رضوی غصے سے چیخنے اور اسے اپنے کمرے کی طرف دھکیلا ہال میں سے

کوئی بھی اٹھ کر ان کی طرف نہیں آیا تھا کیونکہ ان کے گھر سب ہی جانتے تھے کہ وہ جو بھی کر رہے ہیں بالکل ٹھیک کر رہے ہیں یہاں تک کہ بیگم علی بھی سر جھکائے

وہیں بیٹھی تھی ان کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ سراٹھا کر ملائکہ اور بیگم منور کی طرف دیکھتے کیونکہ علی صاحب ان کو سب کچھ بتا چکے تھے جبکہ بیگم خدیجہ

کی فیملی سب حالات سے ناواقف تھی اور انہوں نے پوچھنے کی کوشش بھی نہیں کی کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ بات بڑی ہے تب ہی بھائی اتنے دن سے شدید غصے میں ہیں۔

علی رضوی صاحب نے سعدین کو کڑے تیوروں سے گھورا۔

میں نے کچھ نہیں کیا میری تو چچا سے کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ چچا کی موت کا "۔" قصور وار سب مجھے کیوں سمجھ رہے ہیں۔۔۔

سعدین نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی۔ ایک بار پھر علی رضوی کا ہاتھ اٹھا اور سعدین کے منہ پر نشان چھوڑ گیا۔

ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر علی رضوی اس کو اس کے کارنامے سے آگاہ کرنے لگے جیسے جیسے وہ بول رہے تھے واقعہ پوری جزئیات کے ساتھ سعدین کے ذہن کے پردے پر لہرایا اور وہ شرمندگی کے مارے سر جھکا گیا۔

آئی ایم سوری پایا۔۔۔ میں اس وقت نشے میں تھا میرے دوستوں نے مجھے " زبردستی پلا دی تھی۔۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔ پلیز پایا آپ مجھے معاف کر -" دیں یہ غلطی نادانستگی میں ہوئی ہے۔۔۔

۔ سعدین بولتا ہوا ان کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ بے شک وہ ملائکہ سے جان چھڑوانا چاہتا تھا مگر یوں نہیں کہ سب کی نظروں میں گر جائے۔

علی رضوی مزید کوئی بھی بات کیے بغیت اس کو بازو سے پکڑ کر واپس ہال میں لائے اور ملائکہ کے سامنے لا کھڑا کیا۔

تم نے ملائکہ کا فیصلہ سن لیا وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا " -"چاہتی۔۔ ابھی اور اسی وقت ملائکہ کو طلاق دو

علی رضوی کا لہجہ درشت تھا بیگم منور کی کرسی پر دے کے پیچھے تھی چونکہ وہ عدالت میں تھی اس لئے ڈائننگ ہال کا پردہ کھینچ کر آگے کیا گیا تھا ملائکہ اس وقت ان کے قریب ہی بیٹھی تھی۔

سعدین نے تھوک نکل کر اپنا اگلا تر کیا اور وہیں کھڑے کھڑے وہ الفاظ ادا کیے۔

بیگم منور کی گھٹی گھٹی سسکیاں سارے ہال میں سنائی دے رہی تھیں۔ سب ہی حیران تھے کہ سعدین نے ایک بار بھی معذرت یا اپنی غلطی مانتے ہوئے معافی نہیں مانگی تھی۔

تم تو تیار بیٹھے تھے طلاق دینے کے لیے۔۔۔۔ ایک بار بھی تم نے اپنا رشتہ بچانے کے لیے کوشش نہیں۔۔۔ اس کا مطلب

یہی ہوا کہ تم یہ رشتہ نبھانا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ ابھی اور اسی وقت اپنا سامان اٹھاؤ اور اس گھر سے ہمیشہ کے لئے دفع ہو جاؤ۔۔۔ آج کے بعد میرا میری اولاد اور میری بیوی کا

تم سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے میں تمہیں اپنی منقولہ اور غیر منقولہ ہر جائیداد سے عاق کرتا ہوں اگر کسی کو اس سے ہمدردی ہو رہی ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ یہاں سے جاسکتا ہے۔

علی رضوی صاحب نے پیچھے دیکھ کر بات کی جہاں بیگم علی حسنان اور حنان بیٹھے تھے ان کی اس بات پر تینوں

میں سے کسی نے ان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جو فیصلہ وہ
لے چکے ہیں اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے

منور صاحب کو گزرے ایک مہینہ ہو گیا تھا سعدین کو علی رضوی صاحب نے اسی
وقت گھر سے نکال دیا تھا۔۔ وہ کہا

تھایہ جاننے کی کسی نے بھی کوشش نہیں کی تھی خدیجہ بیگم انہی کی لائن میں موجود
ایک گھر خرید چکی تھی

جس کے مالکان باہر شفٹ ہو گئے تھے ان کا کارگو کیا ہوا سامان بھی ان ہی دنوں میں
پہنچا تھا جب مکان کے

کاغذات ان کو ملے اس لیے سارا سامان حنان اور فازر سیدھانے گھر ہی لے
گئے۔ حنان فازر کے ساتھ مل کر کر کافی حد

تک گھر سیٹ کروا چکا تھا چونکہ فرنیچر وغیرہ سب کچھ نیا لیا تھا اس لیے حنان کا زیادہ
وقت یہیں گزرتا البتہ ہالہ

اور واقعہ زیادہ تر ملائکہ کے پاس رہتیں۔ خدیجہ بیگم صرف گھر کی سیٹنگ کے لیے ہی گھر جاتیں اور کچھ وقت

گزار کر واپس آ جاتیں کیونکہ بڑی بھابھی کا آرڈر تھا کہ وہ فی الحال یہی پر رہیں جب تک بھائی کا چالیسواں نہیں ہو جاتا۔۔



- "ڈاکٹر حنان پھر کب بات کر رہے ہیں آپ اپنے پاپا سے۔۔۔۔"

ڈاکٹر اصیفہ اس کے سامنے بیٹھی تجسس سے پوچھ رہی تھیں۔۔

میں نے کئی بار کوشش کی ہے مگر میرے منہ سے الفاظ نہیں نکلتے۔۔ ایک ڈر ہے جو "

میرے اندر جڑ پکڑ چکا ہے میں

- "چاہ کر بھی ہمت نہیں جتا پاتا۔۔

حسان نے اپنی کمزوری ظاہر کی۔

ایک ڈاکٹر جو اپنے کیریئر کی شروعات میں ہی ایک پورا ہاسپٹل سنبھال لیتا ہے اس "

کے منہ سے ایسی باتیں زیب نہیں دیتی۔۔

اصیفہ نے اس کا مذاق اڑایا۔۔

ابھی چچا جان کی ڈیبتھ کو بہت کم ٹائم ہوا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی تم کہہ سکتی ہو کیونکہ "

اس وقت تم اپنے ہاتھ

میں اپنی محبت کے نام کی انگوٹھی پہن کر بیٹھی ہوں۔ تمہیں نہیں پتا کہ چھوٹ جانے

کا خوف کتنا برا ہے۔ پہلے

جو کچھ ہوا وہ سب میری غیر موجودگی میں ہوا جس کی وجہ سے میں کچھ نہیں کر سکا اور

خالی ہاتھ رہ گیا اور اب

میرے بھائی کی حرکت نے مجھے نظر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ مجھے بتاؤ میں کس

- "منہ سے اپنا سوال اس کے سامنے رکھو

ڈاکٹر حسان کا لہجہ چیخ چیخ کر اس اذیت کی چغلی کھا رہا تھا جو وہ برداشت کر رہا تھا۔

ڈاکٹر حسان۔۔۔ پہلے کی طرح یہ نہ ہو اس بار بھی آپ خالی ہاتھ رہ جائیں۔۔۔۔۔ یہ "

اگر مگر مگر آج کل فیصلوں پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ جو فیصلہ لینا ہے

فورا

لیں۔۔۔۔۔ اپنی کمزوری کو پرے پھینکے۔۔۔۔۔ اس لئے میری مانیں تو آج ہی انکل سے بات کر لیں۔۔۔۔۔ رہ گئی ملائکہ تو اس سے آپ چاچو کے چالیسیوں کے بعد۔۔۔۔۔ بات کر لینا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اصفیہ نے اسے قائل کرنا چاہا

میں کچھ دن انتظار کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اپنے اپنے آپ کو سنبھال لے۔۔۔۔۔ میری جلد بازی کہی اسے مجھ سے دور

نہ کر دیں اور پچھتاوے پھر میری جھولی میں آگریں۔۔۔۔۔ بس یہی سوچ مجھے پریشان۔۔۔۔۔ رکھتی ہے۔۔۔۔۔

حسان نے سنجیدگی سے کہا تو اصفیہ نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو۔! "تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔"

چلیں اب آپ مجھے اچھی سی چائے پلائیں۔۔۔۔۔ کیوں کے میں نے راوند پے جانا۔۔۔۔۔ ہے اور اس کے لیے انرجی چائیے۔۔۔۔۔ مجھے

جلد از جلد مٹھائی کھانے کی کوشش کریں ورنہ میں خود پہنچ جاؤ گی انکل کے پاس آپ
کا مقدمہ لے کر۔۔۔۔۔ اصفیہ نے

ہاتھ میں پکڑا سٹیتھو سکوپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا دھمکی دی

- کیوں مجھے مروانا ہے پاپا کے ہاتھوں۔۔۔ اور رہ گئی چائے تو۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اصفیہ "
جیسے آپ کا حکم۔۔۔۔۔ آخر کو میں نے

آپ کے ہونے والے مجازی خدا کو بھی جواب دینا ہے۔۔۔۔۔ کہ اس کے پیچھے سے
- "میں نے آپ کی کتنی خدمت کی۔۔۔۔۔

حنان نے ہنستے ہوئے اس کو کہا اور رسیور اٹھا کر چائے کا آرڈر دیار سیور واپس رکھ کر
کرسی کی پشت سے ٹیک

لگاتے ہوئے اس نے نگاہ سامنے دیوار پر ٹکائی اس کو تصور میں دیکھ کر مسکرایا اور پھر
سر جھٹکتے ہوئے اس کی

طرف متوجہ ہو گیا جو پیشینٹ کی فائل کھول کر دیکھ رہی تھی۔



ملائکہ اس وقت بیگم منور کے سر میں تیل کی مالش کر رہی تھی۔
کچھ دنوں سے ان کے سر میں لگاتار درد تھا شاید ٹینشن کی وجہ سے۔
زندگی کا ساتھی جو اتنے سالوں سے ان کے ہم قدم تھا ان کو اچانک اکیلا چھوڑ گیا۔
یہ دکھ ان کی ذات کو بری طرح توڑ رہا تھا۔ ان کو تیل کی مالش کرنے کے بعد برش کی
مدد سے ان کے بال سنوار کر چٹیاں کی اور چند لمحوں تک ان کے کندھے دبائی رہی۔
جس سے ان کو کافی سکون محسوس ہو رہا تھا۔
بس کر دو بیٹا۔۔۔۔۔ کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ مسلسل میرے ساتھ لگی ہوئی ہو۔
۔۔۔۔۔ جاؤ جا کر نہاؤں اور کپڑے چینج کرو
بیگم منور نے اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے کہا۔
شوہر کے ساتھ بیٹی کا دکھ ان کو سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔
ماما ہالہ تھوڑی دیر تک آتی ہے تو پھر میں نہانے جاؤ گی اس طرح آپ کو اکیلا چھوڑ کر
میں نہیں جا رہی۔
ملائکہ نے برش اور تیل اٹھا کر واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

سعدین نے ایک نظر اس پر ڈالی جو اس کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑی تھی
گھر سے نکلتے ہی وہ سیدھا

ہوٹل گیا تھا جہاں اس نے شامل کو کال کر کے اپنے ساتھ ہونے والی واقعہ کا ذکر کیا
ملائکہ والا حصہ چھپا گیا۔

شامل نے اس کو اسی وقت سامان لے کر فوراً گھر آنے کا کہا تھا اور اس کے لیے گیسٹ
روم تیار کروا کے نوکروں کے

مدد سے سارا سامان گیسٹ روم میں رکھوا دیا تھا۔ اور اس کو اپنے ساتھ کی یقین دہانی
کروائی جس کی وجہ سے

سعدین کافی پرسکون ہو چکا تھا سعدین ملائکہ سے جان چھوٹنے پر خوش تھا مگر ماں باپ
اور بھائیوں کو چھوڑ کے آنے پر دکھی بھی تھا۔



- "آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ملائکہ بالکل راضی نہیں ہوگی اس بات پر"

جانتا ہوں۔۔۔ مگر ایک کوشش کرنا چاہتا ہوں منور کی روح کو خوش دیکھنے کے " لیے۔۔۔۔۔"

علی رضوی صاحب رنجیدگی سے بولے۔

آپ خود سوچیں۔۔۔۔۔ علی ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں منور کے انتقال کو"

۔۔۔۔۔ آپ نے سعدین سے طلاق دلوانے کا فیصلہ جلدی کر لیا۔۔۔ کچھ وقت ٹھہر

۔۔۔۔۔ "جاتے وہ سدھر جاتا۔۔۔۔۔"

- بیگم مدحت ماں تھیں اس لیے پیٹ کی سائیڈ لیے بنانہ رہ سکیں۔

تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں اس کو مزید من مانی کے لیے کھلا چھوڑ"۔

دیتا۔۔۔۔۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کیا اپنی

بیٹی ہوتی تو مجھے تم یہی کہتی جو ملائکہ کے معاملے میں سعدین کے لیے ارشاد فرمایا ہے۔۔۔۔۔۔ "علی رضوی کی آواز میں خفگی تھی۔

۔"جی ہاں۔ ایک بار تو ضرور اپنی بیٹی کا گھر بچانے کی کوشش کرتی۔۔"

انہوں نے صاف لفظوں میں جواب دیا۔

تمہارا فیصلہ غلط ہوتا بیگم۔۔ ایک شرابی شخص اپنی بیٹی کے لئے میں کبھی نہ چنتا اس وقت بھی یہی فیصلہ

لیتا جو ابھی ملائکہ کو بیٹی سمجھ کر لیا ہے۔۔ بہتر ہے کہ تم سعدین کی معافی کا خیال اپنے ۔"دل سے نکال دو کیونکہ میرا کوئی ارادہ نہیں اسے معاف کرنے کا۔۔"

وہ طیش سے کہتے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پینے لگے۔ بیگم مدحت خاموش تھیں۔ انہیں لگ رہا تھا کہ وہ غلط سوچ رہیں تھیں۔

حنان صاحب۔۔۔۔۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی اگر آپ میرا یہ ڈبا اوپر کمرے ۔"میں چھوڑ آئیں گے۔۔۔۔۔"

ہالہ نے لاونچ میں بیٹھے حنان کو دیکھ کر بڑے عاجزانہ لہجے اور انداز میں کہا تو حنان نے ایک نظر اس کو دیکھ کر

نظر جھکائیں اور بے ساختہ اٹڈنے والی مسکراہٹ پر قابو پایا۔

فی الحال تو میرا موڈ نہیں۔۔۔۔۔ کوئی بھی کام کرنے کا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ اگر تم "۔
"کوئی رشوت وغیرہ دو تو پھر میں سوچ سکتا ہوں۔۔۔۔۔

نیچے منہ کیے موبائل پر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں چلاتے مزے سے بولا۔۔

کیا۔۔۔۔۔ ایک مسلمان ہو کر تم دوسرے مسلمان سے رشوت طلب کر رہے "۔
ہو۔۔۔۔۔ اللہ کا خوف نہیں تمہیں حنان علی

۔"رضوی۔۔۔۔۔ کیا منہ دکھاؤ گے قیامت والے دن اللہ کو۔۔۔۔۔

کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہ حنان کے سر پر پہنچ گئی۔

اچھا۔۔۔۔۔ چلو ایسا کرو تم مجھے رشوت مانگنے پر معاف کر دو۔۔۔۔۔ اب ٹھیک "۔
ہے۔۔۔۔۔ اب تو کوئی رشوت کی بات ہی

نہیں۔۔ تم ایسا کرو مجھے معاوضہ دے دو۔۔۔۔۔ اب کام کروں گا تو پھر معاوضہ

۔"لینا تو میرا حق ہے۔۔۔۔۔

حنان اس کو تپانے کے لیے فوراً الفاظ پلٹ گیا۔

اللہ آپ کو پوچھے گا حنان بھائی۔۔۔۔۔ آپ رہنے دیں یہ احسان میں خود ہی کچھ " "کر لو گی۔۔۔۔۔

ہالہ۔ غصے میں بول کر پلٹی اور ڈبے کے پاس آ کر ٹھہر گئی۔ ڈبے کا بغور جائزہ لیا اور اس کے اوپر جھک کر چٹ پڑھی۔

جس پر ڈبے میں موجود چیزوں کی لسٹ لکھی ہوئی تھی۔ ڈبے میں کتابوں کے علاوہ بھی کچھ بھاری چیزیں موجود

تھیں۔ ایک نظر ڈبے کو دیکھ کر اوپر جاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

ایسا کرتی ہوں کے ڈبے سے چیزیں نکال کر اوپر لے جاتی ہوں۔۔۔۔۔ اس طرح " "آسانی سے ہو جائے گی۔۔۔۔۔

۔ دل ہی دل میں سوچتی فوراً کچن کی طرف گئی اور چھری پکڑے باہر نکلی۔ حنان کی نظر جیسے ہی اس کے ہاتھ

پر بڑی تیزی سے اٹھ کر قریب ڈبے کے آیا اور اس کے

پہنچنے سے پہلے ہی ڈبا اٹھانے کے لیے جھکا مگر ڈبہ ضرورت سے زیادہ بھاری تھا۔

- "یہ بہت بھاری ہے۔۔۔۔۔ اوپر سے فازر کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔"

اس کو ہدایت کرتا واپس موبائل میں گم ہو گیا

- "آپ کی بہت مہربانی میں خود ہی کچھ کر لو گی۔۔۔۔۔ آپ اپنا موبائل دیکھیں۔"

- "ڈیئر ہالہ فازر کو باتی ہیں یا میں پھپھو کو بتاؤ۔۔۔"

حنان نے اسے دھمکایا تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

- "اب آپ مجھے تھانیدارنی جی سے ڈرائے گے۔۔۔۔۔"

ہالہ کو شدید دکھ ہوا اس کی اتری صورت دیکھ کر حنان کو غلطی کا احساس ہوا۔

میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اگر میری بات نہیں مانی تو یہ مذاق حقیقت بھی بن "

- "سکتا ہے۔۔۔۔۔"

حنان پھر بھی باز نہ آیا۔

ہالہ نے چھری وہی ٹیبل پر رکھی اور اوپر دوڑی جہاں فازر اپنے کمرے میں بک ریک

ٹھیک کر رہا تھا۔ ماما سے ڈانٹ

کھانے کا کوئی موڈ نہیں تھا اور حنان کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ واقعی ماما کو بتا دے گا۔

فازر۔۔۔۔۔ نیچے حنان بھائی بلارہے ہیں۔۔۔۔۔ ایک ڈبا اوپر لانا ہے جو وہ اکیلے " " نہیں لاسکتے۔۔۔۔۔

ہالہ نے اس سے کہا تو فازر نے آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا۔

یہ ڈبہ یقیناً تمہارا ہو گا۔۔۔۔۔ کیوں کہ باقی ڈبے تو ہم اکیلے اکیلے ہی اٹھا کر لائے ہیں " "۔۔۔۔۔

فازر فوراً ہی سمجھ گیا۔

"چلو نہ نیچے حنان بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اس کے سمجھ جانے پر ہالہ نے فوراً سے کہا تا کہ وہ انکار نہ کر دے۔

فازر سیڑھیوں کی طرف آیا تو سامنے ہی حنان ڈبے کے پاس کھڑا تھا۔ تین منٹ میں دونوں نے وہ ڈبہ اٹھا کر اس کے کمرے میں پہنچایا۔

"ایک بات بتاؤ۔۔۔۔۔ تم کیا شارجہ سے اس میں پتھر بھر کے لائی ہو۔۔۔۔۔"

حنان کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔ اب اس کو کیا بتاتی کہ اس میں پتھر سے
تراشا ہوا تاج محل تھا جس کو

خدیجہ بیگم کے منع کرنے کے باوجود وہ ڈبے کے نیچے چھپا کر اوپر پھر ساری کتابیں رکھ
کارگو کروا کے آئی تھی تاکہ

خدیجہ بیگم ڈباچیک کریں تو ان شک نہ ہو۔

اب آپ نے اتنی مشقت کی ہے تو اپنا معاوضہ بھی بتادیں۔ کیا یاد کریں گے کہ کس "
- "سختی سے پالا پڑا ہے۔۔۔۔۔

فازر کو پلٹتے دیکھ کر ہالہ جلدی سے بولی۔

- "میں اپنا معاوضہ وقت آنے پر لوں گا۔۔۔۔۔ بس تم یاد رکھنا۔ "

سر جھکائے موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا اپنی بات کہ کر باہر نکل گیا۔ ہالہ نے نوٹ کیا تھا
کہ دونوں بھائی کبھی بھی ان

کے پاس اکیلے میں نہیں آئے اور نہ ہی فضول میں کھڑے ہو کر باتیں بگھارنے کی
کوشش کی۔

ہالہ اور واٹھہ کو دونوں کا عزت دینے کا یہ انداز بہت اچھا لگا تھا۔



'سعدین آج ہمارا نکاح ہے اور تم اپنا موڈ دیکھو کس قدر خراب ہے۔۔۔۔۔'

۔ شامل گیارہ بجے اس کو جگانے آئی تو وہ سامنے ہی بیڈ پر منہ لٹکائے بیٹھا تھا۔ جیسے سوگ میں ہو۔

میں نے پاپا کو کال کی تھی انہوں نے کال نہیں اٹینڈ کی بلکہ گھر میں سے کسی بھی فرد نے میری کال اٹینڈ نہیں

"کی۔۔۔۔۔ میں ان سے معافی مانگ کر ان کو اپنی خوشی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔
سعدین سخت آرزو رہا اور مایوس تھا۔

تمہارے خیال میں۔۔۔۔۔ تم نے جو کچھ ان کے ساتھ کیا اس

کے بعد ان کا جوری ایکشن تھا۔ وہ اتنی جلدی سب بھول جائیں گے۔۔۔۔۔ سعدین
تم نے غلطی کی اور انہوں نے تمہیں

- داد خان نے اس کو مارکیٹ میں جالیا۔ وہ شمال کی ضد پر اپنے لیے سوٹ لینے آیا تھا۔

داد خان نے کافی ٹائم سے اس کے پیچھے اپنے بندے لگائے ہوئے تھے اور وہ اب جا کر
کر قابو آیا تھا۔

تم دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تمہارے اور تمہارے باس کی وجہ سے "

میری زندگی برباد ہو گئی۔ میرا

سب کچھ چھن گیا۔ آج میں تہی داماں کھڑا ہوں۔۔۔ مجھے برباد کر دیا تم لوگوں
- "نے۔۔۔۔

سعدین نے پوری قوت سے اس کے منہ پر مکامارا اور پھر اس کو گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے دل کی بڑھاس نکالی۔

آرام سے باو۔۔۔۔۔ زیادہ گرم نہ ہو ورنہ ایک ہی گولی سے بھیجاڑانے میں دیر نہیں " " لگاؤں گا۔

داد خان دونوں ہاتھوں سے اسے پرے دھکیلتا کر خنگی سے بولا۔

اس پاس سے گزرنے والے لوگوں نے ناگواری سے ان کو دیکھا۔

باس نے تمہیں یاد کیا ہے اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ چپ چاپ ہو ٹل آ " جاننا ورنہ باس کو تو تم جانتے ہی ہو

- "اس بار حکم نہ ماننے کی سزا کے طور پر تمہارے باپ کو چنا ہے باس نے۔۔۔۔۔

داد خان منہ کو دباتا کھر درے لہجے میں بولا اور حقارت بھری نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ سعدین نے سختی سے مٹھیاں بھینچیں۔

مجھے جلد یہ ملک چھوڑنا ہو گا ورنہ ساری زندگی کے لیے ان کے چنگل میں پھنس " " جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

سعدین دل میں سوچتا مطلوبہ شاپ کی طرف بڑھ گیا



عرب یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ پاکستان کے خفیہ راز ایک چپ کی مدد سے بیرون " ملک بھیجے جا رہے ہیں مگر ابھی

تک ہمارے آدمی اس چیز کے بارے میں جاننے میں کامیاب نہیں ہو سکے الٹا ہمارے دونوں جوان اس مشن میں شہید

بھی ہو چکے ہیں۔ ہم سارا پتلا لگا چکے ہیں یہ چپ ابھی پاکستان سے باہر نہیں گئی۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ چپ اس

مٹیریل سے تیار کی گئی ہے جو جسم کے اندر نہیں رہ سکتا اس لئے انہوں نے چپ باہر بھجوانے کے لئے کوئی اور ذریعہ

استعمال کیا ہے اور اب ہمیں اس ذریعے کو ڈھونڈنا ہے ورنہ پاکستان ان کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

خفیہ ایجنسی کے ہیڈ برگئیڈیر فاروقی صاحب اس وقت نہایت سنجیدگی سے عرب سے مخاطب تھے جو کئی مشکل کیس اپنی حاضر دماغی کی وجہ سے حل کر چکا تھا

باہر کی دنیا میں وہ ایک عام سے سکول کا عام سا پرنسپل تھا مگر خفیہ ایجنسی میں ایک اعلیٰ عہدے پر کام کر رہا تھا۔

سر آپ اس کیس کے متعلق فائل مجھے دے دیں ان شاء اللہ میں اپنی پوری کوشش " کروں گا کہ یہ چپ ہمارے ہاتھ لگ جائے۔

عرب نے پوری سنجیدگی سے آمادگی ظاہر کی اور اس کا کوپائیہ تکمیل تک پہنچانے کا پختہ عزم کیا تو بریگیڈیئر فاروقی نے فائل اس کی طرف بڑھادی۔

اگر کسی چیز یا سورس کی ضرورت ہوئی تو ضرور بتانا۔ ہماری ایجنسی کے علاوہ بھی " کے دوسری ایجنسیاں تمہاری مدد کے لیے تیار ہیں۔۔۔۔

اس سے ہاتھ ملاتے انہوں نے آفر دی جب کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اسے کبھی ' بھی کسی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی۔ وہ اپنے راستے خود بنانا جانتا تھا

ان سے فائل لے کر باہر نکلتا عرب سخت فکر میں مبتلا لگ رہا تھا یہ تو طے تھا کہ جب تک وہ اس چیز کو حاصل نہیں کر لیتا اس نے سکون سے نہیں بیٹھنا تھا۔



بھا بھی۔۔۔ میں نے پہلے بھی ایک بار اپنے بھائی کے سامنے دامن پھیلا یا تھا اور "

آج پھر آپ کے سامنے اپنی جھولی

پھیلائے بیٹھا ہوں آپ جانتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ ملائکہ کو اپنی بیٹی کہا ہی نہیں بلکہ پوری کوشش کی کہ اس کی زندگی میں ہمیشہ خوشیاں برقرار رہیں۔ مگر قدرت سے ہم

نہیں لڑ سکتے میرے بیٹے نے میرا سر آپ کے سامنے جھکا دیا ہے۔ قیامت والے دن میں اپنے بھائی سے نظریں نہیں ملا

سکوں گا۔ ایک بار پھر اپنے اس بھائی پر بھروسہ کرتے ہوئے ملائکہ کو حسان کی دلہن بنادیں۔۔۔"۔

علی رضوی صاحب کا لہجہ بھیگا ہوا اور عاجزانہ تھابت کرتے ہوئے انہوں نے کئی بار اپنی آنکھوں کو خشک کی۔

بیگم منور ان کے جذبات سمجھتی تھیں۔ علی رضوی نے سراٹھا کر اپنے سامنے بیٹھی ملائکہ کو دیکھا اس کے ناقابل فہم تاثرات علی رضوی کو شش و پنج میں مبتلا کر گئے۔

بیٹا اگر میں یہ بات منور سے کرتا تو اس کا جواب بھی مجھے معلوم ہوتا مگر اب وہ اس " دنیا میں نہیں اور میں یہ

کبھی بھی نہیں چاہوں گا کہ آپ یا بھابھی کسی دباؤ میں آکر فیصلہ کرو۔ تم میری بیٹی ہوں تمہارے وجود سے میں

نے اپنی بیٹی جانے کے بعد بیٹی نہ ہونے کا دکھ مٹایا تھا تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنے کے لیے میں نے پہلے

بھی ایک فیصلہ لیا اور اب بھی بھی لے رہا ہوں مگر اس بار تمہارے بڑے پاپا اپنی طرف سے تمہارے دکھ کے ازالے کی ایک کوشش کرنا چاہتے ہیں اور اپنے پچھلے فیصلے سے ہونے والی اذیت پر تم سے ہاتھ "جوڑ کر معافی بھی مانگتے ہیں۔۔۔"

سر کو جھکائے شکستہ لہجے میں بولتے علی رضوی کی آنکھیں نم تھیں۔ ان کی بیٹی جو سعدین کے بعد ہوئی تھی چند ماہ ہی زندہ رہ سکی۔

ملائکہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور ان کے دونوں ہاتھ تھامے۔

بڑے پاپا۔۔۔۔۔ پلیز آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔۔۔ میری قسمت میں شاید ایسا"
- "ہی ہونا لکھا تھا۔۔۔۔۔"

- ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتی رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔

بھائی صاحب آپ کی خواہش سر آنکھوں پر مجھے دودن کا وقت دیں۔۔۔۔۔ اگر"
ملائکہ رضامند ہوئی تو میں استخارہ

کرنے کے بعد آپ کو بتا دوں گی۔۔۔۔۔ مجھے آپ معاف کر دیں اس بار میں آپ کو
- "فوراً جواب نہیں دے پائی۔۔۔۔۔"

پردے کے پیچھے بیٹھیں بیگم منور کی آواز کپکپا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ آج اگر منور
رضوی زندہ ہوتے تو ایک

بار بھی پھر آنکھیں بند کر کے بھائی کی بات پر سر تسلیم خم کرتے ایسا ہی پیار کرتے تھے
وہ اپنے بڑے بھائی سے مگر

اب انہیں ملائکہ کی رضامندی یا انکار دونوں صورتوں میں صرف اس کی ہی مانتی
تھی۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں بھا بھی جتنا چاہے وقت لیں میں ہر بات کے لئے تیار ہوں۔"

"۔

ملائکہ کے قریب آکر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اور سر جھکا کر باہر نکل گئے ملائکہ اب تک یوں ہی گم سم بیٹھی تھی۔

"ملائکہ بیٹا پریشان نہ ہوں ہو۔۔۔۔۔"

وہ پردے سے باہر آئیں تو اس کو یوں گم سم بیٹھا دیکھ کر تڑپ کر آگے بڑھیں۔ ملائکہ ان کا سہارا پاتے ہی بکھر گئی

اسے وہ دن پوری جزئیات کے ساتھ یاد آیا تھا جب منور رضوی اس کے کمرے میں آئے تھے۔

ملائکہ ماں کا سہارا پاتے ہی بکھر گئی اسے وہ دن پوری جزئیات کے ساتھ یاد آیا تھا جب منور رضوی اس کے کمرے میں آئے تھے۔

- "کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔۔۔"

- اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے اس کے کاغذوں کو دیکھ کر بولے

پاپا۔۔ ناول کمپلیٹ لیٹ کر رہی تھی تھی آپ کو کچھ چاہیے تھا اس کے ذہن میں آیا " کہ شاید کوئی کام ہے ان کو اس لیے وہ اس کے کمرے میں آئے ہیں۔

ایک بات کرنی تھی بیٹا آپ سے۔۔۔ آپ کی ماما کو اس لئے نہیں بھیجا آپ کے پاس " - "کیونکہ یہ بات میں خود آپ سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

منور رضوی نے اپنے آنے کی وجہ سے اسے بتائی تو وہ چونکی اور دل ہی دل میں حیران بھی ہوئی۔۔۔۔

- "پاپا آپ بتائیں۔۔۔۔ میں سن رہی ہو "

ملائکہ نے گود میں دھرے کاغذ اٹھا کر سائڈ پر رکھے اعت پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

بیٹا آپ کے بڑے پاپا نے آپ کا ہاتھ سعدین کے لیے مانگا

ہے۔۔۔۔۔ میرا بچہ آپ جانتی ہیں کہ علی بھائی میرے باپ کی جگہ ہیں اور میں نے
یہ بات کہی ہی نہیں بلکہ انہیں

ہمیشہ اپنے باپ کی جگہ سمجھا بھی ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے مجھے تب سے سنبھالا جب
میں صرف پندرہ سال کا تھا ان

کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی اباجان کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ میں نے
اپنی ہر جائز اور ناجائز بات ان سے

منوائی اور انہوں نے ہمیشہ میرا مان رکھتے ہوئے میری ہر خواہش کو پورا بھی
کیا۔۔۔۔۔ آج جب انہوں نے مجھ سے

اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو میں نے سوچنے میں ایک لمحہ نہیں لگایا اور ان کو ہاں کر
دی۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم

بیٹا کہ میرا فیصلہ درست ہے یا غلط۔۔۔۔۔ سعدین میری آنکھوں کے سامنے پلا
بڑھا ہے۔۔۔۔۔ مگر بعض اوقات ہم

- اپنے دل پر پتھر رکھ کر اس نے اپنے دل اور دماغ کے خلاف جا کر فیصلہ کیا۔



بیگم خدیجہ اس وقت بیگم نور کے پاس براجمان تھیں۔ بیگم منور کی عدت ختم ہو چکی تھی اور ملائکہ بھی اپنے

[illegible]

دوبارہ ملا نکلے کا ہاتھ حسان کے لئے مانگا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ملا نکلے نے رضا مندی دے دی ہے اس کا خیال ہے کہ اس کے بڑے پایا اس کے پایا کی طرح اس کے لیے اچھا ہی سوچتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باقی جو اللہ کو منظور ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی یاد آتے ہی ان کا لہجہ بھیگ جاتا راتوں کو کروٹ بدلتے آنکھ سے نکلنے والے آنسو وہ بہنیں دیتی تاکہ اندر کا دکھ کچھ کم ہو سکے۔
ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے مدحت بھائی نے ذکر کیا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ سے کب بات کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
خدیجہ بیگم نے کہا۔

منور کے نہ ہونے سے ایسے لگتا ہے میرے دونوں ہاتھ کٹ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بار فیصلہ لیتے میرا دل و دماغ دونوں راضی نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب میں نے استخارہ کیا اور وہ مثبت

آیا تو مجھے اطمینان ہو گیا۔۔۔۔۔ اللہ بھی انسان کو کیسے کیارنگ دکھاتا

ہے۔۔۔۔۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور ہو کچھ جاتا

ہے۔۔۔۔۔ ہم گناہ گار لوگ اپنے آپ کو عقل قل سمجھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔ حالانکہ

اللہ نے استخارہ کا رستہ رکھا ہے کوئی بھی

- "کام کرنے سے پہلے اللہ سے مدد طلب کرنا۔۔۔۔۔

بیگم منور آہستہ آواز میں بات کر رہی تھیں۔

واقعی بھابھی۔۔۔۔۔ ہم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔۔۔۔۔ خود ہی اچھا برا فیصلہ "

کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر ہم استخارہ کا

سہارا لیں تو یقیناً زندگی کے بہت سے معاملات میں نقصان سے بچ سکتے

- "ہیں۔۔۔۔۔

بیگم خدیجہ کی بات پر بیگم منور نے اثبات میں سر ہلایا۔



روزانہ ان سے مل کر جانا حسان اور حنان کا معمول تھا مگر کافی عرصے سے حسان یہ معمول ترک کر چکا تھا

اور حنان کا تو ویسے ہی زیادہ تر وقت ان کے ساتھ گزرتا۔۔

ملائکہ کچن سے باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔ اس نے

ٹرے ٹیبل پر رکھی جس میں چاکلیٹ کیک موجود تھا جو ہالہ کی فرمائش پر بنایا تھا۔

"کیسی ہوا ملی۔۔۔۔"

ملائکہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آپ کو یاد آگیا کہ میں املی ہوں۔۔۔۔۔"

ملائکہ کی دکھ بھری آواز پر اس نے مسکرا کر اس کا ناراض چہرہ دل میں اتارا۔

اب تو اس کی طرف جانے والا ہر رستہ صاف تھا تو کیوں نہ دل کی آواز پر لبیک کہتا۔

ڈیڑھ سال بعد حسان بھائی آپ نے مجھے اس نام سے بلایا ہے۔

ملائکہ کی آواز میں رنج تھا۔

- "تمہیں پتا ہے میں ہاسپٹل میں مصروف رہتا ہوں "

اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے فضول سا بہانہ گھڑا۔

حسان بھائی۔۔۔۔۔ آپ نے مجھ سے میرا وہ دوست چھین لیا جو میرے چہرے "

سے میرے دل کا حال جان لیتا تھا۔۔۔۔۔

میری پریشانی میری خوشی میرا دکھ سب میں میرے

ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

ملائکہ کے آنسو اس کا چہرہ بھگونے لگے۔ بچپن کا ساتھ

تھا جہاں سعدین کی حرکتیں اسے تکلیف میں مبتلا کرتیں

وہیں حسان کا لیا دیا انداز مزید تکلیف سے دوچار کرتا۔

- "میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔ آئندہ شکایت کا موقع نہیں دوں گا"

اس کا رویہ دیکھ کر ملائکہ جان گئی کہ ابھی وہ رشتے کی بات سے بے خبر ہے۔

ایسے تو معافی نہیں ملے گی حسنان بھائی۔۔۔۔۔ آپ کو ہمیں باربی کیو کھلانا پڑے "۔
"گا۔۔۔۔۔ وہ بھی المحبیب کنارہ سے

ہالہ بیگم منور کے ساتھ اندر آتے ہوئے بولی تو حسنان
بے ساختہ ہنسا تھا وہ بھی نہ جانے کتنے عرصے بعد کہ اس کو اپنی ہنسی اجنبی لگی۔

۔"تمہیں کیا پتا میں کس بات کی معافی مانگ رہا ہوں"
بیگم منور سے پیار لیتے اس کے سر پر چپت لگائی۔

۔"بھائی ملائکہ میری بات مانے گی۔۔۔۔۔ کیوں ملائکہ۔۔۔۔۔

۔ اس نے تائید چاہی جس میں ملائکہ نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

۔"دیکھ لیں۔۔۔۔۔ اب کیا ارادہ ہے۔۔۔۔۔"

ہالہ نے باور کرایا۔

۔"تم نے تو حسنان سے باربی کیو کھانا تھا۔۔۔۔۔"

ملائکہ نے اسے چھیڑا۔

تمہارے یہ نام انہوں نے تمہاری عادتوں کی وجہ سے ڈالے " ہیں۔۔۔۔۔ اگر میں تمہاری طرح ہوتی تو آج یہ یقیناً تمہارے دکھ میں برابر کے شریک ہوتی۔۔۔۔۔۔۔ مگر کیا ہے ناکہ میں بہت چپ چسیتی، سلجھی ہوئی لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔۔ اس لیے میں ان القابات سے۔۔۔۔۔۔۔ محفوظ ہو۔۔۔۔۔۔۔

۔ اسے چڑانے کے لئے ملائکہ ہنستے ہوئے بولی تو ہالہ مزید منہ بسور کے بیٹھ گئی۔
حسان گاہے بگا ہے ذرا سی نظر اٹھا کر ملائکہ کو دیکھتا اور
فورا نظر ہٹا لیتا مبادہ نظروں کی چوری پکڑی نہ جائے آئے۔
ملائکہ گھٹنوں کے بل بیٹھی کیک کاٹ کر پلیٹوں میں ڈال
رہی تھی۔ پھپھو اور بڑی امی کے لیے الگ سے بیک کر کے رکھائی تھی۔



چچی ماں۔۔۔۔۔۔۔ آپ تیار ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔ میں آپ کو لینے آیا ہوں آج آپ کا " "۔۔۔۔۔۔۔ پر اپر چیک اپ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

میں بھی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی مجھے آپ کا ہاسپٹل "

ہالہ نے کہا تو اس نے مسکرا کر اسے دیکھا اس کے چہکنے سے گھر میں رونق سی رہنے لگی تھی۔

[illegible][illegible]

شمال سے پاسپورٹ لیتے ہوئے سعدین نے اس کو سمجھایا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم اتنی خفیاں سرگرمیاں "

- "کیوں کر رہے ہو ان سب باتوں کو چھپانے کا مقصد مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔

شمال خفگی سے بھرپور آواز میں بولی۔ سعدین کی

پراسراریت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ جب بھی کچھ پوچھنے کی کوشش کرتی وہ ٹال جاتا۔

تمہیں کس چیز کی جلدی ہے۔۔۔۔۔ پہلے بھی کہا ہے۔۔۔۔۔"

وقت آنے پر بتادوں گا۔۔۔۔۔ فی الحال مجھے اسلام آباد کے

- "لیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔ تم اپنا دھیان رکھنا اور پلینز گارڈ کے بغیر کہیں مت جانا۔۔

اس کو تنبیہ کر کے وہ بیگ اٹھاتا باہر نکل گیا ان کی شادی

کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور سعدین باہر جانے کے انتظامات

کی تگ و دو میں لگا ہوا تھا۔ داد خان کی دھمکی کے باوجود

وہ قادر خان عرف باس سے ملنے نہیں گیا تھا۔ دل میں ایک
ڈر بھی تھا کہ کہی وہ کسی فیملی ممبر کو نقصان نہ پہنچا
دے۔ مگر پورا ہفتہ خیریت سے گزر گیا۔ اس کا اپنا پاسپورٹ
اور ضروری ڈاکو مینٹس آفس کے لا کر میں تھے جو وہ نکال لایا تھا۔



عرب نے ایک نظر اپنے سامنے موجود پیپر زپر ڈالی جس
میں اس وقت پاکستان میں موجود ان فعال گروپس کے نام
تھے جو راکے لئے مددگار ثابت ہو رہے تھے اور دوسرے
پیپر زپر وہ گروپ تھے جو راکو مدد فراہم کر سکتے تھے۔
اس نے یہ گروپ ان زمین فروشوں کے حساب سے تیار کیے
تھے جو ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں پیش پیش تھے۔
سر آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے آپ کے نشان کیے گئے"

اسے مروادیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب کہ اس جوتے کو بنانے والے کاریگر

مطلب ہے کہ جوتا اس طرح ڈیزائن کروایا گیا ہے کہ اس میں خفیہ خانہ رکھا گیا
- "ہے۔۔۔۔۔"

عرب کے ذہن نے تیزی سے کام کیا۔

آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا تھا دن رات وہ اپنی ٹیم کے ساتھ

بناپلک جھپکائے مصروف تھا۔ تب جا کر یہ کامیابی اس کو نصیب ہوئی تھی۔

وہ جوتے کا جوڑا آجکل کرامت ٹوکا کے پاس ہے اور مصدقہ

اطلاعات تھیں کہ چند دنوں میں یہ ڈبہ کہیں اور پہنچانا

تھا لیکن کہاں یہ ابھی تک سریغہ راز میں ہے۔۔۔۔۔ ہمارا اندر

کا آدمی جو کرامت ٹوکا کے آس پاس ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے

بتایا ہے کہ ایک دو دن تک معلوم ہو جائے کہ جوتوں کے جوڑے کو کہاں پہنچایا جائے
گا

میجر اسامہ نے کہا تو عرب نے اطمینان سے آنکھیں بند

کی کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ اس کا آدمی اپنی صحیح جگہ پر ہے۔



حنان اپنے والد کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ انہوں نے رات کو اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

کیونکہ اتفاق سے آج رات کو وہ گھر موجود تھا۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے حسان۔۔۔۔۔ کیا میں حق "

- "رکھتا ہوں تمہارا رشتہ اپنی مرضی سے طے کرنے کا۔۔۔۔۔

اس کی خاموشی پر علی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔

حسان لب بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔ اس کا خاموش بیٹھنا ان کو پریشان کر رہا تھا۔

ایک بار پھر حسان کو لگ رہا تھا کہ محبت اس سے منہ موڑ رہی ہے۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے مگر باپ کی محبت آڑے آرہی تھی۔

- "تم کیا کسی کو پسند کرتے ہو۔۔۔۔۔ "

اس کو یوں گم سم دیکھ کر انہوں نے پوچھا۔ ان کا اپنا دل

یایا۔۔۔۔۔۔ میری پسند آپ کے حکم کے آگے کوئی معنی "

نہیں رکھتی ساری زندگی آپ نے ہمارے لیے سرد و گرم

حالات برداشت کیے۔۔۔۔۔ آپ پورا حق رکھتے ہیں میرے لیے کوئی بھی فیصلہ
- "کرنے کا۔۔۔۔۔"

حسان کا مضبوط لہجہ انہیں پر سکون کر گیا اندر سے دل

دھاڑے مار کر رو رہا تھا مگر چہرے پر ایسا کوئی شائبہ

نہیں تھا کہ علی رضوی کو اس کے دل کی خبر ہو جاتی۔

حسنان بیٹا۔۔۔۔۔ اگر کوئی ہے تو مجھے تم ابھی بتادو "

۔"میرے لیے تمہاری پسند بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی حنان کی۔۔۔۔۔"

انہوں نے حنان کا حوالہ دیا کیوں کہ وہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ ان سے اپنا راز شیئر کر چکا تھا۔

پریشان کیا تو میں تمہارے بجائے ملائکہ کا باپ بننے میں
- " ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا اور اچھی طرح تمہارے کان کھینچوں گا
اس کو گلے لگائے وہ بولے تو حسان کو ان کے کہے گئے جملے
جیسے ہی سمجھ آئے وہ خوشی سے ان کو بھینچ گیا۔
برخودار۔۔۔۔۔ یار میری ہڈیاں اب کمزور ہو گئی ہیں رحم کرو "
" ان پر۔۔۔۔۔ اس کی پر زور گرفت محسوس کر کے ہنستے ہوئے بولے۔
- "پاپا۔۔۔۔۔ تھینک یو سو میچ۔۔۔۔۔ "
حسان ہنستے ہوئے ایک بار پھر ان کے گلے لگ گیا۔
حسان کی خوشی کو دیکھ کر رضوی صاحب کا دل پر سکون ہو گیا۔
آج وہ جان گئے تھے کہ پہلے لیے گئے ان کے غلط فیصلے نے حسان کے ہونٹوں کی ہنسی
چھین لی تھی۔



سعدین رات کے آدھے پہر اتر پورٹ کی طرف گامزن تھا اپنی

پوری کوشش کر کے اس نے دوست کی مدد سے آسٹریلیا کا
فیمیلی ویزا حاصل کیا اور اب شمال کے ساتھ رات کی
فلائٹ سے آسٹریلیا جا رہا تھا اس کے پاس بزنس ویزا تھا
اس لیے کچھ آسانی ہو گئی تھی۔ اس کی بے چینی جہاز کی
سیٹ پر بیٹھنے تک برقرار تھی۔ جیسے ہی جہاز نے اڑان
بھری اس نے شمال کا ہاتھ تھام کر پرسکون انداز میں
سیٹ کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ شمال نے
اس کے چہرے پر اترنے والے اطمینان کو قریب سے دیکھا
مگر اب تک اس کے اضطراب اور اب اس کے سکون کی
وجہ نہیں جان پائی۔ شمال کے والد نے ایک بڑی اماونٹ
سعدین کے اکاؤنٹ میں ڈلوائی تھی تاکہ وہ اپنا کاروبار
آسانی سے سیٹ کر سکے اور سعدین نے ان سے اس وعدے

۔ واثقہ نے مسکراتے ہوئے ملائکہ کو جواب دیا۔

فی الحال ان کتابوں کو بند کرو اور تیار ہو جاؤ

ملائکہ اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر بند کرتے ہوئے بولی۔

۔ "کس لیے۔۔۔۔۔ کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔"

ملائکہ کی بات پر واثقہ نے تعجب سے پوچھا۔

۔ "حنان سب کو باربی کیو پارٹی دے رہا ہے۔۔۔۔۔"

ملائکہ نے اسے آگاہ کیا۔

واو۔۔۔۔۔ میں تو ضرور جاؤں گی۔۔۔۔۔ بس مجھے پانچ منٹ"

۔ "دو۔۔۔۔۔ تم لوگ میرا ویٹ کرو۔۔۔۔۔ میں ابھی تیار ہو کر آئی۔۔۔۔۔"

اس کانے ایک لمحہ نہیں لگایا سوچنے میں۔

فازر بھی اٹھ گیا۔ آؤٹنگ کا اسے بھی بہت پسند تھا اس لئے

فی الحال کتاب سائیڈ پر رکھ کر وہ ان کے ساتھ باہر نکل آیا۔

میں بھی کپڑے چینج کر لو۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنے یہ کپڑے کچھ ٹھیک نہیں لگے۔
- "رہے۔۔۔"

ہالہ نے ملائکہ سے کہا تو ملائکہ نے اس کو گھور کر دیکھا۔

- "تم نے عبا یا پہننا ہے۔۔۔۔۔ پھر ان کپڑوں کے ٹھیک ہونے کا کیا سوال۔۔۔۔۔"
ملائکہ کی بات پر ہالہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

- "اچھا۔۔۔۔۔ چلو میں پھر عبا یا ہی پہن آؤں۔۔۔۔۔"

کیونکہ حنان نے دھمکی دی ہے کہ اگر 10 منٹ میں تیار ہو

کر نہ آئے تو وہ نہیں لے کر جائے گا اور مجھے تو لگتا ہے کہ

- "جیسے وہ جان کر اتنا کم ٹائم دے رہا ہے تاکہ اس کے پیسے بچ جائیں۔۔۔۔۔"

ہالہ ملائکہ سے ہنستے ہوئے بولی اور پھر عبا یا پہننے کے لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ماما۔۔۔۔۔ آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ سب جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ پھوپھو بھی پوچھ
- "رہی ہیں۔۔۔۔۔"

بیگم منور کو یوں ہی بیٹھا دیکھ کر ملائکہ نے ان سے پوچھا۔

۔"بیٹا میرا دل نہیں کر رہا باہر جانے کو۔۔"

ان کی آواز میں سستی تھی۔

پلیزماما۔۔۔ سب جا رہے ہیں۔۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں "

۔"باہر موسم بھی اتنا اچھا ہے آپ خود کو بہتر محسوس کریں گی۔۔۔"

ملائکہ نے محبت سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے کہا۔

بیگم منور نے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کے چہرے کی رونق

لوٹ آئی تھی اور یہ صرف ہالہ اور واقعہ کی بدولت ممکن

ہوا تھا جو اس کو ہر وقت اپنے ساتھ مصروف رکھتی

تھیں تاکہ وہ فضول کی سوچوں سے اپنا دماغ خراب نہ کرے۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔۔" اس کو کہہ کر وہ اٹھی اور الماری سے "

اپنی چادر نکالی۔

ملائکہ اطمینان ہونے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیوں کہ اس کا عبا یا
کمرے میں ہی پڑا تھا۔

وہ سب المجیب کنارہ پہنچے تو رات کے آٹھ بج رہے تھے
بڑے سب ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے اور وہ سب دریا کے کنارے
آگئے۔ یہ ریسٹورنٹ دریا کے کنارے پر بنا ہوا شہر کا ٹاپ کار ریسٹورنٹ تھا۔
حسان، حنان اور فازر تینوں ایک طرف کھڑے ہو گئے جب
کہ ہالہ اور واثقہ، ملائکہ کے ساتھ چہل قدمی کرنے لگ گئی۔
"واثقہ۔۔۔ تم نے بتایا نہیں کہ رشتے کے لئے انکار کیوں اور کیسے کیا تھا۔۔۔۔۔"
ملائکہ یاد آنے پر واثقہ سے مخاطب ہوئی۔ اسے ہالہ نے
بتایا تھا کہ اس نے تایا کے بیٹے کے لیے انکار کر دیا ہے۔

تم تو ایسے بے تاب ہو رہی ہو قصہ سننے کے لیے جیسے اس نے ایٹم بم کا فارمولا تیار کر "۔
"لیا ہو۔۔۔۔۔"

ہالہ نے ملائکہ کو چھیڑا۔

۔"جو کارنامہ اس نے انجام دیا ہے وہ ایٹم بم کے فارمولے سے کم بھی نہیں۔۔۔"
ملائکہ نے اسے سراہا۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔ تم اس کو چھوڑو۔۔۔ جس دن تایا ابو کی"

فیمیلی آئی تھی۔۔۔ اس دن رات کو میں لان میں بک پڑھ

رہی تھی تب ہی فصیح بھائی میرے پاس آئے۔۔۔۔۔ پہلے تو

محترم نہایت ادب و احترام کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں

کرتے رہے پھر سیدھے میری ڈریسنگ پر پہنچ گئے۔۔۔۔۔ بقول

ان کے ان کو امید نہیں تھی کہ انگلینڈ میں پلی بڑھی

لڑکیاں پاکستانی کلچرل ڈریسز میں نظر آئیں گی۔۔۔۔۔ ان

Page 271 | 594

اختیار آپ کو دیتی ہوں۔۔۔۔ آپ کا میرے لیے جو بھی فیصلہ
- "ہو گا مجھے منظور ہو گا اور میں اس کو نبھانے کی پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔
واثقہ نے ٹھہر ٹھہر کر ہلکی آواز میں ان کو بتایا تو وہ
پر سوچ نظروں سے بیگم کو دیکھنے لگے۔ وثاقہ اپنی بات مکمل کر کے جا چکی تھی۔
خدیجہ۔۔۔۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں جس کو نظر انداز کر "
دیا جائے۔۔۔۔ ہماری بچیاں شروع سے لباس اور پردے کا خیال
رکھتی آئی ہیں۔۔۔۔۔ فصیح نے اپنی سوچ کا اظہار کر کے
ہمارے لیے آسانی کر دی ہے۔۔۔۔۔ اب تو آگے بھی میری پوری
کوشش ہو گی کہ اپنی بیٹیوں کے لیے جو بھی رشتہ آئے وہ ہمارے جیسے
ہوں۔۔۔۔۔ دقیانوس۔۔۔۔۔ "وہ ہلکا سا ہنسے۔
- "اللہ ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کرے۔۔۔۔۔"
خدیجہ بیگم نے دعا کی۔

بس پھر کیا تھا۔۔۔۔۔ اگلے دن ہی پاپا نے تایا ابو سے یہ کہہ " کر معذرت کر لی کہ ان کی بیٹی ایک آزاد خیال لڑکے کے ساتھ نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔ تایا ابو ناراض ہو کر اسی وقت چلے گئے۔۔۔۔۔ پاپا اور ماما نے روکنے کی پوری کوشش کی مگر وہ نہیں رکے۔۔۔۔۔ مجھے گلٹ تھا کہ میری وجہ سے پاپا کے بھائی ان سے ناراض ہو گئے مگر میرا گلٹ بھی پاپا نے ختم کر دیا۔۔۔۔۔ بقول ان کے بھائی کا رشتہ نبھانے کے لیے وہ اپنی بیٹی کو سولی پر " نہیں چڑھا سکتے۔۔۔۔۔

واقعہ سوچتے ہوئے اس دن رونما ہونے والا واقعہ پوری جزییات کے ساتھ سنایا۔ یہ سچ ہے کہ بسا اوقات رشتوں کو بچانے کے لیے اپنی اولاد کو بلی چڑھا دیا جاتا ہے مگر

بعد میں صرف کچھتاوا ہاتھ آتا ہے اور کلیم صاحب نے اپنے آپ کو کچھتانی سے بچا لیا تھا۔



کلیم پھینچا مجھے آپ کی اجازت چاہیے۔۔۔۔۔ حنان سب کی طرف آیا اور مزے " سے بولا۔۔

۔"کس لئے بیٹا۔۔"

۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

۔"مجھے آپ کی لاڈلی بیٹی کو اپنے طریقے سے پرپوز کرنا ہے۔"

حنان کی بات پر پانی پیتے علی رضوی صاحب کو زور کا اچھو لگا تھا۔

۔"حنان۔"

۔ وہ غصے سے بولے۔

پاپا پلیز۔۔۔۔۔ آپ اپنی باری ماما کو خود پرپوز کر چکے ہیں"

۔"اور میری باری اعتراض۔۔۔۔۔ یہ کوئی انصاف کی بات نہیں۔۔۔۔۔"

حنان نے دھماکہ کیا۔ وہ ہکا بکا اسے دیکھے گئے۔ بیگم مدحت نے جھینپ کر سر جھکایا تھا۔

پریشان نہیں ہوں۔۔۔ ایک بار چاچو نے بتایا تھا۔۔۔

ان کا خفت زدہ چہرہ دیکھ کر وہ من بسورے بچوں کی طرح بولا تو کلیم صاحب ہنس دیے۔

۔۔۔ "جاؤ بھئی اجازت ہے۔"

ان کو دل سے حنان پسند تھا اس لئے انہوں نے بخوشی اجازت دی۔

علی صاحب نے خفگی سے اسے دیکھا جواب شرارتی نظروں سے ان کو دیکھتا واپس پلٹ گیا تھا۔

۔۔۔۔۔ "ہالہ۔۔۔۔۔ میری بات سننا"

۔ حنان اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے کر جاتے ہوئے بولا۔

اس اچانک افتاد پر سب ہی ہکا بکا تھے۔

۔۔۔ "اسے اچانک کیا ہوا۔۔۔"

- سب سے پہلے بولنے والی ملائکہ تھی۔ سب نے نا سمجھی سے سر ہلایا۔

- "مجھے تم سے اپنا اس دن والا معاوضہ چاہیے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔"

- اس کی بات پر ہالہ نے غصے سے گھورا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا۔

- "آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔"

- اس کی جرات پر ہالہ کا دماغ گھوما تھا۔ اس وقت یہاں

کوئی نہیں تھا تو سب اپنا نقاب ہٹا کر کھڑی تھیں۔

اس کا سرخ چہرہ حنان نے دلچسپی سے دیکھا۔ آج اس نے

ایک لمحے کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹای تھی اور یہی بات ہالہ کو مزید خفت سے دوچار کر رہی تھی۔

- یہ جگہ معاوضہ لینے کے لیے انتہائی غیر مناسب ہے۔۔۔۔۔"

مگر اب آپ اپنا منہ کھول ہی چکے ہیں تو فرمائیے۔۔۔۔۔ کیا چاہیے آپ

- "کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہالہ کا غصے کے مارے برا حال تھا اس لیے دانت پیس کر بولی۔

- "مجھے معاوضے کے طور پر تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔۔۔ ہمیشہ کے لئے لیے۔۔۔۔۔"

- اپنے دونوں بازو سینے پر باندھے اس کے چہرے کے اتار

چڑھاؤ دیکھ رہا تھا جو اس کی بات سننے کے بعد شرم کے مارے سرخ ہوا تھا۔

- ہالہ نظریں جھکا کر رخ موڑ گئی اس کا دل گیا حلق میں

آگیا تھا۔ اسے حنان سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔۔۔ دور

کھڑے نفوس جیسے حنان کی حرکت جان گئے تھے۔

ہالہ۔۔۔۔۔ میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔۔ محبت میں"

ڈوبی حنان کی گھمبیر آواز میں نرمی اور حلاوت تھی۔

ہالہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا جواب دے۔

- "یہ بات بڑوں کے کرنے کی ہے۔۔۔۔۔"

ہالہ اپنے آپ پر قابو پاتی سنجیدگی سے بولی۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

- "محترمہ۔۔۔۔ بولیں بھی تو کیا۔۔۔"

حنان نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دل ہی دل میں تلملایا۔

ہمارے بڑے یہ بات تب کریں گے جب ہم انہیں اپنی رضامندی دیں "

- "گے۔۔۔۔"

حنان نے اسے سمجھایا اور تھوڑا پیچھے ہو کر ایک گھٹنے کے بل بیٹھا اور اپنا سیدھا ہاتھ پھیلا یا۔

- "ہالہ۔۔۔۔۔ ول یو میری می۔۔۔۔"

دلکش انداز اور جذبات سے بھرپور آواز میں حنان نے

دوبارہ کہا تو ہالہ نے ایک نظر ان سب کی طرف دیکھا جو ادھر ہی متوجہ تھے۔

لڑکی۔۔۔ ایک خوبصورت ہینڈ سم لڑکا تمہیں پر پوز کر رہا ہے اور تم سوچنے میں اتنا "

- "وقت ضائع کر رہی ہو۔۔۔"

اسے خاموش دیکھ کر حنان نے کہا۔ اس وقت اندر سے ڈرا ہوا اور مضطرب بھی تھا۔

اسی وقت ہالہ کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی بیل بجی اور اس نے کال اٹینڈ کر کے
موبائل کان کے ساتھ لگایا۔

- "جی پاپا۔۔۔۔۔"

کلیم صاحب کی آواز سن کر اس نے کہا۔

بیٹا جی۔۔۔ اگر آپ دل سے راضی ہیں تو ہاں کر دیں۔۔۔ میری طرف سے "
- "اجازت ہے۔۔۔"

کلیم صاحب کی بات سن کر اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ

حنان اسے اس طرح پرپوز کرے گا اور اسی وقت کلیم
صاحب فیصلے کا اختیار بھی اسے سونپ دیں گے۔

کلیم صاحب کی اجازت پر اس نے موبائل آف کیا اور اپنا

کپکپاتا ہاتھ حنان کی طرف بڑھایا جو اتنی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں براجمان تھا۔

- "تھینک یو زندگی۔۔۔"

اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر حنان نے پر جوش انداز سے کہا اور جیب سے انگوٹھی نکال کر اس کی انگلی میں پہنائی۔ پر شوق نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا جو انار کی طرح سرخ تھا

پلکوں کا لرزتا رقص مدہم روشنی میں چہرے کو مزید حسن بخش رہا تھا کہ حنان دم بخود اس کو دیکھے گیا کیونکہ اب تو دیکھنے کا آدھا اختیار حاصل ہو چکا تھا۔ وہ سب ان کی طرف آرہے تھے قریب آکر باری باری سب نے گلے لگ کر مبارکباد دی۔

ان کے لیے سب بہت خوش تھے۔ حنان ایک نے ایک نظر سامنے کھڑی ملائکہ پر ڈالی جس کا چہرہ خوشی کے احساس سے چمک رہا تھا۔ اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی

تھی۔ جب سے اسے ملا ننگہ کے اپنے ہونے کا یقین ملا تھا ایک
مدہم سی مسکراہٹ ہمہ وقت اس کے چہرے پر ثبت رہتی جو اس کے والدین سے
مخفی نہیں تھی۔

بھابھی۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس جمعہ کو ملا ننگہ اور "
حسان کا نکاح بلکہ رخصتی بھی رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ کا کیا خیال ہے اس بارے
"میں۔۔۔۔۔

علی رضوی صاحب نے سب کی موجودگی میں ان سے سوال کیا۔
بھائی صاحب جیسے آپ کو اور بھابھی کو مناسب لگے آپ "
کیجئے۔۔۔۔۔ مجھے کوئی اختلاف نہیں۔۔۔۔۔ ملا ننگہ آپ کی امانت ہے
۔۔۔۔۔ جب چاہے آپ آکر لے جائیں۔۔۔۔۔

ان کی رضامندی پاتے ہی علی رضوی صاحب نے سب سے
بات کر کے جمعہ کا دن برات کے لئے مقرر کیا اور ولیمے والے
دن حنان اور ہالہ کا نکاح بھی طے کر دیا اور رخصتی چند

ماہ بعد طے پائی تھی تاکہ واقعہ کارشتہ دیکھ کر دونوں کی اکٹھی شادی کر دی جائے۔

اوپن ایئر میں خوشگوار ماحول اور پرسکون فضا میں کھانا

کھانے کے بعد ان سب نے اپنی اپنی پسندیدہ آئس کریم

منگوا کر کھائی۔۔۔ ملائکہ حسان کے رویے سے حیران تھی

اور دل ہی دل میں پریشان بھی کیوں کہ حسان نے ایک بار

بھی اس سے اپنے رشتے کی متعلق کوئی بات نہیں کی تھی

اور یہی بات ملائکہ کو اضطراب مبتلا کر رہی تھی۔ اس کا

خیال تھا کہ سعدین کی طرح حسان کو بھی بڑے پاپانے

مجبور کیا ہو گا۔ مگر حسان کو سب سے ہنستے بولتے دیکھ کر اس کو کبھی کبھی اپنا خیال غلط

لگتا۔

ملائکہ۔۔۔۔۔ میری ٹانگیں زور زور سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ "اس حسان کے بچے کو پتہ نہیں کیا سو جھی تھی۔۔۔۔۔

ہالہ ملائکہ کے ساتھ لیٹی اس کو بتا رہی تھی۔

لڑکی۔۔۔ تمہیں تو شکر کرنا چاہیے کہ تمہیں اتنا رومینٹک ہسبینڈ ملنے والا "۔۔۔ ہے۔۔۔"

ملائکہ نے شرارت سے اس کو چھیڑا۔

- "مجھے نہیں چاہیے۔۔۔ ایسا چھچھورا، ہسبینڈ۔۔۔"

- ہالہ نے منہ بسورا۔

خدا کو مانو۔۔۔۔۔ کہاں سے وہ بچارا چھچھورا ہے۔۔۔۔۔ ایک "

تو اتنے اچھے طریقے سے اس نے تمہیں پریوز کیا اور تم

ناشکری۔۔۔۔۔ کل صبح میں اس کو تمہارے خیالات سے آگاہ

- "کروں گی پھر دیکھنا کیسی تمہاری کھنچائی کرے گا۔۔۔"

ملائکہ نے اس کو ڈرانے کے لئے کہا۔

خبردار۔۔۔۔۔ خبردار جو تم نے اس سے کچھ کہا۔ وہ "

موصوف پہلے ہی ہواؤں میں اڑ رہے ہیں اور اگر میرے نادر

خیالات ان کو پتہ چل جائے تو یقیناً منہ کے بل نیچے گریں
گے جس سے نقصان میرا ہی ہو گا مجھے نہیں چاہیے چب کھڑیا اور ٹوٹا پھوٹا ہسبینڈ۔
--"

ہالہ نے منہ لٹکایا۔ ہالہ ملائکہ کے ساتھ اس کی طرف ہی آ
گئی تھی جب کہ واقعہ بیگم خدیجہ کے ساتھ گھر چلی گئی تھی۔
چلو۔۔۔ اب سو جاؤ۔۔۔۔۔ رات کا ایک ہو رہا ہے اگر ماما نے
جاگتے دیکھ لیا تو پھر ہماری خیر نہیں۔۔۔ صبح فجر کے وقت جو ڈانٹ پڑے گی وہ الگ
--"

۔ ملائکہ نے ہالہ کو کہا اور اٹھ کر لائٹ آف کرتی واپس بیڈ پر آ گئی۔
موسم میں ہلکی سی خنکی تھی۔ جس کی وجہ سے موسم
خوشگوار تھا۔ دونوں نے لیٹ کر قرآنی آیات کا ورد کیا اور آنکھیں موند لیں۔
حسان اس وقت فارغ ہو کر اپنے روم میں آیا تھا آؤٹنگ

سے گھر پہنچتے ہی ہاسپٹل سے کال آگئی اور وہ ان کو اتار
کر گیٹ سے ہی واپس پلٹ گیا۔ چار گھنٹے لگاتار ایمر جنسی
میں گزار کر وہ اب اپنے روم میں آیا تھا۔ تھکن سے اس کا
براحال تھا۔ بیڈ کی پشت سے سرٹکاتے اس نے آنکھیں
موندیں تو ملائکہ کا ہنستا ہوا چہرہ اس کی نظروں کے
سامنے آگیا۔ چہرے پر مسکراہٹ ابھری اور جیسے ثبت ہو کر
رہ گئی۔ خوشی سے اس کا دل بھنگڑے ڈالنے کو چاہ رہا تھا
اس نے یہ خوشخبری سب سے پہلے ڈاکٹر اصیفہ کو سنائی
تھی جو دل سے اس کی خوشی میں خوش تھیں۔ حسان
نے سوچ لیا تھا کہ ملائکہ سے پہلے کوئی بات نہیں کرنی۔
جو کچھ بھی بتانا ہے وہ شادی پر ہی بتائے گا وہ چاہتا تھا
کہ ملائکہ شادی تک کا وقت آرام اور سکون سے گزارے۔

زندگی کی شروعات وہ نئے احساسات سے کر سکے دل میں
اس کو ہمیشہ خوش رکھنے کا عہد کرتا پر سکون ہو گیا اسے
لگا جیسے ملائکہ کے تصور نے اس کی ساری تھکاوٹ ختم کر دی تھی۔
بھابھی۔۔۔۔۔"

- "اتنے تھوڑے دن ہی سمجھ نہیں آرہی تیاری کیسے کریں گے
خدیجہ بیگم، بیگم منور کے پاس بیٹھی پریشانی سے کہہ رہی تھیں۔
میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔ دس دن کا وقت ہے صرف "
اور سب کچھ خریدنے والا ہے کچھ سامان تو میں نے بنالیا تھا مگر زیادہ تر خریداری رہتی
- "ہے۔۔۔۔۔"

- "کونسی خریداری رہتی ہے۔۔۔۔۔۔"

علی صاحب مدحت بیگم کے ساتھ اندر آرہے تھے جب ان کے کانوں میں یہ الفاظ
پڑے۔

بھائی صاحب آئے۔۔۔۔۔ بیٹھے۔۔۔۔۔ آجائیں بھابھی۔۔۔۔۔ بیگم منور نے کھڑے
ہو کر تعظیم میں کہا۔

- "ہم بچیوں کی شاپنگ کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم بولیں تو علی رضوی نے ناراض نظروں سے بھابھی اور بہن کو دیکھا۔

کچھ نہیں خریدیں گی آپ۔۔۔۔۔ ملائکہ ہماری بیٹی ہے وہ"

جانے اور ہم۔۔۔۔۔ آپ بس اس کو رخصت کرنے کی تیاری

کریں۔۔۔۔۔ کسی چیز کی پریشانی لینے کی کوئی ضرورت

نہیں۔۔۔۔۔ اس کی ضرورت کی ہر چیز ہم خود بنائیں گے اور

بے فکر رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس کے بیڈ روم کے لیے سارے

فرنیچر کا آرڈر دے دیا ہے جب فرنیچر آئے گا تو ملائکہ

خود اپنے حساب سے روم ڈیکوریٹ کروالے گی۔۔۔۔۔ مدحت

کے ساتھ جا کر آپ ریڈی میٹ کپڑے دیکھ لیجئے گا بلکہ آپ

۔"بچیوں کو ساتھ ہی لے کر جائیے گا تا کہ وہ اپنی پسند سے سب خرید لیں۔۔۔"

۔ علی رضوی صاحب کی بات پر بیگم منور رو دیں۔ ان کو

منور صاحب کی شدت سے یاد آئی جنہوں نے بیٹی کی

شادی کے لئے ڈائری میں ایک لمبی لسٹ اپنے ہاتھوں سے

تیار کی تھی۔۔ ان کا خیال تھا کہ بیٹی کو ہر وہ چیز دیں

جو اس کی آئندہ زندگی میں اس کے کام آئے۔ خدیجہ بیگم

اٹھ کر ان کے قریب آئیں اور بہت محبت سے ان کے آنسو

صاف کرتے گلے سے لگا یاد دہشت بیگم بھی اٹھ کر ان کے

پاس آچکی تھیں اور دونوں مل کر ان کی دلجوئی کرنے لگ گئے۔



۔"سر۔۔۔ باہر آپ سے کوئی صاحب ملنے آئے ہیں۔۔۔"

چوکیدار نے رسیور اٹھا کر اندر اطلاع دی تو علی رضوی

صاحب نے اس کو ڈرائنگ روم میں بھیجنے کا کہا اور
رسیور رکھ کر ڈرائنگ روم کی طرف آگئے۔ چند لمحوں بعد
ایک خوش شکل نوجوان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔
اس کی چال میں مضبوطی تھی اور جسمانی لحاظ سے بھی خاصا مضبوط دکھائی دیتا تھا۔
"فرمائیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔"
اس سے ہاتھ ملا کر غور سے اس کا ہاتھ دیکھا۔ عام آدمی
کی نسبت اس کے ہاتھ کی گرفت خاصی سخت تھی۔ انہوں
نے اسے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اس کے مقابل بیٹھ گئے۔
"میرا نام شاہ زمان ہے۔۔۔۔ میں پولیس کی سپیشل برانچ سے ہوں۔۔۔۔"
- عارب نے اپنے آفیشل نام سے تعارف کروایا جو خاص موقع پر یوز کرتا تھا۔
اس کا حلیہ بھی قطعی مختلف تھا۔
"سعدین علی رضوی آپ کا بیٹا ہے۔۔"

- اس بات پر علی رضوی صاحب چونکے ان کے چہرے پر اضطرابی کیفیت چھا گئی۔

- "جی میرا ہی بیٹا ہے کیوں خیریت۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔"

انہوں نے پریشانی سے دریافت کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے فیکٹری میں ایک سپیشل

"جو تیار کروایا اور جس کا ریگر سے یہ جو تیار کروایا گیا تھا اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟۔۔۔ کون سا سپیشل جو تا۔۔۔؟۔۔۔"

یہ تو مجھے پتا چلا تھا کہ ایک کار ریگر کا قتل ہو گیا تھا "

مگر وہ فیکٹری میں قتل نہیں ہوا تھا۔۔۔ صبح گھر سے آتے

ہوئے راستے میں اس کو قتل کیا گیا تھا۔۔۔۔ اس بات کا میرے بیٹے کا کیا تعلق

۔۔۔"

علی صاحب پریشانی سے بولے۔

سر۔۔۔۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ جو تا کسی خفیہ سرگرمی کے لیے بنوایا گیا "

۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔"

کچھ سوچ کر بولتے ہوئے وہ اصل بات گول کر گیا۔

اس جوتے کو بنوانے کے لیے آپ کے بیٹے سعدین نے کافی "

بھاری رقم لی تھی۔۔۔۔ جس کا ریکارڈ اس کے بینک میں

موجود ہے۔۔۔۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کا

بیٹے کا ایک غنڈے کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔۔ ہم ضروری پوچھ

- "کچھ کے لیے اس کو ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔۔

عرب نے اصل بات سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"

میں اس کو عاق کر چکا ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ کہاں ہے میں نہیں "

جانتا۔۔۔۔۔۔ پچھلے کچھ مہینوں سے میرا اس سے کوئی رابطہ

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ میری طرف سے آپ کو پوری اجازت ہے اگر وہ

- "کسی غلط کام میں ملوث ہے تو آپ بے شک اس کو گرفتار کر لیں۔۔۔۔

سر آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے میرے ساتھ تعاون کیا آپ مجھے اجازت "۔۔۔ دیں۔۔۔"

کھڑے ہو کر ان سے ہاتھ ملاتے عارب نہایت خوش دلی سے بولا۔ رضوی کالب ولہجہ بہت پسند آیا تھا۔

وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکلا تو سامنے ہی گھاس پر واقعہ سر جھکائے کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔ گول مٹول چہرے پر بلیک فریم کی گلاسز لگائے وہ انتہائی کیوٹ لگ رہی تھی۔ اس کا سارا دھیان کتاب میں تھا جو وہ گھٹنوں پر رکھے چن ہاتھ پر ٹکائے پڑھ رہی تھی۔ عارب نے حیرت سے اس کو دیکھا جسے ارد گرد کی خبر نہیں تھی۔ عارب اسے دیکھتا سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی خود کو صنف نازک کے قریب بھی نہیں پھٹکنے

دے گا مگر اب اسے اپنا یہ وعدہ ریت کی طرح محسوس ہو
رہا تھا خاموش دھڑکنوں میں عجیب سا ارتکاز پیدا ہوا تھا
کہ اس کا دل ایک نئی لی پر تھرکنے لگا۔ اپنے آپ کو
سنجھال عارب شاہ زمان اور انسانوں کی طرح اپنے کام کی
طرف دھیان دے۔ اپنے آپ کو ڈبٹا گاڑی میں بیٹھا اور اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔
علی رضوی صاحب نے اندر جا کر سارا واقعہ مدحت بیگم
کے گوش گزار کر دیا انہیں سعدین سے اس بات کی امید
نہیں تھی۔
بچپن سے انہوں نے اولاد کو رزق حلال کی تربیت دی تھی مگر کہاں چوک ہوئی وہ نہ
جان سکیں۔
میرا خیال ہے بیگم کے اب آپ اپنے اس ناخلف اولاد کے لیے رات کو آنسو بہانا
- "چھوڑ دیں۔۔۔"

علی رضوی صاحب دل گرفتگی سے بولے۔ اپنی لائق فائق .

اولاد کے ایسے سے کارنامے سن کر ان کا دل خون کے آنسو

رورہا تھا ابھی تو اس کا پہلا دیا گیا زخم بھرا نہیں تھا کہ۔ نیاز خم لگ گیا۔

ماما۔۔۔۔ میں نے کئی بار نوٹ کیا ہے کہ بڑی امی مجھ سے کھینچی کھینچی رہتی "

- "ہے۔۔۔۔

- ان کی گود میں سر رکھے ملائکہ دل گرفتگی سے بولی۔

جب سے سعدین نے اسے طلاق دی تھی اس کے بعد سے

اس نے کئی بار محسوس کیا تھا کہ بڑی امی اب اس کو

پہلے کی طرح پیار نہیں کرتی بلکہ اس کی طرف دیکھنے

سے بھی گریز کرتی تھی اور یہ بات ملائکہ کو شدید دکھ سے دوچار کر رہی تھی۔

ہالہ اور واثقہ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو کافی حد تک

سنجھال چکی تھی مگر اس کا حساس دل چھوٹی سی بات

کو بھی فوراً محسوس کر لیتا تھا۔ حسان کا رویہ اس کے
ساتھ ساتھ نارمل تھا فی الحال اسے اس کی طرف سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔
اس نے دل میں کئی بار سوچا کہ حسان نے نہ جانے کیسے
اپنے بھائی کی طلاق یافتہ بیوی سے شادی کا فیصلہ کیا
ہو گا مگر پھر حسان کے اچھے رویے کو دیکھ کر اور بتایا ابو
کی محبت کے سامنے اس نے سر جھکا دیا۔ باہر کی دنیا کے حالات بھی وہ بہت اچھی طرح
جانتی تھی۔
میری جان۔۔۔ تم فضول مت سوچو۔۔۔ یہ تمہارا وہم ہو سکتا ہے۔۔۔ جیسا تم
۔۔۔ سوچ رہی ہو ویسا نہ ہو۔۔۔
بیگم منور نے اس کا دل صاف کرنا چاہا۔ ملائکہ نے اثبات
میں سر ہلایا اور خاموشی سے واپس آنکھیں موندھ لیں وہ
اس وقت بیگم منور کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔

ماں کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اکثر ہی
ان کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی اور اس وجہ سے وہ
کوشش کرتی کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ کرے جس
کی وجہ سے وہ وہ پریشان ہوں۔ اب بھی اس کے منہ سے
پھسل گیا تھا اس لئے وہ بات کو جاری رکھنے کے بجائے چپ ہو گئی۔
تم یہاں پر مزے سے لیٹی ہوں۔۔۔۔۔ شاپنگ کے لیے نہیں"
جانا۔۔۔۔۔ ایک تو اتنی محنت سے میں نے حنان کو راضی کیا
- "ہے لے کر جانے کے لیے اور آپ میڈم ابھی تک تیار ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔
ہالہ اندر داخل ہوئی اور زور و شور سے شروع ہو گئی۔
اے بہن ذرا بریک لگاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم کیانان سٹاپ شروع ہو"
- "جاتی ہو۔۔۔۔۔ ذرا حوصلہ رکھو۔۔۔۔۔ نہ بازار کہیں جا رہا ہے اور نہ ہی حنان۔۔۔۔۔
ملا نکہ اس کے پاس جا کر ہنستے ہوئے اس کے گال کھینچ کر بولی۔

- "ملائکہ ایک تو تم نے میرے دونوں گال کھینچ کھینچ کر لٹکا دیے ہیں۔۔"

- اس کے ہاتھ پر ہٹاتی ہالہ خفگی سے بولی۔

ہائے میں صدقے میں واری جاؤں اپنی چھوٹی سی جان پے۔"

تمہیں کس نے کہا کہ تم اتنے خوبصورت گال لٹکا کے

پھرو۔۔۔۔۔ جیسے ہی تم سامنے آتی ہو میرا دل چاہتا ہے کہ

تمہارے گال کھینچ کر مزید لال کر دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب تم میرے لیے اتنا بھی

- "برداشت نہیں کر سکتی۔۔"

ملائکہ ایک بار پھر اس کا گال زور سے کھینچتے ہوئے بولی۔

ہالہ بہت زور سے چیخیں۔

خبردار جو تم نے اب میرے گالوں کو ہاتھ لگایا میں نے "

- "تمہیں گدگدی ک تو پھر تمہارا کیا حال ہو گا یہ تم اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔"

- ہالہ نے اس کو دھمکی دی۔ وہ جانتی تھی ملائکہ کو شدید قسم کی گدگدی ہوتی ہے۔

Page 299 | 594

سے بولی۔ تو ان کو اس کی بات سنتے ہی بنی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ہالہ اب نہیں ٹلنے والی۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب شاپنگ کے لئے نکل گئے تھے۔ مال میں پہنچتے ہی واقعہ کو بک شاپ نظر آگئی۔ وہ ان سب کو ہاتھ ہلاتی سیدھی اس شوپ میں گھس گئی۔ کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتی نہ جانے کیسے ریک سے ٹکرائی کہ سارا ریک ہی زمین بوس ہو گیا۔ ریک کے پیچھے کھڑے عارب نے تیزی سے ہٹ کر اپنے آپ کو بچا یا ورنہ اس وقت خود بھی کتابوں کے ڈھیر میں چھپا ہوا ہوتا۔ واقعہ گھبراہٹ کے مارے وہیں کھڑی کانپنے لگی۔ شاپ کیپر تیزی سے ان کے پاس آیا۔
- "سوری بھائی مجھے نہیں معلوم یہ کس طرح گر گیا۔"
واقعہ گھبرا کر بولی۔

میم آپ کی غلطی نہیں۔۔۔۔۔ اصل میں ریک ایک سائیڈ سے "

- "ٹوٹ گیا تھا مگر اس کو ٹھیک کروانے کا وقت نہیں ملا۔

اس شاپ کیپر کی بات سن کر واٹھ کچھ پر سکون ہوئی۔

عارب نے سرسری نگاہ ڈالی اور چونکا۔ اس کی کلائی میں

پہنی گھڑی وہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ مگر اب کنفیوز تھا

کہ یہ وہی لڑکی ہے کیونکہ وہ مکمل نقاب میں تھی۔

محترمہ۔۔۔ کیا آج سارا وقت یہاں پہنچا دیے گی یا کسی "

- "دوسری شاپ کو بھی رونق بخشنے گی۔ سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔

- حنان اس کو لینے آیا تو خفگی سے بولا اس کی آواز سن کر عارب نے سر اٹھا کر دیکھا اور

فورا پہچان گیا۔

حنان کی بھی نگاہ اس پر چکی تھی۔

- "سر آپ یہاں۔۔۔۔۔"

- حنان نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا۔

- "جی بس کچھ بکس چاہیے تھی وہی لینے آیا تھا"

- حنان نے اس کے سکول میں چند غریب بچوں کو داخل

کروایا تھا اور ان کی سالانہ فیس بھی اپنے ذمے لی تھی اس

کے علاوہ ان کی کتابوں اور یونیفارم کا خرچ بھی حنان

خود اٹھاتا تھا۔ اس وجہ سے عارب اس کو بہت پسند کرتا تھا۔

اس اسکول میں کافی تعداد میں ایسے بچے پڑھتے تھے

تھے جن کے والدین ان کی فیس نہیں ادا کر سکتے تھے۔ ان

بچوں کے لئے عارب نے معمولی سی فیس رکھی تھی اس کے

علاوہ کتابیں اور یونیفارم ان کے لیے فری سکول سے

دستیاب تھا معمولی فیس لینے کا مقصد بھی صرف اتنا تھا

کہ بچوں کو یہ باور کروایا جاسکے کہ ان کے والدین ان کے لئے کتنی محنت کرتے ہیں۔

- "آپ کو سیکنڈ پرنسپل کی تلاش تھی کیا وہ مسئلہ حل ہو گیا"

- حنان یاد آنے پر اس سے پوچھنے لگا کینکھ عارب اس کو

آفر کر چکا تھا مگر وہ اب فیکٹری جاتا تھا اس لیے اس نے معذرت کر لی تھی

- پہلا سیکنڈ پرنسپل گھریلو پریشانی کی وجہ سے جا چکا تھا۔

کوئی ایسا بندہ نہیں ملا جو میرے مطابق ہو۔ میں جب "

- "تک پوری طرح مطمئن نہیں ہو گا ایسے ہی سکول کسی کے حوالے نہیں کر سکتا۔

" عارب نے اس کو بتایا تو حنان نے ایک نظر اس کو دیکھا۔

میرے پاس آپ کے مسئلے کا حل ہے۔۔۔۔۔ آپ میری ان کزن "

پلس بہن کا انٹرویو کر لیں اور اگر آپ مطمئن ہوتے ہیں تو یہ آپ کا سکول بہت اچھے

- "سے سنبھال لیں گی۔۔

- حنان نے واقعہ کو دیکھ کر کہا کیونکہ وہ اس سے جاب کے لیے کہہ چکی تھی۔

واثقہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ عارب کی کھوجتی ہوئی نظریں اس کو پریشان کر رہی تھیں۔

چلیں۔۔ اگر ابھی آپ کے پاس وقت ہے تو ہم کیفے میں " "بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں ورنہ آپ ان کو میرے آفس لے آئے گا۔ عارب نے اطمینان سے کہا۔

آپ ابھی بات کر سکتے ہیں کیوں کہ میری فیملی ایک " لمبی پروگرام کے تحت شاپنگ کے لیے آئی ہے اور یہ میڈم کتابوں کی شوقین شاپنگ چھوڑ کر بکس خریدنے آگئیں " تھی اور اپنی مطلوبہ بکس خرید بھی چکی ہیں " اس کے ہاتھ میں کتابیں دیکھ کر حنان نے اندازہ لگایا۔

"میں نے ابھی پیمٹ کرنی ہے۔۔"

واثقہ ذرا غصے سے بولی۔

حنان نے فوراً انکار کیا۔

- واقعہ دہی آواز میں غرائی۔ اس کی یہ حرکت عارب سے مخفی نہیں رہ سکی۔ وہ دل ہی دل میں مسکرایا۔

واقعہ کتابیں لے کر بک پیمنٹ کے لیے چل دی۔

آپ ویٹ کریں میں بل دے کر آیا۔

حنان عارب کو کہہ کر تیزی سے اس کے پیچھے گیا اور اس

کے پہنچنے سے پہلے ہی کاؤنٹر پر جا کر اپنا کارڈ دیا اور اس کی کتابوں کی پیمینٹ کاٹنے کا کہا۔

واقعہ نے اطمینان سے ساری کتابیں کا ونٹیر رکھی اور ایک

منٹ کہہ کر واپس بک ریک کی طرف گئی اور تین چار کتابیں مزید اٹھا کر لے آئی۔

حنان نے اس کو گھور کر دیکھا۔ عارب نے اپنی بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ کو رخ موڑ کر چھپایا۔

- "یہ تمہاری سزا کے طور پر ہے۔"

واثقہ ہلکا سا ہنستے ہوئے بولی۔ اس کی ہنسی کی آواز

اتنی مدھر تھی کہ عارب کو لگا جیسے کانوں میں نرم سی

آواز نے رس گھول دیا ہو۔ عارب اس کو پہچان چکا تھا بے

شک اس نے سرسری سی نگاہ سے اس کو دیکھا تھا مگر

ایک آفیسر کی نگاہ عام آدمی کی نسبت خاصی تیز ہوتی ہے۔

کچھ ہی دیر میں وہ تینوں ٹی ہاؤس میں بیٹھے تھے۔ عارب

نے پہلے چائے کا آرڈر دیا مگر وثاقہ نے منع کر دیا کیونکہ وہ

یہاں نقاب نہیں اتار سکتی تھی۔ عارب نے اس سے چند

ضروری باتیں پوچھیں اور پھر اٹے سیدھے سوال کر کے

اس کا کانفیڈنس لیول چیک کیا۔ اس کے لئے سوال پر واٹقہ
نے جس طرح غصے سے ری ایکٹ کیا تھا عارب دل ہی دل
میں ہنسا مگر چہرے پر ہنوز سنجیدگی طاری تھی
ٹھیک ہے حنان۔۔ آپ کزن قابلیت کے لحاظ سے سیٹ کے "
لیے بہت موزوں ہے۔ مجھے ایسی ہی ور کر چاہیے جو میرے
- "پیچھے سے سکول کو ٹھیک طرح سے سنبھال سکے۔
پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد عارب نے حنان کو کہا تو
واٹقہ دل ہی دل میں خوش ہو گئی کیونکہ اس کی دلی مراد پوری ہونے جارہی تھی۔

- "تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی۔۔۔۔ ہم اپنی آدھی شاپنگ کر چکے ہیں۔۔۔۔"
ان کو آتے دیکھ کر ملائکہ ان پر چڑھ دوڑی۔

"میں تمہاری اس کزن کی جاب پکی کروانے بیٹھ گیا تھا۔"

حنان نے کہا تو سب نے اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

چچی ماں۔۔۔۔۔ میں نے آپ کو فاطمہ پبلک اسکول کے متعلق "

بتایا تھا۔۔۔۔۔ اس کے پرنسپل مجھے یہاں مل گئے۔۔۔ انہیں

سیکنڈ پرنسپل کی ضرورت تھی بس وہی میں نے ان سے

واثقہ کے لیے بات کی اور انہوں نے ٹی ہاؤس میں بیٹھ کر

اس کا انٹرویو لیا اور مبارک ہو آپ کی یہ لاڈلی سیکنڈ

- "پرنسپل کا عہدہ لینے میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔۔۔"

ہالہ نے بتایا تو سب ہی خوش ہو گئے۔

لوجی اب تو ٹریٹ پکی ہے۔۔۔۔۔ شاپنگ کے بعد میڈم ہمیں پیزا ہٹ سے پزا کھلائی "

- "گی۔۔۔"

- ہالہ نے فوراً ہی فرمائش کی۔

تم لوگ تو مجھ سے اس طرح ٹریٹ مانگ رہے ہو جیسے "

مجھے ابھی تنخواہ ملی ہو۔۔۔" - واقعہ نے منہ بنایا۔

تمہارے کریڈٹ کارڈ میں جتنے پیسے ہیں وہ کم سے کم " - تمہاری ایک سال کی تنخواہ سے زیادہ ہی ہو گے۔۔۔

ہالہ نے طنز کیا۔

ہاں تو میری حق حلال کی کمائی ہے جو ان انگریز کی اولادوں کو پڑھا کر کمائی " - "تھی۔۔۔

- واقعہ نے زرا غصے سے کہا۔۔

- "پتہ ہے۔۔۔ پتہ ہے۔۔۔ زیادہ رعب ڈالنے کی ضرورت نہیں۔" - ہالہ چلکی۔

اوہو۔۔۔ تم دونوں نے کیا بحث شروع کر دی ہے۔۔۔ اگر تمہیں "

پزا کھانا ہے تو میرا کریڈٹ کارڈ اور والٹ حاضر ہے۔۔۔ جتنے مرضی پزے - "کھاؤ۔۔۔

حنان جو قدرے ہٹ کر ہالہ کے قریب کھڑا تھا ہلکی گھمبیر آواز میں بولا۔ ہالہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

۔"تمہیں کیا ہوا ہے یہ بیر بیوٹی کیوں بن رہی ہو۔۔"

ملانکہ کی نظر پڑی تو حیرانگی سے پوچھنے لگی۔ حنان نے فوراً اپنا رخ موڑ کر دوسری طرف کیا۔

خو مخواہ تمہاری آنکھیں خراب ہیں۔۔ اب چلو مجھے ابھی واک کے لیے جو گر لینے"۔
۔"ہیں۔۔ ممائی بھی آگئی ہیں فازر کے ساتھ۔۔۔"

۔ہالہ کی نگاہ پڑی تو سامنے ہی بیگم منور فازر کے ساتھ آرہی تھیں۔

۔"ہاں چلو۔۔ اگر ہم کھڑے رہے تو پھر تو ہوگی ہماری شاپنگ۔۔"

۔اس نے آگے کی طرف قدم بڑھائے تو سب اس کی تلقید میں چل پڑے۔

شاپنگ مکمل کرنے کے بعد بھوک سے سب برا حال تھا اس

لیے حنان سب کو قریب موجود پیزا ہٹ لے آیا جہاں پردے کا مکمل انتظام موجود تھا۔



- "داد خان تمہاری وجہ سے وہ لڑکا ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔۔۔"

قادر خان اس پر برس رہا تھا۔ اس کے ذہن میں نئی خرافات

نے جنم لیا وہ اس طرح کی مزید جوتے بنا کر ان میں ہیر وئن

سمگل کرنا چاہتا تھا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسے

پتہ چلا تھا۔ جس نے یہ جوتے بنائے تھے اس کا کچھ دن

پہلے قتل ہو گیا۔ اس کو کس نے قتل کیا یہ بات کوئی نہیں

جان سکا تھا وہ چاہتا تھا کہ سعدین کے ذریعے کسی

دوسرے کار گیر سے اپنے لئے ویسے ہی جوتے بنوائے مگر اپنے

پلان کی ناکامی پر وہ غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

ہم نے تو ہر طرح سے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"

- "ہمارے آدمیوں سے نہ جانے کس وقت چونک ہوئی اور وہ نکل گیا۔۔۔"

داد خان نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی۔

تم حرام خوروں کو میں کس لئے اتنا کھلاتا ہوں۔۔۔۔۔ تم "

- "لوگوں کی وجہ سے وہ میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

قادر خان غصے میں دھاڑا۔

میری نظروں کے سامنے سے دفعہ ہو جاو۔ "

قادر خان نے اس کو دھکا دیتے ہوئے کہا اور خود گلاس پر گلاس چڑھا کر اپنے غصے کو ٹھنڈا کرنے لگا۔



سعدین اپنا بزنس کافی حد تک سیٹ کر چکا تھا اس کے

پاس بزنس ویزا تھا اس لیے اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کے

کام کو ترجیح دی تھی اپنے سامان کی پہلی کنسائمنٹ آج

لے کر جانی تھی یہ کنسائمنٹ بہت بڑی نہیں تھی مگر بہت

چھوٹی بھی نہیں تھی اس میں زیادہ تر میک اپ کا سامان اور ہیرا سیسریز تھیں۔

کسانٹمنٹ کے ساتھ سعدین خود بھی جا رہا تھا تا کہ اپنی
نگرانی میں سامان ان کے حوالے کرے اور اس کا ارادہ وہاں
سے کچھ سامان امپورٹ کرنے کا بھی تھا جس کی یہاں پر
زیادہ مانگ تھی یہ سروے اس نے شامل کے ساتھ مل کر
ایک ہفتے میں مکمل کیا تھا کہ کس ملک میں کون سی
چیزیں ایکسپورٹ کی جاتی تھی۔ میری جان پیچھے سے
آفس کا دھیان رکھنا کسی اور کمپنی کی طرف سے کوئی
آرڈر آیا تو خود دیکھ لینا اس کام کو کس طرح کرنا ہے
مجھے امید ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گی۔ سعدین
جانے سے پہلے اس کے پاس آیا اس کے ماتھے پر بوسہ دے
کر کہا۔ شامل نے جو ابا اس کو یقین دہانی کروائی تو وہ
مسکرا کر خدا حافظ کہتا بیگ اٹھا کر باہر نکل گیا شامل

واپس آکر کرسی پر بیٹھی اور سامنے پڑی فائل اٹھا کر
دیکھنے لگ جس میں آج جانے والی کنسائمنٹ کی ساری ڈیٹیل موجود تھی۔



اللہ کے نام پہ دے دو۔۔۔ اللہ تمہارا بھلا کرے۔۔۔ میں نے چار دن سے کچھ "
"نہیں کھایا۔۔۔"

گندے حلیے والا فقیر جس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے
ہوئے تھے۔ لڑکھڑاتا ہوا سیدھا اندر داخل ہوا سامنے موجود کرامت ٹوکا اور اس کے
بندے تیزی سے کھڑے ہوئے۔
"کون ہو تم اور ایسے کیسے اندر داخل ہو گئے۔۔۔"

کرامت ٹوکے کا منظور خاص جید اس کے قریب آیا اور اسے پکڑ کر باہر دھکیلا۔
"مجھے ٹھیک نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔ دھکے نہ دو بابا کو۔۔۔۔۔"

فقیر غصے سے بولا۔

چل بابا چل۔۔۔ زیادہ باتیں نہ بنا۔۔۔ نکل یہاں سے۔۔۔ پتہ نہیں کہاں سے "۔۔۔ آجاتے ہیں۔۔۔"

منہ اٹھا کے جید بے نے اس کو بازو سے پکڑ کر دھکیلتے ہوئے کہا۔

فقیر نے ہاتھ لہرا کر اندازہ کرنا چاہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی سے زمین کو ٹٹولا۔

۔۔۔ "اللہ کے نام پر کچھ کھانے کو تو دے دو۔۔۔۔۔ اللہ تمہارا بھلا کرے گا۔"

جید بے نے اس کو دروازے سے باہر نکالا اور دروازے کو کٹدی

لگادی اس کے اندر جانے کے بعد فقیر نے اطمینان سے اپنا ڈنڈا اٹھایا اور مسکراتا ہوا دوسری طرف چل پڑا۔

جس کام کے لئے آیا تھا وہ تو ہو چکا تھا اندر کمرے میں وہ

چارپائی کے پاس گیا تھا اور چارپائی کا سہارا لیتے ہوئے

چارپائی کے نیچے کی سائیڈ پر ماسکروٹریسر لگا کر آیا

تھا جس سے کمرے میں موجود سب کی بات چیت صاف

آسانی سے سن سکتا تھا کچھ دور جا کر ایک ٹوٹے پھوٹے
گھر کے اندر گیا اور وہاں جا کر اپنا حلیہ درست کر کے واپس
باہر نکلا اب وہ پینٹ شرٹ میں موجود ایک شاندار نوجوان
تھا اور یہ عارب شاہ زمان تھا جو آرام سے اپنا کام کر کے
واپس آچکا تھا ابھی تک وہ جوتے کا جوڑا کرا امت ٹوکا کے
پاس تھا اس کا موبائل ہیک کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں
ہوا اس لئے عارب نے یہ رسک اٹھایا تھا کیونکہ جہاں وہ
گیا وہ کرا امت کا خاص اڈہ تھا اور اتفاق ہی تھا کہ جب وہ
اندر داخل ہوا تو اس پاس کوئی نہیں تھا۔ پیچھے سے
کرا امت ٹوکا نے ڈیوٹی والے بندوں کی خوبی پھینٹی لگائی
تھی جن کی وجہ سے وہ فقیر اندر داخل ہوا۔ ان کے وہم و
گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہو چکا ہے۔



— "السلام علیکم سر-----"

عرب نے سامنے موجود کرنل طارق کو ادب سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ بر خوداریا بڑے دنوں بعد اپنی شکل دکھائی ہے۔۔۔۔۔ کہاں "۔
- "مصروف ہو۔۔

کرنل صاحب انتہائی شفقت سے مخاطب ہوئے۔

- "بس سر۔۔۔ کچھ کاموں میں مصروف تھا۔۔۔ آپ سنائیں۔۔۔ ماما کیسی ہیں"

عرب قریب موجود کرسی پر بیٹھتا ہوا مسکراتے ہوئے بولا۔

۔ "ماما کی یاد آگئی۔۔۔ بڑی بات ہے۔۔۔"

کمر نل صاحب نے طنز کیا

کرنل صاحب۔۔۔ آپ اپنے ہی بندے ہو کر ایسی باتیں کرتے "

- "ہیں۔۔ دل کو ٹھیس لگی ہے میرے۔۔ ٹوٹ کر کرچی کر اچی ہو گیا ہے

عارب دل یرہا تھ رکھ کر دکھی لہجے میں بولا کر نل صاحب نے ہنس کر اس کو دیکھا۔

تم دن بدن لفنگے ہوتے جا رہے ہو۔۔۔۔ تمہاری ماما دن رات "

- " میری کلاس لیتی ہیں کہ میں نے تمہیں اس فیلڈ میں ڈالا

کرنل صاحب خوش دلی سے بولے۔

دیکھیں کرنل صاحب۔۔۔ یہ بات تو سچ ہے کہ اس فیلڈ میں "

آپ نے مجھے ڈالا مگر اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ میرا اپنا

شوق تھا اور شوق کے بغیر تو کچھ بھی ممکن نہیں۔۔۔۔ مارے بندھے کام کرنے کا کیا

- " فائدہ۔۔۔

اس کا لہجہ مستحکم تھا کرنل صاحب کو فخر ہوا ان کی

اپنی تو کوئی اولاد نہیں تھی عارب کو انہوں نے اپنی بہن

سے لے کر پالا تھا اور انہیں اپنی پرورش پر فخر تھا عارب

ان کی نظر میں ایک ہیرا تھا جس کو تراش خراش کر انہوں

نے آج اس قابل بنایا تھا کہ وہ پاکستان کے سب سے بڑے

ادارے میں آفیسر کے طور پر کام کر رہا تھا آس پاس موجود
سب لوگ اس کو صرف ایک پرنسپل کے طور پر جانتے تھے اس لیے وہ اطمینان سے
ہر جگہ آتا جاتا تھا۔

کرنل صاحب میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس پر بات ہو "

جائے۔۔۔۔۔ مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے۔۔۔۔۔ یوں سمجھیں کہ پہلی نظر کی محبت
ہے۔"

عرب شروع ہوا تو کرنل صاحب نے آنکھیں سیٹھ کر اپنے
سپوت کو دیکھا جو انتہائی ڈھٹائی اور بے شرمی سے اپنی محبت کی داستان گوش گزار کر
رہا تھا۔

اچھا تو میرے بیٹے کا بھاشن کدھر گیا۔۔۔۔۔ جس میں اس "

۔" نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ وہ کبھی بھی شادی نہیں کرے گا۔۔۔

کرنل صاحب کے لہجے میں شرارت تھی۔

بس کیا کریں۔۔۔ آپ کی ہونے والی بہو میرے دل و دماغ "

کو اپنے قابو میں کر چکی ہے اور اب میں یہ فیصلہ لینے پر
مجبور ہو گیا ہوں کہ ان محترمہ کو اپنی زندگی میں شامل
کر لو۔۔۔ بس اس لیے آپ کے پاس درخواست لے کر حاضر ہوا
- "ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر ان کے گھر ہو آئیں۔۔۔
عرب نے اطمینان سے کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ کرنل
صاحب اور ماما کی شدید خواہش تھی کہ وہ شادی کر لے
زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے
ایک رشتہ بنایا ہے تو اس کو اپنی زندگی میں شامل کرنے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔
- "اب یہ تو بتانے کی زحمت کر لو کہ آخر وہ لوگ کون ہیں۔۔۔"
کرنل صاحب ذرا سنجیدہ ہوئے۔

پاپا اے ایس فیکٹری کے مالک علی رضوی کی بھانجی ہے
چند ماہ پہلے پاکستان آئی ہے ایم ایس سی گولڈ میڈل

کتابوں سے عشق ہے جب بھی ملیں کتاب میں سر دیے
- "یوں سمجھے کہ صرف دوبار میں نے آپ کی ہونے والی بہو کو دیکھا ہے۔
- "اوہو۔۔۔ دوبار دیکھا اور زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا۔۔۔"
کرنل صاحب نے اسے چھڑا۔

جی پاپا۔۔۔ میں نے سوچا میں نے کونسا سالانہ پیپر دینے
ہیں جو پہلے پورا سال کتاب پڑھو اور پھر بیٹھ کر نتیجے
کا انتظار کرو۔۔۔۔ اس لئے بس آپ کی ہونے والی بہو کو دوبار دیکھا اور فیصلہ کر
'لیا۔۔۔

اس کے سنجیدہ آواز پر کرنل صاحب کا قہقہہ اتنا ہی اونچا تھا۔
ویل جنٹلمین۔۔۔ ہمیں آپ کا انداز پسند آیا اب آپ ہماری "
ہونے والے بہو کے گھر کا پتہ ہمارے ہاتھ پر رکھیں تاکہ ہم
آپ کی والدہ کے ساتھ جا کر آپ کے لئے ان کا ہاتھ بلکہ پوری کی پوری بہو مانگ کے
- "لا سکیں۔۔۔

کرنل صاحب نے اس کی شرارت کا جواب بھی شرارت سے ہی دیا۔

جو حکم آپ کا۔۔۔ آپ امی جان سے بات کر لیجئے گا"

کیونکہ وہ خاصی ناراض ہوں گی۔۔۔ آخر میں نے آپ کو پہلے

۔۔۔ "اس سازش میں شریک کر لیا ہے۔۔۔ ان کی ناراضگی کا حق بھی بنتا ہے۔۔۔

عرب نے ہنستے ہوئے کہا تو کرنل صاحب نے مسکرا کر اس کی بات کی تائید کی۔

یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔۔۔ میں آپ کی ماما کو راضی کر"

لوں گا بلکہ وہ ناراض تو ہوگی نہیں کیونکہ ان کا تو شروع

سے یہی خیال ہے کہ عرب اپنی مرضی کی لڑکی پسند کرے گا تو ہم اس کی شادی کریں

۔۔۔ "گے۔۔۔

کرنل صاحب نے اس کو اس کی ماں کے خیالات سے آگاہ کیا تو ہنستا ہوا سر جھکا گیا۔

آپ مجھے اجازت دیں۔۔۔ ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے اس کے بعد شام کو گھر پر آپ"

۔۔۔ "سے ملاقات ہوگی۔۔۔

عارب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ان سے ہاتھ ملا
کر باہر نکل گیا۔ کرنل صاحب آسودگی سے مسکراتے موبائل
نکال کر بیگم کا نمبر ملانے لگے تاکہ انہیں بتا سکیں کہ ان کا لخت جگر اپنی قسم توڑ چکا
ہے۔

"بھابھی۔۔۔ آج ہم آپ سے شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں۔۔۔"
علی رضوی صاحب مدحت بیگم اور خدیجہ بیگم کے ساتھ ان کے گھر موجود تھے۔
کلیم صاحب ان کے ساتھ تھے۔
"بھائی صاحب۔۔۔ آپ مجھے پہلے بتا دیتے ہیں کہ انتظام ہی کر لیتی۔۔۔"
بیگم منور نے پریشانی سے کہا۔
"بھابھی۔۔۔ آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔۔ ہمارا اپنا گھر ہے"

تو پھر آپ یہ غیروں والی بات کیوں کر رہی ہیں اور باقی رہ گیا انتظام تو میں جمیلہ کو کہہ کر آئی ہوں کچھ دیر تک وہ چائے اور دیگر لوازمات لے کر -- آجائے گی۔

بیگم علی ان کے قریب بیٹھتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والے انداز میں بولیں تو بیگم منور کی آنکھوں میں آنسو آگئے ان کی محبت پر۔

-- آپ لوگ جو مرضی تاریخ رکھ لیں۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔

بیگم منور نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے روندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں نے سوچا ہے کہ اگلے جمعہ کو نکاح اور رخصتی رکھ

لیتے ہیں اور اتوار کو ولیمہ۔ ولیمے پر ہی حنا اور ہالہ کا

نکاح بھی ہو جائے گا۔۔ میرا تو خیال تھا کہ ان کی شادی

-- بھی ساتھ ہی کر دیتے مگر خدیجہ نہیں مانی اس کا ارادہ چند ماہ بعد ہے۔۔

علی رضوی صاحب نے تفصیلات کی۔

ٹھیک ہے بھائی صاحب۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی ساری ضروری
تیاری تو مکمل ہو چکی ہے۔
بی منور نے سادگی سے کہا۔

حنان نے مہندی کا فنکشن سادگی سے کرنے کا کہا ہے اس کا
خیال ہے کہ بے جا پیسہ ضائع کرنا کوئی عقلمندی نہیں اس
لئے گھر میں ہی چھوٹا سا فنکشن اریج کر کے اپنی خوشی
پوری کر لی جائے۔ آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں بلکہ آپ
ملائکہ سے پوچھیے وہ کیا کہتی ہے اگر وہ بھی سادگی سے
مہندی کرنے پر راضی ہے تو پھر ایسا ہی کر لیں گے لیکن اگر
اسے دھوم دھام سے شادی کرنی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض
نہیں بچیوں کا شوق ہوتا ہے اسے یہ نہ لگے کہ اب اس کا
- "باپ سر پر نہیں۔ جیسا وہ چاہے گی ویسا ہی ہو گا۔-

علی رضوی بات کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے۔

بھائی صاحب۔۔۔۔ آپ کی بات درست ہے ملائکہ کو بھی ہلا

گلا پسند نہیں۔۔۔۔۔ وہ مجھے پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ سب کچھ سادگی سے ہونا

- "چاہیے۔۔۔۔"

بیگم منور نے انہیں آگاہ کیا۔

یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ چلیں پھر حنان اور فازر مل کر "

سب کچھ دیکھ لیں گے باقی آپ بچیوں سے پوچھیے ان کو

مہندی کے فنکشن کے لئے جو چیزیں چاہیے وہ حنان اور فازر

سے منگوالیں۔ اس کے علاوہ اپنی دوستوں کو انوائٹ کرنا

چاہتی ہیں تو ان کو بھی بتادیں کیوں کہ ہالہ کہہ رہی تھی

کہ اسے اپنی انگلیٹڈ کی کچھ دوستوں کو پاکستان بلانا ہے

اس سے کہیں کہ آج ہی ان کو پیغام دے تاکہ وہ شادی سے

پہلے پاکستان آجائیں۔ آپ کا اوپر والا پورشن خالی ہے وہاں
بچیوں کے رہنے کا انتظام آرام سے ہو جائے گا بلکہ ایک
ملازمہ اوپر کے لئے الگ اریج کر دیتا ہوں جو بچیوں کے
کام کرے گی شادی کے سو بکھیڑے ہوتے ہیں جمیلہ اور اس
کی بہن دونوں گھر سنبھالتیں ہیں۔ بچیاں آئیں گی تو ان
کے لئے الگ ملازمہ ہوگی تو ان دونوں پر بھی بوجھ نہیں
بنے گا۔ بیگم آپ آج ہی جمیلہ سے کہیں کہ وہ ایک اور
ملازمہ کا بندوبست کرے جو اس کے جاننے والوں میں سے
ہوں۔ جتنے دن بچیاں یہاں رہیں گی وہ بھی یہی رہے گی یہ بات آپ جمیلہ کو سمجھا
دیکھئے گا۔

علی رضوی صاحب مدحت بیگم سے مخاطب ہوئے تو
انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کچھ ہی دیر میں جمیلہ چائے

لے آئی تھی انہوں نے اسے اوپر ملائکہ اور ہالہ کو بلانے کے

لیے بھیجا فازر آج یونیورسٹی گیا ہوا تھا اس کی اہم

کلاس تھی اور حنان فیکٹری میں تھا جبکہ حسان ہمیشہ کی طرح ہاسپٹل میں مصروف تھا۔



- "ڈاکٹر حسان۔۔۔۔۔ اس مریض کی فیملی بہت تنگ کر رہی ہے۔"

جس نے اندر آکر حنان کو مطلع کیا تو وہ اٹھ کر باہر آگیا۔

آئی سی یو کے سامنے نے ایک آدمی اور ایک عورت موجود تھے جو دیہاتی لگ رہے تھے۔

آپ نے کیا ہنگامہ مچایا ہوا ہے۔۔۔ آپ کا شور اندر موجود

ڈاکٹروں کو بھی پریشان کر رہا ہے۔۔ ان کی توجہ ہٹے گی تو نقصان آپ کا ہی

- "ہے۔۔۔"

حسان قریب آکر نرمی سے بولا۔

ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ یہ ہمیں ہمارے بیٹے سے ملنے نہیں دے "
 رہی ہیں۔۔۔ ہم کب سے اس کی منتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ آپ اس کو بولو ہمیں
 - "ہمارے بیٹے سے ملنے دے۔۔۔۔۔

وہ آدمی گڑ گڑایا۔

دیکھیں۔۔۔۔۔ اس وقت آپ کے مریض کی حالت بہت خراب "
 ہے۔۔۔ اس کو ایمر جنسی میں رکھا گیا ہے اور وہاں پر آپ کا
 داخلہ منع ہے۔۔۔۔۔ آپ یہاں بیٹھ کر اس کی زندگی کے لیے
 دعا کریں۔۔۔ بلکہ آپ اس کا صدقہ دیں۔۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس
 کے سر پر موجود اس آفت کو دور کر دیں۔۔۔۔۔ آپ کے شور
 کرنے سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔ آپ کی دعا آپ کے بیٹے کو زندگی کی طرف
 - "واپس لاسکتی ہے۔۔۔۔۔

حسان نے نہایت نرمی سے ان کو سمجھایا ان کا بیٹا گندم

میں رکھنے والی گولیاں کھا کر ہاسپٹل میں تھا اس کی
حالت خاصی تشویش ناک تھی بچنے کے چانسز بہت کم
تھے مگر ڈاکٹر اپنی پوری کوشش کر رہے تھے کچھ دیر پہلے
ہی حسان آئی سی یو سے نکل کر اپنے روم میں گیا تھا
کیوں کہ مسلسل آٹھ گھنٹے سے ایمر جنسی میں ہی مصروف
تھا ایک کے بعد مریض کی وجہ سے وہ سر نہیں اٹھایا تھا
ان لوگوں کو دوبارہ اطمینان دلا کر خود ایمر جنسی کی طرف بڑھاتا کہ اس لڑکے کو ایک
نظر دیکھ سکے۔
سر اس کا بچنا بہت مشکل ہے۔۔۔ ہم نے مکمل ٹریٹمنٹ "
دیا ہے اب مزید کوئی انجکشن بھی نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔
۔۔۔ "اللہ تعالیٰ ہی کوئی معجزہ دکھادیں تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔۔
ڈاکٹر کاشف نے اس کے اندر آنے پر آگاہ کیا۔

میں جانتا ہوں۔۔۔ ہم نے تو اپنی پوری کوشش کرنی ہوتی "

ہے۔۔۔۔۔ باقی زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں

- "ہے۔۔۔ ہمارا کام پوری ایمانداری کے ساتھ مریض کی جان بچانا ہے۔۔۔

حسنان آہستہ آواز میں وہاں موجود نرسز اور ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر بولا۔

اسی اثنا میں لڑکے کی ہارٹ بیٹ ریٹ کم ہونا شروع ہو گیا

ڈاکٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھے مگر چند ہی لمحوں بعد ہارٹ کی لائن سیدھی ہو گئی۔

ڈاکٹر حسنان نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ باہر بیٹھے

اس کے ماں باپ کو کس طرح صبر کی تلقین کرے گا جن کا اکلوتا بیٹا اس دنیا سے چلا

گیا۔

نرسز کو ہدایات دے کر وہاں سے باہر آیا تو وہ دونوں میاں بیوی تیزی سے اس

کے پاس آئے۔

- "ڈاکٹر صاحب۔۔۔ اب ہمارا بیٹا کیسا ہے اس آدمی نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔ "

چاچا۔۔۔۔ جس کی جتنی زندگی ہوتی ہے اس نے تو بس اتنا "
ہی جینا ہوتا ہے۔۔۔۔ آپ کے بیٹے کی بھی زندگی بس اتنی
ہی تھی۔۔۔۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کی مگر زہرا اس کے
پورے جسم میں پھیل چکا تھا۔۔۔۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم آپ کے بیٹے کو نہیں
- "بچا سکے۔۔۔"

حسان سر جھکائے شرمندگی سے دکھی لہجے میں بولا اس لڑکے کی ماں وہی چکر اکر گر
گئیں۔

حسان نے فوراً وارڈ بوائے اور نرس کو آواز دی۔ جب کہ وہ آدمی گم سم کھڑا رہ گیا۔
مجھے کیا پتا تھا ڈاکٹر صاحب کے اپنی چھوٹی سی "

خواہش کے پیچھے وہ اپنی زندگی ختم کر دے گا اس نے
مجھ سے موٹر سائیکل کی فرمائش کی تھی مگر میرے
پاس پیسے نہیں تھے تو میں نے اس کو سختی سے انکار کر

دیا اور اس نے میرے اس انکار کو اپنے دل پر لے لیا۔ کچھ
- "عرصہ صبر کر لیتا تو میں جوڑ توڑ کر کے اس کو موٹر سائیکل لے دیتا۔

وہ آدمی اب روتے ہوئے حسان کو بتا رہا تھا۔

حسان نے سے سر ہلایا آج کل کی نسل کچھ کرنے سے پہلے
سوچتی نہیں بس کر گزرتی ہے حسان ان کو گلے لگا کر
تسلی دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس کے قدموں
میں شکستگی تھی کسی بھی مریض کی موت اس کو شدید

صدے سے دوچار کرتی تھی اس معاملے میں وہ اپنا دل سخت نہیں کر سکا تھا۔
ڈاکٹر اصیفہ۔۔۔ پلیز آپ میری جگہ ڈیوٹی دے لیں میں کچھ دیر کے لئے گھر جا رہا
- "ہوں۔۔۔"

اصیفہ کو کال کر کے اس نے ہاسپٹل بلایا کیوں کہ وہ اب آرام کی شدت سے ضرورت
محسوس کر رہا تھا۔

وہ گھر آیا تو سامنے ہی ماما پاپا ہال میں بیٹھے تھے اس کو دیکھ کر دونوں کے چہرے پر "مسکراہٹ چمکی۔

آئیے ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ دو دن بعد شکل دکھا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ کا یہی حال رہا تو یقیناً شادی والے دن بھی آپ ہاسپٹل میں پائے جائیں گے۔۔۔۔۔

علی رضوی صاحب شرارتی انداز میں اس سے بولے حسان نے چونک کر ان کو دیکھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ "کیا مطلب آپ کا۔۔۔۔۔"

فورا ہی پوچھا۔

بیٹا جی ہم نے آپ کی شادی فکس کر دی ہے۔۔۔۔۔ اگلے جمعہ " کو آپ کا نکاح پلس رخصتی اور اتوار کو ولیمہ ہے۔۔۔۔۔ آپ کو بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے کمرے میں کارڈ پرنٹ ہوئے پڑے ہیں۔۔۔۔۔ برائے مہربانی اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ

۔"وقت نکال کر جس کو بلانا چاہیں وہ کارڈ لکھ لیں۔۔

علی رضوی صاحب کا لہجہ خوشگوار تھا حسان ہلکا سا مسکرایا۔

اس بات نے اسے خوشی دی تھی مگر وہ پہلے ہی بہت

افسردہ تھا اس لئے ٹھیک سے اپنی خوشی کا اظہار بھی نہیں کر سکا۔

بیگم مدحت نے اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا انہیں لگا جیسے وہ خوش نہیں ہوا۔

دل میں عجیب سا خیال اٹھا ان کو لگ رہا تھا جیسے حسان

زبردست شادی کے لیے راضی ہوا ہے حالانکہ کہ علی رضوی

صاحب ان کو بتا چکے تھے کہ حسان نے اس رشتے کی

رضامندی خود دی ہے مگر وہ سمجھ رہی تھی کہ حسان نے

اپنے بھائی کے کئے گئے ظلم کا کفارہ ادا کرنے کے لیے ملائکہ

سے شادی کے لیے ہامی بھری ہے یہ بات ان کو تکلیف میں

مبتلا کر رہی تھی کہ ان کا بیٹا بڑا زبردستی اس بندھن کو نبھائے گا۔

ماما میں کمرے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ پلینز آپ اچھی سی "

چائے بھجوا دیں۔۔۔ میں کچھ دیر سوؤں گا کیوں کہ مجھے پھر دوبارہ ہو اسپتال جانا
- "ہے۔۔"



- "فازر بیٹا۔۔۔ باہر دیکھو کون ہے۔۔"

بیل کی آواز پر بیگم خدیجہ نے فازر کو آواز دی تو وہ جلدی سے کچن سے نکلا اور باہر کی
جانب دوڑا۔

دروازہ کھولنے پر سامنے ہی ان دیکھا چہرہ تھا۔

- "جی فرمائیے۔"

اس نے تمیز سے پوچھا۔

بیٹا ہمیں آپ کے والد اور والدہ سے ملنا ہے میرا نام کرنل طارق ہے اور یہ میری "
"وائف۔"

انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو فازر ان سے مصافحہ کرتا ان

کو لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا جس کا دروازہ باہر کا ریڈور میں ہی کھلتا تھا۔

- "پلیز۔۔۔ آپ بیٹھے میں اندر اطلاع دیتا ہوں۔۔۔"

- ان کو نہایت احترام سے بٹھا کر خود اندر آیا اور ماں باپ کو مطلع کیا۔

علیم صاحب نے کچھ حیرت کا اظہار کیا ان کے لئے یہ نام نیا تھا۔

بیگم خدیجہ ان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں تو

سامنے موجود ہستی کو پہلے بغور دیکھا اور پھر جیسے

چونکی وہ خاتون انہیں دیکھی بھالی لگیں ان خاتون نے

بھی خدیجہ بیگم کو نہ صرف چونک کر دیکھا بلکہ کھڑی بھی ہو گئیں۔۔۔

- "اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تم یقیناً خدیجہ ہو"

انہوں نے فوراً اپنے ذہن میں آنے والے خیالات کو زبان دی

جی بالکل۔۔۔ میں خدیجہ ہی ہوں۔۔۔ میں بھی آپ کو جانتی "

ہوں مگر اس وقت میرے ذہن میں آپ کا نام نہیں آ رہا ہاں

چند اخوشی سے ہنستے ہوئے بولیں ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ اچانک مل جائیں گی۔
انہوں نے ہائی سکول اور اس کے بعد کالج میں بھی اکٹھا ہی پڑھا تھا۔
شادی کے بعد دونوں کا رابطہ ایسا ٹوٹا کہ دونوں ہی دل مسوس کر رہ گئی۔
آج اتنے سالوں کے بعد ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ تڑپ گئیں۔
ان کی دوستی اتنی مضبوط تھی کہ ایک دوسرے کے لئے جان بھی دینے سے گر
کرے۔

وہاں موجود کرنل طارق اور کلیم صاحب ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو ارد گرد سے بالکل بے خبر تھی

- ""میرا خیال ہے بیگم صاحبہ کے ہم بھی یہاں پر موجود ہیں"

کرنل صاحب خوش دلی سے بولے۔ انہوں نے اپنی بیگم سے
خدیجہ کا ذکر سنا تھا اور آج بنفس نفیس دیکھ بھی لیا
اور وہ بھی اپنے بیٹے کے ہونے والی ساس کے روپ میں
کچھ ہی دیر میں ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر بیگم خدیجہ
چندہ جن کا نام کائنات تھا مگر ان کو شروع سے ان کی
دادی چندہ کہتی تھی ان کو لے کر کراک کمرے میں آگئیں
ہالہ اور واقعہ کو کچن کی طرف بڑھایا تاکہ ملازمہ کے ساتھ
مل کر سارا انتظام دیکھ لیں چلیں کچھ دیر پہلے ملائکہ
بھی آئی تھی وہ بھی ان کے ساتھ ہی کام میں لگ گئی۔

"پھوپھو چائے تیار ہے۔۔۔۔۔ ڈرائنگ روم میں آجائیں"

ملائکہ ان کو بلانے کے لیے آئی تو وہ دونوں آپس میں نہ

جانے کون سی دنیا جہان کی باتیں کرنے میں مصروف تھی کہ اس کی آواز بھی نہیں سنی۔

ملائکہ نے دروازہ ناک کر کے ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

اوہو۔۔۔۔۔ سوری بیٹا۔۔۔۔۔ اپنی باتوں میں ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ آپ آئیں "۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم ملائکہ سے بولیں اور پھر اس کو آنے کا کہہ کر اپنی بات مکمل کرنے لگیں۔
کلیم صاحب کچھ دیر پہلے فون کر کے علی رضوی صاحب کو بھی بلا چکے تھے۔

ان کے ساتھ مدحت بیگم اور بیگم منور بھی آئی تھیں
کچھ ہی دیر میں سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

فارغ ہونے کے بعد کرنل صاحب دوبارہ اپنے مدعے کی طرف آئے۔

۔۔۔۔۔ علی صاحب ایک بار عارب سے مل چکے ہیں "۔۔۔۔۔"

کرنل صاحب علی رضوی صاحب کو مخاطب کر کے کہا

- "کب۔۔۔۔ میں کب ملا ہوں اور کہا۔۔۔۔۔"

علی رضوی نے حیرت سے پوچھا۔

شاہ زمان۔۔۔۔۔ کچھ دن پہلے آپ کے پاس آیا تھا۔۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ "

- "سے۔۔۔۔۔"

کرنل صاحب نے ہنٹ دیا۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ جی ہاں ماشا اللہ بہت مہذب بچہ ہے۔۔۔۔۔"

مگر میرا ملنا کافی نہیں۔۔۔ والدین کے حق سے کلیم صاحب

اور خدیجہ کا حق ہے کہ وہ اس کو دیکھیں اور پرکھیں۔

بیٹیوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے انہوں نے جیسے اپنی طرف سے بات ہی ختم کی۔

- "کوئی بات نہیں میں۔۔۔ ابھی کال کرتا ہوں وہ 5 منٹ میں یہاں پر ہوں گا۔۔۔"

کرنل صاحب نے ہنستے ہوئے موبائل نکالا اور کال کی۔

- "ہاں بھئی۔۔۔۔۔ بر خوردار کتنی دیر میں پہنچوں گے۔۔۔۔۔"

کرنل صاحب کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔

- "اگر آپ کی اجازت ہو تو ڈور بیل بجا دو یا پھر کچھ دیر لگاؤ۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر کرنل صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا اسی اثناء میں ڈور بھل بجی۔

- "یہ لیجئے۔۔۔۔۔ میرا ثبوت حاضر ہے۔"

کرنل صاحب نے ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے عارب
فازر کی ہمراہی میں آ رہا تھا۔

کلیم صاحب کو وہ پہلی ہی نظر میں پسند آیا پر اعتماد

چال نفاست سے کی گئی ڈریسنگ اور چہرے پر سچی ہوئی داڑھی وہ خاصا جاذب نظر تھا۔

کلیم صاحب نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اور اس نے نہایت عاجزی سے جھک
کر ان سے مصافحہ کیا۔

علیم صاحب کو اس کا انداز بے حد پسند آیا۔

خدیجہ بھی بہت خوش دلی سے ملیں سب سے ملنے کے بعد وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

- "چندہ۔۔۔۔۔ تمہارا بیٹا تو بہت کیوٹ ہے۔۔۔"

بیگم خدیجہ نے بے ساختہ تعریف کی۔

اب میرا بیٹا دیکھ لیا ہے تو اپنی بیٹی بھی دکھا دو۔ میں "

بھی تو دیکھو ہماری ہونے والی بہو کیسی ہے۔ اپنی باتوں میں اسے تو میں بھول ہی گئی۔

چند انے مسکراتے ہوئے کہا بیگم خدیجہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور باہر نکل گئی۔

کچھ ہی دیر میں واقعہ ہالہ اور ملائکہ کے ہمراہ اندر داخل ہوئی۔

عرب ان کے احترام میں کھڑا ہوا کر نل صاحب بھی کھڑے ہو چکے تھے۔

کلیم صاحب نے یہ بخوبی نوٹ کیا ان سب کی موجودگی

میں عرب نے بس ایک نظر اس کو دیکھا اور سر جھکا لیا

ماشاء اللہ۔۔۔ میری بیٹی تو بہت پیاری ہے "

۔۔۔ دیکھو خدیجہ اب تم جتنا مرضی ہنگامہ کرو یہ رہی

۔۔۔ "منگنی کی انگوٹھی اور ہم اگلے مہینے شادی کر رہے ہیں۔۔۔

ان کا اپنائیت بھرا انداز دیکھ کر کلیم صاحب نے بھی اثبات میں سر ہلادیا۔

چند انے انگو ٹھی عارب کی طرف بڑھائی۔

۔"چلو اب تم خود انگو ٹھی پہناؤ۔"

وہ بولیں۔

۔"سوری آنٹی۔۔۔"

۔"آپ مجھے انگو ٹھی پہنادیں۔"

واثقہ نے بغیر جھجکے پر اعتماد انداز میں اپنی بات کی۔

چند اتھوڑا حیران ہوئیں اور پھر مسکراتے ہوئے عارب سے انگو ٹھی واپس لے کر

واثقہ کی انگلی میں پہنادی۔

عارب کو اس کا ایسا کہنا بہت پسند آیا تھا۔

۔"ماما پلیز۔۔۔ میری بات سنیں گی"

عارب نے کھڑے ہو کر ان کو سائیڈ پر آنے کا اشارہ کیا تو

وہ قدر حیران ہوتے ہوئے اٹھ کر اس کے پیچھے ہی آگئیں۔۔

- "پلیز اس ہفتے نکاح رکھ لیں۔۔۔"

اس کی خواہش پر انہوں نے اسے ذرا آنکھیں دکھائیں۔

- "آپ میری پیاری ماما ہے۔۔۔ مجھے پتا ہے میری بات مان لی گی۔۔۔"

عارب نے انہیں مسکھ لگایا۔

ویسے بھی میں نے آپ کے لئے آپ کے پسندیدہ ناول کا آرڈر دیا ہوا ہے۔۔۔ بس "

- "آج کل میں پہنچنے والے ہیں۔۔۔"

عارب نے انہیں لالچ دیا۔

سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔ اب تم نے مجھے اتنا پیارا تحفہ دیا ہے تو تمہاری بات ماننی پڑے "

- "گی۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ واپس آئیں اور کرنل صاحب کے پاس بیٹھ کر آہستہ آواز میں انہیں بیٹے کی خواہش سنائی۔

کرنل صاحب نے بے ساختہ گھوم کر عارب کو دیکھا جس کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

اس لڑکے کا کوئی کام سیدھا نہیں۔۔۔۔۔ پہلے شادی نہیں "

کرنی تھی اور اب ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا خواہشمند

- "ہے۔۔۔۔۔ چلو بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ کیا کہتے ہیں سب۔۔۔

کرنل صاحب نے بھی رضامندی دینا مناسب سمجھیں۔

- "ہم چاہتے ہیں کہ اگلے ہفتے اگر نکاح ہو جائے۔"

ان کی بات پر واقعہ نے فوراً نفی میں ہلکا سا سر ہلایا بیگم خدیجہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر کے اسے پرسکون رہنے کی تلقین کی۔

یہ میرے عارب کی خواہش ہے کہ وہ پہلے نکاح کر لے تاکہ واقعہ کے ساتھ مل۔۔۔
- "کر اپنی شادی کی تیاری کرے۔"

انہوں نے خود سے بات بنائی تو عارب نے ماں کی پیش بندی پر دل ہی دل میں داد دی۔

خدیجہ بیگم نے کلیم صاحب اور علی رضوی کو دیکھا۔

ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔ مہینے بعد ہو یا ہفتے بعد ہونا تو ہے "۔۔۔۔۔"

کلیم صاحب نے رضا مندی دی۔

"چلے۔۔۔۔۔ پھر جمعہ کا مبارک دن کیسا رہے گا۔۔۔ آج سے پانچ دن بعد۔"

کرنل صاحب نے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیا واثقہ تیزی سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔

عارب نے اس کو مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"بھابھی۔۔۔۔۔ اب ہمیں اجازت دیں۔۔۔"

کرنل صاحب نے اٹھنا چاہا۔

ایسے کیسے بھائی صاحب۔۔۔۔۔ میں ڈنر ریڈی کروارہی "

"ہو۔۔۔۔۔ اطمینان سے بیٹھے اور باتیں کریں۔۔۔ جب تک کھانا تیار ہوتا ہے۔۔۔"

بیگم خدیجہ نے خوش دلی سے کہا۔

بھا بھی آپ کس تکلف میں پڑ گئی ہیں اتنا کچھ آپ نے " چائے کے ساتھ پیش کیا تھا اس ہی پیٹ بھر گیا ہے اب بالکل بھی گنجائش نہیں بچی "۔۔۔

کرنل صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

چلے بھئی۔۔۔ اگر گنجائش نہیں تو کوئی بات نہیں جب تک ڈنر تیار ہو گا گنجائش "۔۔۔ نکل آئے گی۔۔۔

علیم صاحب نے ان کی بات کو فوراً رد کیا اور عرض کیا۔

چندہ۔۔۔ آجا وہم اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔ آئیں بھا بھی آپ اور چھوٹی بھابی "۔۔۔ بھی۔۔۔

خدیجہ بیگم نے سب کو اندر چلنے کا کہا وہ سب اٹھ کر

اندر بڑھ گئیں اور مرد حضرات اپنی باتوں میں مصروف

ہو گئے کچن میں ملائکہ اور ہالہ ملازمہ کی مدد سے کھانا

بنانے میں مصروف تھیں کچھ ڈیشنر خدیجہ بیگم نے باہر

سے آرڈر کی تھی خدیجہ بیگم کمرے میں آئی تو واقعہ منہ سجائے ہوئے بیٹھی تھی۔

- "کیا بات ہے۔۔۔ میری بیٹی اس طرح کیوں بیٹھی ہے "

بیگم خدیجہ آگے بڑھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے محبت سے بولیں۔

آج ان کے آنگن کی چڑیاں اپنا نیا گھونسلہ بنانے کے لیے تیار تھیں۔

ماما۔۔۔ آپ نے اتنی جلدی کیسے ہاں کر دی۔۔۔۔۔ آج پہلی بار آپ ان سے ملی
- "تھی۔۔۔

اس کے دل و دماغ میں عجیب سا ڈر تھا۔

- "بیٹا میں نے بتایا تھا نہ چندہ کا۔۔۔"

بیگم خدیجہ نے اسے یاد کروایا۔

ماما۔۔۔۔۔ بے شک وہ آپ کی دوست ہیں مگر آپ ان کے بیٹے

- "سے پہلی بار مل رہی ہیں۔۔۔۔۔ آپ یہ کیسے جان گئی کہ وہ اچھا ہے یا برا۔

واقعہ کی پریشانی بجا تھی۔

ہم کسی کو ایک نظر میں نہیں پہچان سکتے۔۔۔۔ شادی تک "

جو ایک مہینہ ہم نے لیا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس

ایک مہینے میں ہم عارب کو یہاں اپنے پاس رکھیں گے

جانچ پڑتال کے لیے بیٹا رشتے تو ایسے ہی ہوتے ہیں باقی

تو سب نصیبوں کے کھیل ہیں جو نصیب میں ہو گا ملے گا۔

آپ کے نصیب میں عارب تھا تو وہ آپ تک پہنچ گیا اب آپ

اللہ کا نام لیں اور اس رشتے پر دل سے راضی ہو جائیں۔ دل

سے سارے وسوسے نکال دیں اور ذہن پر کوئی بوجھ نہ

ڈالیں۔ عارب کی بات آپ نے سن لی کہ وہ پہلے نکاح کیوں

کرنا چاہتا ہے۔ اس سے اس کی سوچ کا پتہ چلتا ہے وہ آپ کو

محرم بنا کر آپ کے ساتھ چلنا چاہتا ہے۔ آپ اپنی دوست

کشمالہ کو بھول گئی ہیں جس کے منگیتر نے منگنی کے کتنے

عرصے اس کے ساتھ گھوم پھر کے وقت گزارا اور پھر یہ
کہہ کر منگنی توڑ دی کہ جو لڑکی اپنے منگیتر کے کہنے پر ہر
جگہ چل پڑے میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ قصور اس
لڑکے کا بھی تھا پر اس نے سارا ملبہ آپ کی دوست پر ڈال
دیا۔۔۔۔۔ بے شک بیٹا ان کے ماں باپ نے زبردستی ان کی شادی
کر دی تھی مگر منگنی کا دورانہ کشمالہ کے لئے سبق تھا۔
تم نے کتنی بار اس کو نامحرم اور محرم فرق سمجھایا مگر
اس نے تمہاری بات نہیں مانی تھی۔۔۔۔۔ مجھے عارب کی یہی بات بہت اچھی لگی اور
- "بس بیٹا فیصلہ ہو گیا
- خدیجہ کی بات پر اس نے سر جھکا دیا کیا کیونکہ وہ
جانتی تھی کہ اس کی ماں کچھ غلط نہیں کہہ رہی اسے
عارب سے اپنی ہوئی ایک ملاقات یاد تھی جو سکول کے

Page 352 | 594

ان پھولوں کی مہک نے گھر میں میں عجیب سی تازگی بھر
دی تھی۔ گلاب اور گیندے کی ملی جلی خوشبو اعصاب پر
اچھا اثر ڈال رہی تھی اس نے یہ سجاوٹ دونوں گھروں
میں ایک جیسی ہی کروائی تھی ہالہ کی دوستیں پاکستان
آچکی تھی جن میں کر سٹینا جس کو سب ٹینا کہتے تھے
اور مریم تھی جو انگلینڈ میں ہی پیدا ہوئی اور وہی پلی بڑھی تھی۔
وہ سب اس وقت مہندی لگوانے میں مصروف تھیں
پالروالی کا انتظام حنان نے گھر میں ہی کر دیا تھا کر سٹینا
اور مریم مہندی لگا کر بیٹھی ہوئی تھی ان کا بس نہیں چل
رہا تھا کہ کب یہ مہدی سوکھے اور کب اس سے جان
چھڑوائیں شوق میں لگا تولی تھی مگر یوں ہاتھوں کو ایک
ہی زاویے میں رکھنا ان کو سخت گراں گزر رہا تھا ہالہ نے

دونوں کے بازوؤں کی نیچے سہارے کے طور پر تکیے رکھ دیئے تھے تاکہ ان کی مہندی خراب نہ ہو جائے۔

دونوں کے ہاتھوں میں مہندی کے نقش و نگار بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

بانج۔۔۔۔۔۔ آپ سب کے کپڑے میں نے استری کر کے الماریوں "

- "میں لٹکا دیے ہیں۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی اور کام ہے تو وہ بھی بتادیں۔۔۔

سکینہ نام کی یہ ملازمہ ان کے لیے رکھی گئی تھی جو ان سے دو تین سال ہی بڑی تھی۔

بہت شکریہ سکینہ تمہارا۔۔۔۔۔۔ اب تم بھی تھک گئی ہوگی "

- "صبح سے لگی ہوئی ہو مہندی لگانی ہے تو پہلے لگوا لو پھر تمہیں ٹائم نہیں ملے گا ابھی

- حیران تو وہ پہلے بھی تھی کہ یہاں کے مکین اس کو اتنی

عزت اور احترام دے رہے تھے جیسے وہ ان میں سے ہی ہو بلاتے ہوئے بھی عزت سے مخاطب کرتے تھے۔

نہیں باجی۔۔۔۔۔۔ آپ کا بہت شکریہ آپ لوگ مہندی لگائیں:

میں کوئی اور کام دیکھ لو۔۔۔۔۔ اگر اوپر کوئی کام نہیں تو نیچے جا کر باجی کے ساتھ کام
- "کر لیتی ہوں۔۔۔"

اس نے انکار کیا

تم باجی کے ساتھ کام کرو اتے رہنا پہلے یہاں بیٹھو اور "
مہندی لگاؤں ابھی صرف گیارہ ہوئے ہیں ایک گھنٹے میں
تمہاری مہندی سوکھ جائے گی پھر تم جو مرضی کام کرتی رہنا ہم تمہیں نہیں رکھیں گے
-"

ہالہ نے اس کو کھینچ کر قریب بٹھاتے ہوئے کہا پھر
زبردستی اس کو مہندی لگوائی سکینہ کی آنکھوں میں

آنسو آگئے اس نے ہمیشہ مالکوں سے جھڑکیاں ہی سنی تھی
مگر آج اسے پتہ چلا کہ اس دنیا میں اچھے لوگ بھی
موجود ہیں اس نے دل سے سب کے لئے دعا کی تھی

- "اسلام علیکم۔۔۔"

عارب نے کھڑے ہو کر تعظیم دی۔

و علیکم السلام۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔ بیٹا۔۔۔ اکیلے ہی آگئے۔۔۔ چندا کو ساتھ "
- "لے آتے۔۔۔"

خدیجہ اسے اکیلا دیکھ کر بولیں۔ ان کے منہ سے چندہ سن

کر عارف کو بے ساختہ ہنسی آئی جو چھپا گیا اب تو اس کے ہاتھ ماما کو تنگ کرنے کا نسخہ
لگ گیا تھا۔

آئی۔۔۔ ماما تو شام کو آئیں گی۔۔۔ ابھی دراصل مجھے "

- "واثقہ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ اس لیے سیدھا ادھر ہی آگیا

ان کے اشارے پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو خدیجہ بیگم
چونکیں۔

- "کیا وثاقہ کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔"

انہوں نے ذرا روکھے لہجے میں پوچھا۔۔ ان کے لہجے میں کچھ تھا کہ عارب چونکا۔
نہیں آئی۔۔۔۔ ہم باہر لان میں بیٹھیں گے۔۔۔۔ جب تک آپ "
کی چائے تیار ہوگی میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔۔۔۔ پھر آپ
کے ساتھ چائے پیوں گا۔۔۔۔۔ اگر آپ ساتھ پکوڑے بنائے گی تو میں بالکل برا
۔۔۔۔۔ نہیں مناؤں گا۔۔۔۔۔

عارب کا اپنائیت بھرا انداز ان کو مطمئن کر گیا۔
اس کی فرمائش کرنے کے انداز پر انہیں ہنسی آئی۔
وہ پہلے ہی طے کر چکی تھیں کہ رشتے کے پیچھے اپنی
بیٹی کے اصولوں کے خلاف نہیں جائیں گی اور ان اصولوں
میں سب سے پہلا اصول منگیتر کے ساتھ باہر نہ جانا اور
فون پر بات چیت کی پابندی تھی۔ جس پر خدیجہ بیگم دل
وجان سے راضی تھیں۔ کیونکہ زمانے کا چلن وہ دیکھ چکی تھیں۔

آپ باہر جا کر بیٹھو۔۔۔۔۔ میں واثقہ کو بلاتی ہوں وہ "

- "ملائکہ کی طرف گئی ہے مہندی لگوانے کے لیے۔۔۔

انہوں نے اس سے کہا اور پھر موبائل سے فازر کو کال کی

تھی تاکہ وہ واثقہ کو گھر لے آئے لان میں اس وقت بہت

پیارا موسم تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی شام ہونے والی

تھی سردیوں کا موسم قریب تھا اس لیے موسم خوشگوار

تھا۔ ہوا مزاج پر اچھا اثر ڈال رہی تھی کچھ ہی دیر میں

واثقہ نے گیٹ سے اندر قدم رکھا اور لان میں بیٹھے عارب

کو دیکھ کر اس نے خفگی سے منہ بنایا اسے جب فازر نے

عارب کے آنے کا بتایا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا ہے یہ

سن کر واثقہ کو شدید غصہ آیا کیونکہ وہ پہلے ہی ان

سب کے لیے منع کر چکی تھی اس نے اپنا دوپٹہ اچھے

-۔- جی فرمائیے۔۔۔۔۔ کیسے زحمت کی آپ نے۔۔۔-

واقعہ کے لہجے میں سختی تھی۔ عارب نے نگاہ اٹھا کر اس

دشمن جان کو دیکھا۔ بلیک پینٹ شرٹ پر ملٹی کلر کا

دوپٹہ اوڑھے وہ صرف اس کا آدھا چہرہ ہی دیکھ سکا۔

- "آرام سے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ میں آپ کو کھا نہیں جاؤں گا"

عرب نے ہلکا سا طنز کیا اس کے طنز پر واقعہ نے گھور کر

اسے دیکھا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

آپ آرام سے بیٹھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔ میرا آپ کو آنکھوں کے

ذریعے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔۔ اس کو یوں کرسی پر ٹکٹا دیکھ کر عارب کو غصہ ہی

آگیا۔

آپ کے ساتھ کیا پر اہلم ہے۔۔۔۔۔ آپ کو بات کرنی ہے تو"
کریں۔۔۔۔۔ میں بیٹھو۔۔ اٹھو۔۔ چلو۔۔ پھر۔۔۔ اس سے آپ کا کوئی تعلق
۔۔۔ نہیں۔۔۔

واقعہ کے لہجے میں درشتگی آگئی۔ عارب کو اس کی اس
حرکت پر ہنسی آئی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا انداز بالکل
ٹھیک ہے مگر اسے چڑائے بغیر سکون نہیں ملتا تھا۔
میں تین دن کے لیے ضروری مشن پر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ انشاء "
اللہ پوری کوشش ہوگی کہ نکاح سے پہلے لوٹ آؤ۔۔۔۔۔
ویسے کوشش تو شہیدوں میں نام لکھوانے کی بھی ہے مگر
جو اللہ کو منظور ہوا۔۔۔۔۔ میں نے اپنا سکول آپ کے نام
کر دیا ہے جب میں دل و جان سے آپ کو اپنا مان چکا ہوں تو
پھر میں رہوں یا نہ رہوں میرے اسکول کی ساری ذمہ داری

قوم کے محافظ کے لیے دعا کا حق میرے پاس موجود ہے "

- "اور میں ضرور دعا کرو گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے مشن میں کامیاب کرے

واثقہ کی صاف گوئی پر عارب دل سے خوش ہوا وہ جانے

سے پہلے صرف ایک نظر اس کو دیکھنا چاہتا تھا اور سکول

کے پیپر کا اس نے بہانہ بنایا تھا ورنہ تو نکاح کے بعد دینے کا ارادہ تھا۔

کرامت ٹوکا کے پاس سے جوتے کا جوڑا آگے منتقل ہونے والا

ہے جیسے ہی عارب کو اطلاع ملی عارب نے سب کچھ پس

پشت ڈال کر فوراً اپنا پروگرام سیٹ کیا یہاں سے سیدھا اس نے مشن کے لیے نکل جانا

تھا۔

خدیجہ بیگم ملازمہ کے ہمراہ ٹرے اٹھائے باہر آئیں تو دونوں ہی خاموش بیٹھے تھے۔

خدیجہ بیگم کو ہنسی آئی اپنی بیٹی کو وہ اچھی طرح

جانتی تھیں۔ کتابی کیڑا اور دوسرا لڑکوں سے سوفٹ دور

رہنے والی۔۔۔۔۔ یونیورسٹی میں بھی اس کے رویے کی وجہ

سے کوئی اس کے قریب آنے کی کوشش نہیں کرتا تھا۔۔۔
چائے اور پکوڑوں سے بھرپور انصاف کرنے کے بعد عارب نے
اجازت چاہی۔ ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھ کر بیگم خدیجہ سے دعائیں لیتا گیٹ کی
طرف بڑھ گیا۔

فی امن اللہ۔۔۔ بے ساختہ واقعہ کے منہ سے پھسلا۔
اما۔۔۔۔۔ عارب کسی ضروری کام کی وجہ سے تین دن کے
لیے جارہے ہیں آپ ان کے لیے دعا کیجئے گا کہ اللہ ان کو خیریت سے واپس لائے
۔۔۔۔۔

واقعہ کی بات پر بیگم خدیجہ چونکیں۔۔۔ وہ جان گئی کہ
یقیناً کوئی کوئی ضروری کام ہو گا کیونکہ کہ اس کے
اسپیشل فورس میں ہونے کا ان کو پتا تھا مگر وہ خفیہ
ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے اس سے وہ بے خبر تھیں۔



عارب اپنی خفیہ جگہ پر پہنچا تو ٹیم کے ممبرز آچکے تھے۔

۔"کیا پروگرام ہے۔۔۔۔"

عارب نے سامنے بیٹھے کیپٹن اسامہ سے پوچھا۔

سر ہماری اطلاع کے مطابق ایک کالج کے لڑکے کے ذریعے یہ

بیگ لے کے جایا جا رہا ہے۔۔۔۔ ہم نے اس کے ساتھ ٹریسر فکس

کر دیا ہے۔۔۔۔ اس لڑکے کی فیملی کو کرا مت ٹوکے نے اغوا

کر وایا ہے۔۔۔ کیپٹن اسامہ نے اسے تفصیل فراہم کی۔

۔"تم لوگوں نے اس لڑکے کو اٹھایا کیوں نہیں۔۔۔"

عارب نے ذرا غصے سے پوچھا۔

سر اس لڑکے کے پاس اڈریس نہیں ہے۔۔۔۔ کرا مت ٹوکے کی "

فون کال سے پتہ چلا ہے کہ وہ ہر ایک گھنٹے کے بعد اس

کو میسج کر کے اگلی لوکیشن سینڈ کرتے ہیں۔۔۔ اس کا

مطلب ہے کہ انہوں نے اس کیے موبائل میں بھی ٹریسر لگا رکھا ہو گا۔۔۔ تاکہ وہ جہاں بھی پہنچے۔۔۔۔ انہیں خبر ہو اور یقیناً یہ ٹریسر کرا مت کا کام نہیں کیوں کہ وہ ایک عام سا غنڈا ہے اس بار ان لوگوں نے اپنا کام نکلوانے کے لیے ان چھوٹے چھوٹے "غنڈوں کو آگے لگایا ہے۔

عرب کچھ سوچ کر بولا۔

ہم اس لڑکے کے پیچھے ہی نکلیں گے۔۔۔ اس وقت وہ ہم " سے تین گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔۔۔۔ اس کی لوکیشن ٹریسر " کرتے رہو۔۔۔۔۔ فوراً گاڑیوں کا بندوبست کرو ہم ابھی نکل رہے ہیں۔۔

عرب نے کہا تو سب اپنی سیٹوں سے اٹھے اور اس کو سلوٹ کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔

عرب کو اب ذرا ٹینشن ہو رہی تھی کیونکہ اگر یہ لڑکا

ہاتھ سے نکل جاتا تو ان کے لئے بہت مسئلہ ہو سکتا تھا۔

اس نے جابر کو اندر بلا یا جو لڑکے کو ٹریس کرنے کا کام کر رہا تھا۔

اس نے اندر آ کر لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا۔

سر مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ پچھلے پندرہ منٹ سے "

وہ لڑکا ایک ہی جگہ پر موجود ہے وہ جگہ میں نے ٹریس کی
ہے تو وہ موٹر وے کے پاس سنسان جگہ ہے۔۔۔۔۔ تم اپنا کام

جاری رکھو۔۔۔۔۔ میں نے آرمی ہیلی کاپٹر ارنج کیا ہے فی

الحال ہم گاڑیوں کے بجائے ہیلی کاپٹر پر وہاں سے نزدیک

پہنچیں گے۔۔۔۔۔ جہاں پر گاڑیاں ہمارا انتظار کر رہی ہیں

میں اپنا کام مکمل کر چکا ہوں تم لوگ فورن سے سب کچھ سمیٹو۔۔۔۔۔ ہری

۔۔۔۔۔ اپ۔۔۔

عارب کو تشویش شروع ہو گئی تھی کیونکہ اگر وہ لڑکا

مسلسل سفر کر رہا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ اسے مزید
آگے جانے کا حکم مل رہا ہے مگر اب اس کی لوکیشن ایک ہی جگہ پر آرہی تھی۔
ایک گھنٹے میں ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہ مطلوبہ مقام پر موجود تھے۔
ٹریکر کی مدد سے وہ اس جگہ پر پہنچے تو انہیں شدید صدمہ لگا۔
سامنے ہی کھلے میدان میں بیگ خالی پڑا ہوا تھا۔
عرب نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا اسے شدید پریشانی نے گھیر لیا تھا۔
دشمن اس سے بھی زیادہ چلاک نکلا تھا اسے اب کیا کرنا تھا یہ فوراً سوچنا تھا۔
آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے ہاتھ سے سر کو دبایا اور
پھر آنکھیں کھولیں اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اس
سے امید نہیں تھی کہ دشمن کی یہ چال چل جائے گا۔
فوراً ہیڈ کوارٹر فون کرو اور ان سے کہو کرامت ٹوکا کو اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لائیں۔
ہم ہیلی کاپٹر میں ہی واپس جائیں گے۔

اس کی ہدایات پر فوراً سب اپنے موبائل پر مصروف ہو گئے
کچھ ہی دیر میں وہ دوبارہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنی منزل پر روانہ ہو گئے
ہیڈ کوارٹر کے خفیہ کمرے میں اپنے دو خاص بندوں کے ساتھ کرسیوں پر بندھا ہوا
تھا۔

عرب کمرے میں داخل ہوا تو سب الٹ ہو گئے۔
عرب کراہت ٹوکا کے سامنے آیا۔ وہ تقریباً پچاس پچپن کی
عمر کا بندہ تھا جس کے چہرے پر جا بجا چپک کے نشان
تھے جس نے اس کو مزید خوفناک بنا دیا تھا ماتھے کے قریب
ایک کٹ تھا جس پر پانچ ٹانکے لگے ہوئے تھے تھے جس نے
اس کے چہرے کی ہیبت ناک میں مزید اضافہ کیا تھا اس کے
ساتھ موجود دونوں بندے تقریباً 45 سال کے ہوں گے ڈیل ڈول سے دونوں سخت
جان تھے

عارب ان کے سامنے نے کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر نقاب تھا

عارب نے ایک نظر تینوں پر ڈالی تم میں سے مجھے جو بھی

سب کچھ سچ بتائے گا اس کی جان بخشی کر دی جائے گی۔

عارب نے تینوں کو نظر میں رکھ کر درشت لہجے میں کہا

- "ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ ہمیں کس لیے اٹھا کے لائے ہیں"

کرامت ٹوکا تمللا۔

میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم لوگوں نے کچھ کیا ہے مجھے "

تو بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو توں کا وہ جوڑا جس لڑکے کے پاس تھا اس کا موبائل نمبر کیا ہے۔

عارب کی آواز پر ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

- "ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کس جوتے کی بات کر رہے ہیں ہم نہیں جانتے۔۔"

تینوں بیک وقت بولے۔

اسلم فل ابلا هو اپانی لے آؤ۔۔۔ بلکہ ایسا کرو جس بالٹی "

- "میں راڈو لگایا ہے اسے یہاں لے آؤ اور بورڈ کے ذریعے راڈ آن رکھو۔۔۔

عارب پیچھے کھڑے اسلم کو کہا تو وہ سر ہلاتا فوراً باہر نکل گیا۔

ان تینوں نے گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھا عام سے بندے

تھے ان کے لئے یہ چیز خاصی خوفناک تھی ان تینوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

آپ ہمارے ساتھ کیا کرنے لگے ہیں۔۔۔۔۔ جب ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ ہمیں "

- "کچھ نہیں معلوم۔۔۔۔۔

کرامت ٹوکا گھگھکیا۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔۔۔ بس تم تینوں کے پاؤں باری باری "

اس ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دوں گا۔۔۔ جو درست جواب دے گا اس کی گلو خلاصی

"ہو جائے گی۔

عارب نے اطمینان سے جواب دیا۔ ان تینوں کا خوف کے مارے برا حال ہو گیا تھا۔

- "میں بتاتا ہوں آپ کو۔۔۔ سب کچھ۔۔۔"

کرامت ٹوکا منظور خاص فوراً ہی بولا وہ تصور میں اپنے پاؤں گرم پانی میں محسوس کر چکا تھا۔

- "اچھا۔۔۔ چلو پھر شروع ہو جاؤ۔۔۔"

عارب نے پرسکون لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ عام سے لوگ ہیں جن کے لیے چھوٹی سی سزا بھی بہت بڑی ہے۔

ہمیں وہ موبائل ہی ملا تھا۔۔۔۔۔ ہم نے اس موبائل کو ویسے "

ہی اس لڑکے کو دے دیا تھا۔۔۔۔۔ جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا تھا اس لڑکے کا اس موبائل کو آدھے گھنٹے کے بعد آن کرنے

- "کا حکم ملا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔"

ان کے لہجے میں موجود سچائی عارب کو فوراً محسوس ہو گئی۔

دشمن حد سے زیادہ چلاک تھا یہ بات وہ اچھی طرح جان چکے تھے۔

- "مجھے وہ نمبر چاہیے۔۔۔۔ جس سے تم لوگوں کو کال کی جاتی تھی۔۔۔"

"اس کے پوچھنے پر کرامت ٹوکا نے اپنا موبائل مانگا اور پھر عارب کو دو نمبر لکھوائے۔

- "ان کو جیل میں ڈال دو کسی کو خبر نہیں ہونی چاہیے کہ یہ ہمارے پاس ہیں۔۔۔"

عارب نے نمبروں پر نگاہ دوڑائیں اور اطمینان کرتا باہر نکل گیا۔

اس نے فوراً جابر کو اپنے کمرے میں بلایا اور دو نمبر اس کی طرف بڑھا دیے۔

- "تمہارے پاس دس منٹ ہیں اور اسے ان نمبروں کی لوکیشن ٹریس کرو۔۔۔"

اس کے حکم کے مطابق جابر نے دس منٹ سے بھی پہلے نمبرز کی لوکیشن ٹریس کر لی۔

- "سر۔۔۔ یہ دونوں نمبر اس وقت ایبٹ آباد میں موجود ہیں۔۔۔"

جابر کی بات پر عارب چونکا اور فوراً ایبٹ آباد میں موجود اپنے بندے کو فون کر دیا۔

میں تمہیں ایک ایڈریس دے رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے کے اندر پتہ کرو کہ اس پر "

- "کون رہتا ہے۔۔۔"

عارب کی بات سن کر مطلوبہ بندے نے فوراً سے پیشتر اس

کے بھیجے گئے نمبرز اور ایڈریس نوٹ کیے اپنا حلیہ چیئنج کر کے وہ 5 منٹ میں اس لوکیشن کو دیکھنے کے لیے نکل گیا عارب اپنے آپ کو پرسکون رکھے موبائل پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اسے بے چینی سے آنے والے فون کا انتظار تھا اس کا یہ انتظار آدھا گھنٹے سے بھی پہلے ختم ہو گیا۔

سر یہ لوکیشن ایبٹ آباد کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی ہے۔"۔۔۔۔۔ یہ گاؤں تیس گھروں پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔ یہ نمبر ابھی بھی وہی لوکیشن دے رہا ہے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ عارب نے بغور اس کی بات سنی۔

ہمارے آنے میں بہت وقت لگے گا اپنا حلیہ چیئنج کر لینا" اور اس بات کا خیال رکھنا کہ کوئی تم لوگوں کو پہچانے نہ زیادہ بہتر یہی ہے کہ یہ کام تم لوگ بچوں سے اس پاس کے بچے تمہیں بخوبی ان لوگوں کے متعلق بتا دیں گے بچوں

کے لیے کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے کر جانا کسی بڑے
بندے سے پتہ کرنے کی نسبت بچوں سے کچھ بھی اگلو انا زیادہ آسان ہے۔
عارب کی بات پر فون پر موجود جلال نے اس کی ہدایات کو غور سے سنا
سر جیسے آپ کا حکم ہم دس منٹ میں نکلتے ہی "
- "اور انشاء اللہ شام سے پہلے آپ کو ساری معلومات فراہم کر دیں گے
جلال نے فون پر اطمینان دلایا اور فون بند کر دیا پھر بھی
وہ مضطرب تھا جب تک اسے پتہ نہ چل جاتا وہ سکون سے
نہیں بیٹھ سکتا تھا اب تک خاموش صرف اس لئے تھا
کیونکہ دشمن بھی خاموش تھا اور دشمن قدم اٹھا چکا تھا تو اس کے بھی فارم میں آنے کا
ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔

ییلو اور گرین کنٹر اس کے غرارہ سوٹ میں جس پر پرگوٹے کا روایتی کام ہوا تھا اس کے ساتھ قدرتی پھولوں کا زیور تھا
بیوٹیشن کی مہارت سے کیئے گئے ہلکے سے میک اپ نے بھی ملائکہ کے حسن کو مزید دو آشتہ کر دیا۔

بیگم منور نے دیکھتے ہی بے ساختہ اس کی نظر اتاری اس کے چہرے پر چھایا ہوا حزن اس کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا آنکھوں کی اداسی نمایاں تھی جس کی بڑی وجہ اس وقت منور صاحب کی یاد تھی۔
میک اپ سے پہلے بھی وہ ان کو یاد کر کے ڈھیر سارا روچکی تھی۔
ہالہ اور واقعہ نے اس کو لا کر لان میں بنائیے گئے مخصوص جھولے پر بٹھایا جس کو گیندے کے تازہ پھولوں سے سجایا گیا تھا کچھ ہی دیر میں حسان سفید شلوار قمیص پہنے

یلو کلر کا دوپٹہ گلے میں لٹکائے آیا اس کے ساتھ حنان اور اس کے دوست موجود تھے حسان کے ہاسپٹل سے صرف ڈاکٹر کاشف ہی آئے تھے جب

کہ ڈاکٹر اصفہ حسان کی جگہ ہاسپٹل دیکھ رہی تھی۔

اس لئے اس کے آنے کی امید نہیں تھی۔

حسان کا اپنا اکلوتا دوست سپیشلائزیشن کے لیے ملک سے

باہر تھا۔ حسان ملائکہ کی طرف قدم بڑھاتے اس پر نگاہ

ڈالی دل میں اچانک ہی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی۔ اس کا

معصوم حسن اس کے دل کی دنیا تہہ وبالا کر گیا۔ حسان

اس سے قدرے فاصلے پر ہو کر بیٹھ گیا اور یہ بات ملائکہ

نے بخوبی نوٹ کی تھی۔ رسم شروع ہوئی تو سب نے باری

باری ان کو مہندی لگا کر مٹھائی کھلائی ہالہ اور اس کی

شرارتی دوستوں نے دونوں کو خوب تیل سے نہلایا۔

ہالہ کی دوستیں ٹینا اور مریم۔۔ ہالہ کے ساتھ ہر رسم میں

پیش پیش تھی ان کے چہرے سے جھلکتی خوشی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

ملائکہ نے حسان کی خاموشی کو محسوس کیا تھا دل
میں عجیب سے وسوسوں نے سراٹھایا مگر اس نے تھپک کر
سلادیا خوا مخواہ ٹینشن لینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔
چونکہ ڈیک غیرہ کا انتظام نہیں کیا گیا تھا اس لیے ہالہ نے
باقی سب کے ساتھ مل کر خود ہی رونق لگالیں۔
رات گئے تک مہندی کے فنکشن سے فارغ ہوئے تو سب کا ہی
تھکن سے برا حال تھا صبح برات کے لئے ہال میں جانا تھا
اس لئے سب بڑوں نے فوراً سے ان کو چینج کر کے سونے کا
حکم دیا ویسے ہی سب تھکے ہوئے تھے اس لیے بغیر چوں
چاں کیے سب نے ان کے حکم پر سر جھکا دیا حنان اپنے
کمرے میں آیا تو اس کے چہرے پر بھلی سی مسکراہٹ تھی
اس نے اپنے کمرے کو بغور دیکھا جہاں پر دو دن پہلے ہر

چیز نہیں لائی گئی تھی صبح خاصا ہنگامہ خیر دن تھا
ساروں کو ناشتہ کروانے کے بعد بیگم منور نے ہالہ اور واقعہ
کو ملائکہ کے ساتھ رہنے کا حکم دیا کیونکہ پالروالی لڑکی
نے گھر آنا تھا اس لئے وہ مطمئن تھی دن کے ایک بجے تک
تقریباً سب تیاری مکمل ہو چکی تھی سب مہمان ہال میں
جا چکے تھے تھے بیگم مدحت اور علی رضوی صاحب برات
لے کر روانہ ہو چکے تھے جب کہ حسان ملائکہ اور واقعہ
کو بیگم منور کے ساتھ ساتھ ہال لے کے جانے کے لیے آیا
تھا ہال پہنچنے کے پندرہ منٹ کے بعد ہی نکاح کی رسم ادا
کر دی گئی تھی ملائکہ کو سیٹج پر بلانے کا کام ٹینا اور ہالہ نے
سرا انجام دیا اس کے چہرے پر جالی کا گھونگھٹ ڈال چہرہ
چھپایا گیا تھا حنان دل مسوس کر رہ گیا اس کے قریب آنے

پلائی کی رسم کے لئے آگئیں۔ ان کی مسکراہٹ دیکھنے والی
تھیں وہ بہت انجوائے کر رہا تھا دودھ پلائی کے دوران ہالہ
نے حسان کے پاؤں سے جوتا غائب کیا اس کو پتہ بھی
نہیں چلا ملا۔ جب ہالہ نے جوتا لہرایا تو اس نے مصنوعی غصے سے اس کو گھورا۔
کیا تم آج میرا بینک خالی کروا کر چھوڑوں گی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد تمہیں کوئی نہ کوئی "
رسم یاد آ جاتی ہے۔
حسان کی خشمگین آواز پر ہالہ نے فوراً جوتا اس کے قریب رکھا۔
میریم اور واقعہ کارنگ بھی ایک لمحے کو پھیکا پڑا تھا۔
ان کی حالت دیکھ کر حسان کے ساتھ حنان کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔
حسان تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا ہالہ اور تم نے اتنے آرام سے جوتا ان کو واپس
کر دیا۔
- حنان کے کہنے کی دیر تھی ہالہ نے سیکنڈ سے بھی پہلے جوتا واپس حاصل کر لیا
- "اب تو میں ڈبل پیسے لے کے جوتا دوں گی۔"

بیگم منور چونکہ اکیلی تھیں اس لیے مدحت بیگم نے ان

کے لئے بھی ایک کمرہ تیار کروایا اور زبردستی انہیں ملائکہ کی مہندی والے دن صبح شفت کرایا۔

- "تم بیٹھو۔۔۔۔۔ ہم حسان بھائی کو بھیجتے ہیں"

ہالہ اس کا لہنگا بیڈ پر پھیلاتے ایک طائرانہ نظر اس پر ڈال کر بولی۔

ملائکہ نے فی الحال جالی کا گھونگھٹ اٹھا دیا تھا۔

ٹینا اور مریم قریب ہی کھڑی دل چسپی سے سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔

۔"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

ملائکہ کی کپکپاتی آواز پر ہالہ ہنسی۔

اللہ کی بندی۔۔۔۔۔ حسان بھائی کوئی شیر نہیں جو تمہیں"

چیر پھاڑ دیں گے۔۔۔۔۔ اتنے سویٹ سے تو ہے تم خوا مخواہ ڈر رہی ہو
-۔۔۔۔۔ ریلیکس ہو کر بیٹھو۔۔۔

ہالہ نے اس کے سر پر ہاتھ ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی
گرمائش دی اور حسان کی آمد محسوس کرتے تیزی سے
اٹھ کر دروازے کے قریب آ کر دروازے کے دونوں پٹ بند کیے اور ایک سائیڈ کے
تھوڑا سا کھولا۔

- "پہلے دروازہ رکھائی۔۔۔ پھر دلہن دکھائی۔۔۔"

حسان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی آج اس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔

ہالہ بچے۔۔۔۔۔ آپ صبح سے میرا اکاؤنٹ آدھا کر چکی ہوں "

- "اور اب ایک نئی رسم لے کر کھڑی ہو گئی ہوں اگر میں نہ دوں تو۔۔۔"

اس نے شرارت سے پوچھا تو ہالہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

اتنے امیر کبیر بندے کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں "

لگتی۔۔۔ آپ تو ہمارے کہنے سے پہلے ہی 40 50 ہزار ہمارے ہاتھ پر رکھنے چاہیے
"تھے۔"

ہالہ کی ڈیمانڈ پر حسان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

تم لوگوں نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے لڑکی۔۔۔ اتنی تو

- "میری ایک مہینے کی تنخواہ نہیں جتنی تم فرمائش کر رہی ہو۔۔۔"

حسان کی بات پر انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ہم نے ایسے ہی اتنے زیادہ مانگ
لئے۔

حسان نے ان سب کو دیکھا جواب مایوس نظر آنے کی

کوشش کر رہی تھیں اور جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسے ہاتھ

میں نکالے۔ سب کو دس ہزار دے کر باقی واپس جیب میں

رکھے۔ خوشی سے ہالہ کی باچھیں چر گئیں۔۔۔ وثاقہ سب کو

لئے اس کا شکریہ ادا کرتے سائیڈ سے نکل گئی۔

حسان نے دھڑکتے دل سے اندر قدم رکھے سامنے ہی بیڈ پر
گھونگھٹ نکالے سرخ لہنگے میں ملائکہ کو بیٹھا دیکھ کر ایک بار اس کا دل زور سے
دھڑکا۔

ایک کے بعد ایک قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا اس کے
سامنے بیٹھے اپنے آپ پر قابو پا کر اس نے گھونگھٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
اسی اثناء میں اس کے موبائل کی بل بجی وہ دل مسوس کر
موبائل نکالتا ایک نظر ڈال کر موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔
ڈاکٹر اصفہ کی کال دیکھ کر فوراً سے بیشتر اٹینڈ کی۔
- "اسلام علیکم۔۔۔"

اس نے کال اٹینڈ کرتے ہی کہا۔

ڈاکٹر حسان پلیز۔۔۔۔۔ آپ ہاسپٹل آجائیں۔۔۔۔۔ پاپا اور بھائی کا ہاسپٹل "
- "آتے ہوئے بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔"

ڈاکٹر اصفیہ نے بری طرح روتے ہوئے بات مکمل کی تم

- "پریشان نہیں ہوں۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

ملائکہ کو بھاری آواز میں ایمر جنسی کا بتا کر خود تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔

اگلے پانچ منٹ میں کپڑے چینج کیے وہ اس سے معذرت

کرتا ہوں باہر دوڑا ملائکہ نے گہرا سانس لے کر گھوگھٹ

اٹھایا چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ وہ یوں

کسی لڑکی کی ایک کال پر اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ منفی

سوچوں نے تو کب سے اسے گھیرا ہوا تھا۔۔ شاید پچھلے تجربے کی بدولت۔۔

اپنے دل میں پلتے اندیشوں کو اس نے جھٹکنے کی سعی کی

مگر اس کی یہ کوشش بے کارگی ان اندیشوں نے آکاس بیل کی طرح اس کے سارے

وجود کو جکڑ لیا تھا۔

سعدین نے جو اس کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد اس کا دل ہر لمحے کسی نہ کسی خیال سے جھگڑتا رہتا۔

بے بسی سے بیٹھ کے کراؤں سے ٹیک لگائے تھک کر اس نے آنکھیں موند لیں۔

چہرے پر پھیلنے والے آنسوؤں کو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔

اصیفہ۔۔۔۔۔ ایک ڈاکٹر ہو کر تم یوں دل تھوڑا کر دو گی تو آنٹی کو کون سنبھالے گا۔

اصیفہ کو یوں ہاتھ پاؤں چھوڑتے دیکھ کر حسان نے نرمی سے سمجھایا۔

اس کے والد اور بھائی دونوں کی حالت خطرے میں تھی۔

آج تک دوسروں کے زخموں کو سیتے آئے ہیں اور انہیں "

موت سے نکالتے کبھی ہاتھ نہیں کانپے کبھی دل نہیں رویا

پر آج مجھے لگ رہا ہے کہ میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔ مجھ سے نہیں ہو گا میں

۔۔۔ نہیں دیکھ سکتی انہیں ایسے۔۔۔

اصیفہ کے رونے کی آواز اونچی ہو گئی۔ اکلوتا بھائی موت

کی جنگ لڑ رہا تھا جبکہ والد اس کی نسبت کم زخمی تھے مگر فی الحال خطرے میں تھے۔

حسان نے اسے اس کی والدہ کے پاس بٹھایا وہ دوسرے

ہاسپٹل کے سپیشلسٹ کو بلوا چکا تھا اور وہ اندر اپنا کام کر رہے تھے۔

گاہے بگاہے وہ خود بھی اندر جا کر ان کی مدد کرتا مگر اس

خراب حالت کی وجہ سے زیادہ دیر تک اندر نہیں رہتا تھا۔

صبح کے پانچ بجے اسے ان کی کنڈیشن سٹیبل ہونے کی

خوشخبری ملی تو اس کی جان میں جان آئی اس کی والدہ

نڈھال سے بیٹھی تھیں ان کو زبردستی دوسرے روم میں

آرام کرنے کے لئے بھیجا کیونکہ کہ ان کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر حسان۔۔۔۔۔ اب آپ گھر جائیں ڈاکٹر کاشف اور ڈاکٹر

۔۔۔۔۔ "جمیل یہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔ میں خود بھی اب بہتر محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

اس کی شادی کا خیال آتے ہی اصفیہ نے اسے گھر بھیجنے

پر زور دیا وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا اس لیے سر ہلاتا
ایک بار آئی سی یو کا وزٹ کر کے تسلی کر کے گھر کے لیے نکل آیا۔
حسان نے آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرے کی لائٹ جل رہی تھی۔
سامنے ہی ٹیک لگائے سوئی ہوئی ملائکہ رات والے حلیے میں تھی۔
حسان کو شرمندگی ہوئی پھر دل کو سمجھایا ڈاکٹر تھا
اور ڈاکٹر کی زندگی میں یہ سب تو چلتا رہتا تھا۔ اپنی
خوشیوں سے زیادہ مریضوں کی زندگی ضروری تھی۔
آہستگی سے ملائکہ کو آواز دے کر جگانا چاہا اس کی نیند شاید کچی تھی ہلکی سی آواز پر ہی
اٹھ گئی۔
حسان کو سامنے دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جو بھاری
ہو رہی تھیں
۔"تم چیخ کر کے سو جاتی۔۔۔ ساری رات بے آرام رہی"

اس کی فکر کرتا ہوں بیٹھ کر بولا اور ہاتھ میں موجود ڈبی کھولی جو اندر داخل ہوتے اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھائی تھی۔

انگوٹھی نکال کر اپنا ہاتھ سامنے پھیلا یا ملائکہ نے جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

چند لمحے بے خود سا حسان اس کے ہاتھ کے لمس کو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتا رہا۔

دھڑکنوں کو قرار مل رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے پورے حق کے

ساتھ انگھوٹی کو اس کے ہاتھ کی زینت بنا کر ہاتھ پر بوسہ دیا۔

نیند سے اٹھنے کا اثر تھا کہ ملائکہ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر

پیچھے کیا اور آنکھیں جھپک کر نیند کو بگھانا چاہا مگر

چند لمحوں پر حسان کو بے خود دیکھ کر سمجھ تو آگئی۔

صبح کے گیارہ بجے اس کی آنکھ کھلی تو ایک نظر سوتے

ہوئے حسان کی طرف دیکھ کر اس نے آنکھوں میں امنڈنے والے آنسوؤں کو اندر

اتارا۔

حسان حق وصول کیے سرشاری سے سو رہا تھا اس کے
چہرے پر اتنا سکون تھا جیسے سارے زمانے کی خوشی اسے
مل گئی ہو وہ اپنے جذبات اپنی محبت کا اظہار کھل کر
نہیں کر سکتا تھا بچپن کی عادت تھی جو بھی چیز پسند
ہوتی کبھی اس کے لئے شور نہیں کرتا ایک بار مانگے پر مل
جائے تو ٹھیک ورنہ یوں ہی خاموشی سے دور ہو جاتا اپنے
جذبات کو زبان دینے کا اختیار اس کے پاس تھا مگر اس کی
نیچر ایسی تھی کہ کھل کر کسی سے محبت کا اظہار نہیں
کر پاتا تھا پھر چاہے وہ ماں باپ کو بھائی ہو یا پھر ملائکہ
اتنی شدید محبت کی اور اس کے ہاتھ نہ تھام پایا نتیجہ یہ
تھا کہ ملائکہ کا دل خاموش ہو گیا اسے لگا کہ حسان
صرف اسے اپنی ضرورت کا سامان بنا کر اس کمرے میں

جگہ دی ہے پہلے بڑی امی کا رویہ اندر ہی اندر توڑ رہا تھا

جو سعدین کے واقعے کے بعد اس سے کھنچی کھنچی تھی

اور اب حسان کا انداز اس کے دل میں شک کی جڑیں مضبوط کر گیا۔

دو ہفتے پلک جھپکتے ہی گزر گئے۔

آج ملائکہ ضد کر کے بیگم منور کو لے کر اپنے گھر آئی تھی اس کا چہرہ بیگم منور کو تکلیف دے رہا تھا۔

وہ ان کے بیڈروم میں لے آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

۔۔۔۔۔ "ماما۔۔۔ میری بات مانے گی۔۔۔"

۔ ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے ملائکہ کا لہجہ روہانسا تھا۔

بیگم منور نے دہل کر اسے دیکھا۔

۔۔۔۔۔ "کیسی بات۔۔۔۔۔ کیا حسان نے کچھ کہا۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولیں۔

- "ماما آپ وعدہ کریں یا نہ کریں آپ کو میری بات ماننی ہوگی۔۔۔"

اس کا ہٹیلہ لہجہ دیکھ کر ان کا دل ڈوبا۔

- "میرا بچہ۔۔۔ پہلے بتاؤ تو سہی کیا بات پریشان کر رہی ہے"

انہوں نے پریشانی سے اس کے ہاتھوں کو پکڑا۔

ماما۔۔۔ ہم یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔۔ مجھ سے نہیں سہا"

- "جار ہا۔۔۔"

وہ رو دی۔

بیگم منور سمجھ نہ پائیں کہ آخر ایسا کیا ہوا جو یوں بکھر رہی تھی۔

ملائکہ بیٹا۔۔۔ جب تک مجھے کچھ بتاؤں گی نہیں۔۔۔۔۔ میں کیسے اتنا بڑا فیصلہ لے

- "سکتی ہوں۔۔۔"

ان کے لہجے میں پریشانی اور چہرے پر خوف تھا۔

حسان نے کچھ کہا انہوں نے جیسے کھوج لگانا چاہا۔

بڑی امی مجھے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔۔ میں بلاؤں تو ان کے "
لہجے میں پیار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ وہ مجھے نظر انداز کرتی
ہیں۔۔۔۔۔ ماما آج یا کل بڑے ابو اور بڑی امی سعدین کو
معاف کر دیں گے اور وہ دوبارہ یہاں آجائے گا۔۔۔۔۔ اماں
مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔ مجھے اپنے اوپر
افسوس ہو رہا ہے کہ مجھے ان سب باتوں کا خیال پہلے
کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔ میں نے بڑی امی کو سعدین کے کمرے میں
بیٹھ کر روتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔ حسان بھی مجھے خوش نہیں
لگتے۔۔۔۔۔ ماما دو ہفتے ہو گئے ہیں شادی کو اور ان میں ان کے
پاس میرے لیے بس چند گھنٹے ہی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے بڑے
ابو کے سامنے سر کو جھکا دیا ماما مگر شاید میرا وجود ان
کے لیے خوشی کا باعث نہیں۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے

جیسے وہ کسی اور کو پسند کرتے تھے مگر تایا ابو کے
- "مجبور کرنے پر انہوں نے مجھ سے شادی کی۔۔۔۔۔"
ملائکہ حسنان کے خاموش رویے کا غلط مطلب لے گئی اور
کچھ غلطی تو واقعی حسنان کی بھی تھی کیونکہ وہ چاہ
کر بھی ابھی تک ملائکہ سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کر
سکا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اس کو بتائے گا کہ وہ
کب سے اسے محبت کرتا ہے تو شاید اس سے بدظن ہو جائے
کیونکہ کہ اس سے پہلے وہ اس کے بھائی کے نکاح میں
تھی اور یہ بات شاید ملائکہ کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے
بھائی کی بیوی سے محبت اسی سوچ نے اس کو ملائکہ کے
سامنے اظہار سے فی الحال روک رکھا تھا اور اس کی اس
بے وقوفی نے ملائکہ کو اس سے دور کر دیا تھا اس کی

- "موجودگی میں وہ مزید خاموش ہو جاتی

بیٹا۔۔۔۔۔ ہم کس طرح یہاں سے جاسکتے ہیں اور اگر گئے بھی تو کہاں جائیں "۔
- "گے۔۔

بیگم منور پریشانی سے بولیں۔

ماما وہ آپ کی کزن۔۔۔۔۔۔۔ کرن خالہ ہم ان کی طرف چلتے "

- "ہیں وہ ویسے بھی بیوہ ہیں اور اکیلے ہوتی ہیں ہمیں وہاں کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا۔۔

وہ جیسے سب سوچے بیٹھی تھی اس بات پر بیگم منور نے اذیت سے آنکھیں میچیں۔

ان کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے اکلوتی بیٹی تھی اور

اس کے ساتھ ساتھ جو کچھ پہلے ہوا اور جواب ہو رہا تھا

اس نے ان کو صرف دکھ سے ہی دوچار کیا تھا۔

ملا تکہ بیٹا۔۔۔۔۔ تم ایک بار حسنان سے بات تو کرو۔۔۔۔۔ کیا پتا تم غلط سوچ رہی ہو "

- "۔۔

بیگم منور نے اسے سمجھانا چاہا۔

ماما میں غلط نہیں سوچ رہی۔۔۔۔۔ پلیز آپ میری بات "

سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ مجھ میں اب سکت نہیں اگر

آپ میرے ساتھ کچھ غلط ہو اتو میں شاید برداشت نہ کر

۔۔۔ " سکوں۔۔۔ پلیز ماما۔۔۔ مجھے یہاں سے لے جائیں

ملائکہ رودی نے انھوں نے اس کو دونوں ہاتھوں سے مزید

قریب کر کے گلے لگا لیا کافی دیر رونے کے بعد ملائکہ نے اپنا چہرہ صاف کیا اور اٹھ کر

بیٹھ گئی۔

بیگم منور کا چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اولاد کی

خوشی ماں باپ کا صرف خون بڑھا دیتی ہے لیکن اولاد کا

دکھ ماں باپ کو جیتے جی مار دیتا ہے ایسا ہی اس وقت بیگم منور کو محسوس ہو رہا تھا

عرب اپنی ٹیم کے ساتھ ایبٹ آباد پہنچ چکا تھا لوکیشن ٹریس ہوتے ہی اس نے رخت سفر باندھ لیا۔

اپنی ٹیم کے ہمراہ وہ رات کے وقت اس جگہ پہنچا ایک کچا گھر تھا جو چاروں طرف سے درختوں میں گھرا ہوا تھا۔

بچوں کی مدد سے انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہاں پر چند ماہ پہلے تین لوگ رہنے کے لیے آئے تھے جو جو مقامی نہیں تھے

ان کے پاس موٹر سائیکل تھی جو وہ آنے جانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

عرب ایک بار پہلے آکر گھر کا جائزہ لے کر جا چکا تھا گھر میں اوپر چڑھنے کی کوئی جگہ نہیں تھی اس لیے عرب نے

لکڑی کی سیڑھی کا انتظام کیا تھا جو گھر کی پچھلی طرف

کھڑی کر کے وہ لوگ احتیاط سے اوپر چڑھے ان کے قدموں میں رتی برابر بھی آواز نہیں تھی۔

بلی کی چال چلتے ہوئے وہ لوگ احتیاط سے صحن میں اترے صحن خالی تھا اندر موجود کمروں کے دروازے بند تھے۔

عارب نے اندازہ لگایا کہ کون سا کمرہ ہو گا کیونکہ دو دروازے بند تھے۔

دروازے سائز میں چھوٹے تھے جیسے واش روم یا کچن ہو اور ایک دروازہ سائز میں بڑا تھا جس کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ یہ کمرہ ہو گا۔

عارب آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے کے قریب آیا اس کے ساتھ نوجوان اور تھے۔

دونوں سائیڈوں پر کھڑے ہوئے اور عارب نے آہستہ سے ان کو اشارہ کرتے ہوئے بے زور سے اپنی ٹانگ دروازے پر ماری جس سے دروازہ ٹھک کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔

اندر سوتے لوگ ہڑبڑا کر جاگے اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہتھیار اٹھاتے عارب اور دو نوجوان ان پر اپنی پستول تان چکے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ان کو باندھ کر اسی خاموشی سے وہ لوگ واپسی کے لیے نکل آئے۔

وہاں سے ان کو کچھ خاص نہیں ملا تھا سوائے ایک سٹیلائٹ فون کے اپنے خفیہ ٹھکانے پر پہنچ کر انہوں نے

ان کو سختی سے باندھا ان کے منہ بند ہوئے تھے اس لیے فی الحال خاموشی تھی۔

عرب تھکن کو نظر انداز کیے ان کی طرف آیا اور تینوں کے منہ سے کپڑا ہٹا کر ان کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

۔"تم لوگ کب سے پاکستان میں ہوں۔۔"

ان کی شکلیں دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کا تعلق افغانستان سے ہے۔

۔"ہم تو کب کا یہی رہتا ہے۔۔"

ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

"

۔"کس کے لیے کام کرتے ہو۔۔"

عرب کی آواز میں سختی تھی۔

بھائی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم کسی کے لیے کوئی "

کام نہیں کرتے۔۔۔ ہم تو تینوں مزدوری کرتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ
چھلیوں کی ریڑھی لگاتا ہے۔۔۔۔۔ میں گنے کا جوس بیچتا ہوں یہ والا بھی گنے کا جوس
- "بیچتا ہے۔۔"

ان میں سے ایک نے سب کے متعلق بتایا۔
عارب نے پلکین اٹھا کر ان کو بغور دیکھا۔ ان کے چہرے پر
کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔ جس سے عارب کو کنفرم ہو گیا کیا کہ اس نے ٹھیک جگہ ہاتھ
مارا ہے۔

تم لوگوں کے پاس صرف دس منٹ ہیں۔۔۔۔۔ ان دس منٹ "
تو میں تم لوگ سوچ لو کہ مجھے تم لوگوں نے کیا جواب
دینے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے بعد نہ مجھے تم لوگوں کے جھوٹ سے
کوئی فرق پڑے گا کیوں کہ سچ جاننے کے لیے میں تم لوگوں پر ہر حربہ آزماؤں
- "گا۔۔۔"

عارب کے کرخت لہجے پر بھی ان تینوں کے چہروں پر لمحہ

بھر کے لیے لئے پریشانی نہیں آئی۔ جس نے عارب کے شک کو پختہ کر دیا۔
دس منٹ بعد عارب جب واپس کمرے میں آیا تو وہ تینوں اطمینان سے بیٹھے تھے۔

چلو۔۔۔ شروع ہو جاؤ۔۔۔۔۔ سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ "

وہ لڑکا کدھر گیا ہے جس کے پاس جو توں کا جوڑا موجود

ہے۔۔۔۔۔ اس کی بات پر تینوں چونکے تو عارب مسکرایا کون
- "سالڑکا ہم نہیں جانتے آپ کس کے متعلق بات کر رہے ہیں

موٹے والے نے اطمینان سے جواب دیا تو عارب نے پیچھے

کھڑے اسلم کو ایک نظر دیکھا اور وہ جیسے سمجھ گیا

بس پندرہ منٹ لگے تھے انہیں زبان کھلوانے میں وہ سب کچھ عارب کے گوش گزار
کر چکے تھے۔

عارب نے جابر کو فوراً سے سے نمبر ٹریس کرنے کا حکم دیا
اور ان تینوں کو تہ خانے میں بند کرنے کا حکم دے کر باہر نکل آیا۔

اسے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ لڑکا کا اس وقت پاک افغان بارڈر کے قریب پہنچ چکا ہے۔

عرب نے گھڑی پر نگاہ ڈالی اور دیکھا صبح کے چار بج رہے

تھے اس نے ڈیسائیڈ کیا کہ آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ ہیلی

کاپٹر کی مدد سے یہاں سے نکلیں گے۔ آگے کیوں کہ راستہ

لمبا تھا اور وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ لمحہ بھر کی بھی

دیر ہو اور یہ آدھا گھنٹہ بھی صرف اس وجہ سے تھا کہ ہیلی کاپٹر کے آنے میں اتنا ہی

ٹائم لگنا تھا۔

عرب نے اپنے لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی تیاری کو ایک

نظر دوبارہ دیکھا جہاں وہ جا رہا تھا خطرہ ہی خطرہ تھا

یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لوگ را کے ایجنٹ ہے پاکستانی

سرزمین تھی جتنا بھی وہ اپنے آپ کو چھپا لیتے پر

پاکستانی عقابوں کی نظر سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتے تھے۔

عارب نے دو دن کا سوچا تھا مگر اس کو دو ہفتوں سے زیادہ
ہو گئے تھے کیونکہ گھر میں سب کو معلوم تھا کہ وہ فی
الحال یہاں پر نہیں اس لیے نکاح کی تاریخ کو اس کے آنے تک آگے کر دیا گیا تھا۔
ہیلی کاپٹر کے آتے ہی وہ لوگ چل پڑے مخصوص جگہ پر
ہیلی کاپٹر سے اتر کر گاڑیوں کی مدد سے انہوں نے آگے جانا تھا۔
ان کو افغان بارڈر پر پہنچتے پہنچتے بھی دوپہر کے تین بج چکے تھے۔
وہ علاقہ پہاڑی تھا اس پہ صرف چند ہی گھر تھے جن کا
جائزہ لے چکے تھے مگر ان گھروں میں کوئی خفیہ سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔
انہوں نے پھر سے رات کا وقت مقرر کیا کیونکہ دن میں زیادہ خطرہ تھا کہ وہ لوگ ہاتھ
سے نکل جائیں گے۔

عارب اس جگہ پہنچا جہاں کا پتہ ان تینوں نے بتایا تھا وہ
ایک پہاڑی سی تھی اس پہاڑ کے آس پاس کی جگہ بالکل سنسان تھی درخت بھی نہ
ہونے کے برابر تھے۔

عارب اندھیرے میں اس جگہ کا بغور معائنہ کر رہا تھا۔

اس پہاڑی کے اندر جانے کا راستہ فلحال نظر نہیں آ رہا تھا اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تو وہ چاروں طرف پھیل گئے۔

زمین کو بغور دیکھتے اندر جانے کا خفیہ راستہ تلاش کرنے

لگے اچانک سے عارب نے دیکھا پہاڑی کی ایک سائیڈ پر

صرف ملائم زمین تھی یوں لگتا تھا جیسے اسے مٹی کے گارے سے اس کو لپیٹا گیا ہے

عارب نے قریب آکر اس زمین کا معائنہ کیا چاندنی رات

تھی۔ اس لیے اس کو سب کچھ واضح دکھائی دے رہا تھا

یہ پہاڑی کے اندر جانے کا خفیہ رابطہ تھا ایک مخصوص

بٹن دبا کر اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنی طرف آنے کا کہا

یہاں پر کوئی احتیاطی تدبیر نہیں کی گئی۔۔۔ نہ ہی کوئی

کیمرہ ڈیڈ کٹ ہو ہے۔۔۔ لگتا ہے دشمن کو پورا یقین تھا کہ

کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ عارب نے دل میں سوچا۔
چند لمحوں بعد سب ہی اس کے قریب اکٹھے ہو چکے تھے
عارب نے اس جگہ کو بغور دیکھا اور پھر نیچے بیٹھ کر
مٹی کی اس جگہ کو کو پہلے دبایا کچھ نہیں ہوا پھر اس
نے کھڑے ہو کر اس کے اوپر اپنے دونوں پاؤں رکھے اور چہل
قدمی کے انداز میں اس مٹی کے اوپری حصے پر چاروں
طرف چکر لگایا ایک طرف پہنچتے ہی ایک دم پہاڑی کے
سامنے سے مٹی کا ایک پیس سر کا اور پہاڑی میں ایک
دروازہ بن گیا عارب نے اندازہ لگایا کہ دروازے کو بھی مٹی
کالیپ لگایا گیا تھا جس سے وہ پہاڑی کا حصہ معلوم ہو رہا
تھا دروازہ ہٹنے کی کوئی آواز نہیں آئی تھی اس لئے عارب
ذرا مطمئن ہوا اور نہ اس کو خوف تھا کہ کہیں دروازے کی

آواز سے اندر موجود لوگوں کو ان کے آنے کی خبر نہ ہو
جائے عارب اپنے بندوں کے ساتھ اندر کی جانب بڑھا ان سب
کے چہرے ڈھکے ہوئے اور کالے رنگ کے لباس میں اس وقت
وہ رات کا حصہ معلوم ہو رہے تھے بلی کی چال چلتے وہ
دروازے سے اندر داخل ہوئے سامنے ہی سیڑھیاں تھیں جو
نیچے کی طرف جارہی تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ
یقیناً سب کچھ انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے اندر قدم رکھتے ہی
ان کی کوئی آواز نہیں آئی کیونکہ رات کا وقت تھا اس لیے
ان کو اندازہ تھا کہ وہ لوگ سو رہے ہوں گے دو منٹ میں
وہ سب کمروں کا جائزہ لے کر ہال میں کھڑے تھے تین
کمرؤں کے دروازے بند تھے جب کہ سائیڈ پر چھوٹا سا
پکچن اور واش روم موجود تھا اس کے علاوہ ایک کمرے

میں ڈھیر سارے لیپ ٹاپ ملے تھے انہوں نے اندازہ لگایا کہ
اس جگہ پر کوئی بھی کیمرہ نہیں تھا شاید وہ لوگ بے
خوف تھے عارب نے دو دو بندے ہر دروازے پر کھڑے کیے
آئے اور اپنی انگلیوں پر گننا شروع کیا جوں ہی اس کی
تیسری انگلی کھڑی ہوئی سب نے بے آواز اللہ اکبر کا نعرہ
لگایا اور دروازے پر ٹوٹ پڑے تینوں کمروں سے بندوں کو
نکال کر انہوں نے ہال میں کھڑا کیا وہ تعداد میں پانچ تھے۔
عارب کو ڈھونڈنے سے بھی کوئی خفیہ ہتھیار نہیں ملا تھا
یہ بات اس کے لیے تشویش کا باعث تھی کیونکہ ایسی
جگہوں پر ہتھیاروں کا ذخیرہ موجود ہوتا تھا عارب کے
ساتھ اسلم فلحال جائزہ لینے میں مصروف تھا اور باقی
لوگوں نے ان کو رکیا ہوا تھا اسی اثناء میں ان میں سے دو

سیکنڈ سے بھی کم وقت میں طاہر پر جھپٹے اور اس کے ہاتھ سے گن لے کر فائر کھول دیا یہ فائر انہوں نے اپنے ہی بندوں پر کئے تھے اور ساتھ میں عارب اور اسلم کا نشانہ لیا جس پر اسلم کے کندھے پر گولی لگی باقیوں نے زمین پر گر کر اپنی جان بچائی عارب نے ایک دم کروٹ لے کر اپنی گن سے اس کی ٹانگ کا نشانہ لیا اور فائر کھول دیا وہ دونوں چند سیکنڈ میں ہی زمین پر تھے اپنے آدمیوں کو تو وہ اپنے ہاتھوں سے مار چکے تھے جب کہ عارب کے دو جوان زخمی ہوئے تھے وہ جلدی سے اٹھ کر ان دونوں کی طرف آیا ان سے ہتھیار جابر چھین چکا تھا اور ایک کوبالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔

تمہارے پاس صرف دو منٹ ہیں۔۔۔ سیدھی طرح بتا دو کہ "

وہ چپ کدھر ہے۔۔۔ اگر تم نے مجھے نہیں بتایا تو یہ گولی سیدھی تمہارے سینے میں

- "جائے گی

عارب کی سخت آواز پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

ہم نہیں جانتے۔۔۔۔۔ تم کس چیز کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ تم لوگ شاید کسی غلط
- "جگہ پر آگئے ہو۔۔۔"

اتنی تکلیف کے باوجود اس آدمی نے اپنی زبان نہیں کھولی تھی۔

تم لوگوں نے ہمیں الجھانے کے لیے جو جوتوں کے جوڑے کا

ڈرامہ لگایا تھا وہ بے نقاب ہو چکا ہے۔۔۔ اس لیے اب یہ ڈرامہ بازی بند کر

- "دو۔۔۔۔۔"

عارب کی آواز میں کرختگی تھی۔

ہم سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔۔۔ "وہ منمنایا۔

عارب نے ایک نظر دیکھا اس کو ایک گولی پیٹ میں اور

ایک اس کی ٹانگ میں لگی تھی جبکہ دوسرے آدمی کی دونوں ٹانگیں زخمی تھیں۔

ہم تم لوگوں کا خون روک دیں گے۔۔۔۔۔ زخموں کی مرہم پٹی بھی کر دیں گے۔۔۔

- "اگر تم لوگ سچ بولو گے۔۔۔"

عارب نے ان کو چار اڈالا۔

ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم یہاں پر پہاڑوں پر ریسرچ کر رہے ہیں۔۔۔

وہ آدمی جس کا نام شیکھر تھا مدھم آواز میں بولا عارب

اس کے نزدیک آیا اور اس کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کرنے میں پوری طاقت لگادی تھی۔

۔۔۔ "میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے بتا دو چپ کہاں ہے۔۔۔:

عارب نے سخت لہجے میں پوچھا۔

وہ چپ یہاں سے آگے جا چکی ہے اب ہمارے پاس نہیں ہے"

۔۔۔ "کچھ دیر میں چپ مطلوبہ لوگوں کے پاس پہنچ جائے گی۔۔۔

شیکھر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"

تم نے کیا ہمیں بیوقوف سمجھا ہوا ہے ہم جانتے ہیں کہ چپ ابھی یہاں نہیں پہنچی
---"

اس نے حیرانگی سے اس کو دیکھا۔

تم کیسے کہہ سکتے ہو جب کہ وہ چپ تم لوگوں کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہمارا آدمی "
"یہاں سے لے کر جا چکا ہے۔۔۔

لے جانے والی بات پر عارب نے نفی میں سر ہلایا۔

تمہارے پاس آخری موقع ہے عارب نے اسے وارننگ دی اس

آدمی کے چہرے پر بھرتی برابر بھی تبدیلی نہ آئی عارب کو

اندازہ ہو گیا کہ یہ اتنی جلدی زبان نہیں کھولے گا اس نے

جیب میں موجود سرخ مرچوں کا پیکٹ نکالا عارب نے

شٹیکھر کے پیٹ سے کپڑا ہٹا کر اس کے زخم پر الٹ دی۔ چند

لمحوں کی دیر تھی اس کی چیخیں ساری پہاڑی میں گونجنے لگی۔

عارب کے چہرے پر اطمینان تھا اور یہی اطمینان اس کے

ساتھیوں کے چہرے پر بھی تھا کیونکہ وہ جانتے تھے دشمن
سے کچھ اگلوانے کے لیے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرنے
پڑتے تھے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ تکلیف میں مبتلا ہو
زخمی تو چونکہ وہ پہلے ہی تھا اس لیے مزید زخم لگانے کے
بجائے عارب نے اس پر دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔
مرچوں سے ہونے والی جلن سے وہ تڑپ رہا تھا جیسے ذبح کیا ہوا بکرا ترپتا ہے۔
- "اب بتاؤ کہ وہ چپ کہاں ہے۔۔۔" -
اس کامنہ سیدھا کر کے عارب نے کر خنگلی سے پوچھا۔
تکلیف سے ان کا برا حال تھا۔
- "وہ چپ کچھ دیر میں یہاں پہنچنے والی ہے۔۔۔" -
درد سے تڑپتے ہوئے وہ بمشکل بولا۔
- "اچھا۔۔۔۔۔ تو پھر یہاں کون لے کے آرہا ہے اور کیسے۔۔۔" -

عارب کی آواز میں سختی مزید بڑھی۔

مجھے یہ سب نہیں پتا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ "

کچھ دیر میں یہاں پہنچیں گے۔۔۔ آگے وہ چپ ان کے پاس کس چیز میں موجود ہے
- "میں یہ بھی نہیں جانتا۔۔

اس کی آواز مدہم ہوتے ہوتے بالکل بند ہو گئی وہ مرچکا تھا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی
بے ہوش پڑا تھا۔

میرا خیال ہے ان کو ایک کمرے میں ڈال دیتے ہیں اور ان "

کا انتظار کرتے ہیں۔۔۔۔ اسلم تم باہر جاؤ اور باہر سے سب
- "کچھ بند کرو اور ہمیں خبر کرنا ہم اندر سے سب سمیٹتے ہیں۔۔

عارب نے اس کو حکم دیا پہلے اپنے ساتھیوں کی مرہم پٹی
کر کے پہاڑی سے باہر سیف جگہ پر پہنچایا جبکہ مرے ہوئے دشمنوں کی لاشیں پہاڑی
کی سائیڈ میں پھینک دی۔

دوسرے کمرے میں پڑا ہوا قالین جس پر پر چند گدے پڑے

ہوئے تھے وہ لا کر خون والی جگہ پر بچھا دیا تاکہ باہر سے
آنے پر ایک دم سے ان کی نظر بہتے ہوئے خون پر نہ پڑے
آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد اسلم کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔
سر دوپٹھان ہیں جن کے پاس انڈوں کے کریٹ ہے اس کے "
علاوہ اس پاس کوئی بھی موجود نہیں۔۔۔ ان دونوں کے
کریٹ ان کے موٹر سائیکل پر نصب سٹینڈ میں موجود ہیں
سر دونوں پٹھانوں نے ساری انڈوں کی ٹرے میں سے ایک
ٹرے نکالی ہے جو سب سے نیچے تھی اب وہ اندر کی جانب
بڑھ رہے ہیں اندر آنے سے پہلے انہوں نے آگے پیچھے تسلی کی ہے سر وہ پہاڑی راستہ
کھول رہے ہیں۔

اسلم گا ہے بگا ہے اس کو مطلع کرتا رہا چند منٹوں بعد
سیٹر ہیوں سے دوپٹھان نیچے اترتے نظر آئے ہال میں
چونکہ مدہم سی روشنی تھی اس لئے ان پٹھانوں کی نظر

ان دونوں پر نہیں پڑی وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے اطمینان سے چلتے ہوئے نیچے آئے۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں اس انڈے کو الگ کر لینا چاہیے دس منٹ تک گاڑی آجائے "۔۔۔گی۔۔۔"

ایک پٹھان دوسرے پٹھان سے مخاطب ہوا اور انڈوں کی ٹرے سائیڈ پر رکھ کر سوچ بورڈ کی طرف بڑھا جیسے ہی اس نے لائٹ پر ہاتھ رکھا عارب نے ان پر پستول تان لی ان کو اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے ہتھیاروں تک لے کر جاتے جیسے ہی عارب نے پستول ان کے سر پر رکھی ایک دم جھک کر اس نے ذرا سا آگے ہو کر گھومتے ہوئے ٹانگ عارب کے پیٹ میں ماری عارب درد کی شدت سے دور ہوا اسی دوران اس کے ساتھیوں نے فائرنگ شروع

کردی جس سے دونوں پٹھان شدید زخمی ہو گئے عارب کے
پیٹ میں اس کے جوتے کی نوک لگی تھی جس سے اس کے
پیٹ میں زخم آیا تھا اپنے آپ کو سنبھالتا وہ سیدھا ہوا
دونوں پٹھان زخمی پڑھے تھے اسی وقت گاڑی روکنے کی
آواز آئی چونکہ اسلم بھی اندر آچکا تھا اس لیے انہیں
خبر نہ ہو سکی عارب نے سامنے ٹرے پر ایک نظر ڈالی جس
میں 24 انڈے موجود تھے ابھی ان کے پاس اتنا وقت نہیں
تھا کہ وہ سارے انڈے توڑ کر ان میں سے چیک کر سکتے
کہ وہ پٹھان انڈا کیوں الگ کرنا چاہ رہے تھے اس لیے فوری
طور پر پر ٹرے اٹھا کر اس نے سامنے کچن میں موجود خالی
ڈبے میں رکھی اور سب کو چھت کی طرف اشارہ کیا۔
اب کی بار جو لوگ نظر آئے وہ دیکھنے میں ہی ایجنٹ لگ

رہے تھے ان کی نظر جیسے ہی ان زخمی پٹھانوں پر پڑی وہ
تیزی سے اپنے ہتھیار نکالے آگے بڑھے ایک دوسرے کو
خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور دبے پاؤں چلتے ہوئے آئے کچن
کی سائیڈ پر آئے ذرا سا جھانک کر کچن میں دیکھا مگر وہ
خالی تھا کیونکہ کچن کا دروازہ نہیں تھا اس لئے وہاں پر
کسی کے چھپنے کا چانس بھی نہیں تھا دوسرا واش روم کا
دروازہ کھول کر بہت تیزی سے پیچھے ہوا مگر وہاں سے
بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اس نے ذرا سا سائیڈ سے جھانک
کر اندر دیکھا کمرہ خالی پڑا تھا کیونکہ کمرے میں بھی
کوئی ایسا سامان موجود نہیں تھا جس سے کسی کو چھپنے
کی جگہ مل سکے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اشارہ
کیا اب سامنے صرف دو ہی دروازے بچے تھے ایک کمپیوٹر

روم اور ایک واش روم دونوں دبے قدموں دروازے کے قریب پہنچے اور اپنی اپنی پوزیشن سنبھال لی۔

عارب بڑی دلچسپی سے ان کی حرکتیں دیکھ رہا تھا ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اطمینان سے ان کو دیکھ رہا ہے ان دونوں نے ایک ساتھ دروازوں کو ٹھوکر مار کر اپنا رخ تبدیل کیا مگر اندر سے کوئی رد عمل نہ پا کر دونوں نے احتیاط سے سر نکال کر اندر دیکھا کمرہ خالی تھا اس کے علاوہ کمپیوٹر روم بھی خالی تھا ان دونوں نے اپنی گزنیچے کی اور ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھا۔

جو بھی تھا وہ کاروائی کر کے جا چکا ہے انڈوں کی ٹرے " یہاں موجود نہیں۔۔۔ باس کو خبر ہوئی تو وہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ہم نے بالکل الٹ طریقہ اختیار کیا تھا

اس چپ کو یہاں سے نکالنے کے لئے مگر یہ پاکستانی نہایت
ہی تیز ہیں۔۔۔۔ ہمیں پہلے ہی خطرہ تھا کہ کچھ ایسا ہو
سکتا ہے اسی لئے ہم نے الگ طریقہ اختیار کیا تھا نہ ہم نے
ایئر پورٹ کا راستہ نہ اور نہ ہی بحری راستہ اختیار کیا اور
- "دیکھو اس کے باوجود وہ لوگ ہم تک پہنچ کر وہ چپ واپس لے کے جا چکے ہیں۔۔
وہ اب اطمینان سے باتیں کر رہے تھے انہوں نے اپنے ہتھیار
واپس جیب میں ڈالے اور ایک بار پھر گھوم کر جائزہ لیا
جیسے ہی دونوں ہال میں واپس آئے اللہ اکبر کی صدا بلند
ہوئی اور چھت کے چاروں کونوں سے ایک دم چار لوگوں نے
نیچے چھلانگ لگا دی ان کو ہتھیار نکالنے کی مہلت نہیں
ملی کیونکہ ان چاروں کی گزراں کے سروں پر موجود تھی۔
ایک سیکنڈ میں ہی ان دونوں ایجنٹوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی۔

پاکستانی ایجنٹس کو کراٹے کے وار کر کے زخمی کرنے کی
کوشش کی مگر صرف دو منٹ میں ہی انہوں نے ان کے ہر سوال کا جواب دے کے
اطمینان سے انہیں قابو کر لیا۔

دونوں کو وہاں موجود چادروں سے اچھی طرح بند کر ایک
طرف ڈالا اور کچن کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ زخمی
ساتھی اس وقت باہر تھے اس لئے ان کو اطمینان تھا اس
ٹرے کو باہر نکال کر انہوں نے باری باری سب انڈے توڑے تو
ایک انڈا سختی سے مارنے پر بھی ٹوٹا عارب کو اندازہ ہو گیا کہ وہ چپ اس انڈے
کے اندر موجود ہے۔

دشمن نے تو سب خفیہ رکھنے کے لیے کوئی خفیہ انتظام نہیں کیا تھا تا کہ پاکستانی
ایجنٹس کو خبر نہ ہو سکے۔

عارب نے اس انڈے کو احتیاط سے اپنے کپڑوں میں موجود
خفیہ جیب میں رکھا ان دونوں کو کندھوں پر لاد کر وہ

لوگ یہاں سے نکلے آدھا گھنٹہ پیدل چلنے کے بعد اپنی جگہ
پرواپس آئے باقی کے نوجوان زخمی ساتھیوں کو اٹھا کر
پیچھے آرہے تھے اپنے موبائل آن کر کے عارب نے ہیڈ کوارٹر
میں اطلاع دیں کیونکہ اس وقت ان کے پاس نہایت حساس چیز تھی اس لیے احتیاط
زیادہ ضروری تھی۔

انہوں نے یہیں رک کر ہیلی کاپٹر کے انتظار کرنے کو ترجیح
دی پندرہ منٹ میں ہی انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز آنے لگی
ان سب نے اپنے زخمی ساتھیوں کو اٹھایا اور ان ایجنٹس
کو اٹھا کر آواز کی سمت چل پڑے تقریباً دس منٹ کے
تقریباً دس منٹ چلنے کے بعد ایک خالی میدان آیا جہاں
ہیلی کاپٹر موجود تھا سب کو اندر بٹھا کر عارب نے پہلے
سجدہ شکر ادا کیا اور پھر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔

دو گھنٹوں کے بعد وہ اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچے ایجنٹس
کو پاکستان آرمی کے حوالے کر کے اس نے زخمی ساتھیوں
کو سی ایم ایچ ٹیم کے حوالے کیا اور خود اسلم اور جابر
کو لے کر دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا اس بار اس کا
ہیلی کاپٹر ایک خفیہ مقام کر طرف چل پڑا دو گھنٹے کے
سفر کے بعد وہ لوگ اترے تو ان کے استقبال کے لئے آرمی کے بڑے افسر موجود
تھے۔

ویل ڈن جو ان۔۔۔۔ ہمیں آپ پر فخر ہے ہم واقعی ایئر پورٹ "
اور بحری جہازوں میں تلاش کر رہے تھے آپ لوگوں کو یہی
سوچ ہے جس نے آج ہمارے وطن کو محفوظ رکھا ہے اللہ
- " تعالیٰ آپ کو ایسی ہزاروں کامیابیاں نصیب کرے

ان کو گلے لگاتے آفیسر نے نہایت احترام سے کہا۔

۔"تھینک یو سر۔۔"

ان کی ہمراہی میں اندر جا کر عارب نے ہتھیاروں سے اس انڈے کو توڑنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

۔"مجھے لگتا ہے کہ یہ انڈا کسی سائنسی طریقے سے بنایا گیا ہے۔۔۔"

عارب نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے فون سے ایک نمبر ڈائل کیا اور فون عارب کی طرف بڑھا دیا چند

لمحے عارب نے بات کی اور ادھر سے ملنے والی ہدایات کو

بغور سنا عارب نے ان کی بتائی ہوئی چیزوں کو ایک کاغذ

پر اتارا اور وہ کاغذ آفیسر کی طرف بڑھا دیا آدھے گھنٹے بعد مطلوبہ چیزیں ان کے پاس موجود تھیں۔

عارب نے دوبارہ وہی نمبر ملا یا اور ادھر سے ملنے والی

ہدایات کے مطابق ان چیزوں کو مکس کر کے انڈے کو

احتیاط سے پکڑ کر ایک سائیڈ سے اس محلول میں ڈالا
تقریباً آدھا انڈا اس محلول میں چلا گیا ٹائم دیکھ کر اس
نے پانچ منٹ بعد انڈے کو باہر نکالا تو جو آدھا حصہ محلول میں گیا تھا وہ نرم پڑ چکا تھا۔
عرب نے کٹر کی مدد سے پوری احتیاط کے ساتھ اس انڈے کو کاٹنا شروع کیا آدھا انڈا
کٹا تو کٹر اٹک گیا۔

عرب نے انڈے کو گھما کر دوسری سائیڈ سے کاٹا اور
درمیان میں پہنچنے پر جب دوبارہ کٹر اٹک گیا تو دو کٹرز
کی مدد سے اس نے ان کو علیحدہ کر دیا انڈے میں ایک
مانیکروچپ موجود تھی جس کے اوپر ایک باریک سی جھلی تھی۔

عرب نے اس جھلی کو اتارنے کی کوشش کی مگر اس کی
یہ کوشش ناکام گئی اس نے دوبارہ وہی نمبر ڈائل کیا اور

پھر صورت حال بتائیں کیونکہ یہ انتہائی حساس تھی اس لیے وہ احتیاط سے کام لے رہا تھا تا کہ معلوم ہو سکے کہ واقعی یہ ان کی مطلوبہ چپ ہے یا ان کو دھوکا دیا گیا ہے دوسری طرف سے ملنے والی ہدایات کو بغور سن کر عارب نے پھر چند چیزیں کاغذ پر گھسیٹیں اور آفیسر کے حوالے کی مزید آدھے گھنٹے کے بعد وہ چیزیں اس کے پاس موجود تھی ان چیزوں کی مدد سے اس نے اس جھلی کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کے اوپر سے اتارا اور اس کو چیک کرنے کے لیے کمپیوٹر روم کی جانب بڑھ گیا دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس نے مطلوبہ جگہ پر چپ ڈالی اور لیپ ٹاپ کے اسچ کر دیا یہ مخصوص لیپ ٹاپ تھا تھا جو ہیک نہیں کیا جاسکتا تھا لیپ ٹاپ پر مطلوبہ مواد دیکھ کر وہ ایک بار پھر سجدے

میں گر گیا چپ کو واپس نکال کر اس نے لائٹ کی مدد سے
چپ کو جلانا شروع کیا جب ایک طرف سے چپ جل گئی
تو اس کو ہٹا کر دوسری طرف سے اچھی طرح جلایا اور
جب وہ کسی قابل نہ رہی تو اطمینان سے اسے ڈسٹ بن کی
. نظر کر دیا وہاں موجود آفیسر ز فخر سے اس کو سب کام کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے

"ہالہ یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

ہالہ کو ایک بڑا ڈبہ پیک کرتے دیکھ کر بیگم خدیجہ نے
حیرانی سے پوچھا۔

"میری پیاری ماں۔۔۔۔۔ یہ میری ساری ضروری چیزیں ہیں جو مجھے وہاں چاہیے"
اطمینان سے ڈبے کو بند کر کے اس نے کھڑے ہو کر جواب دیا۔ بیگم خدیجہ نے گھور
کر اسے دیکھا۔

میری لاڈلی صاحبہ۔۔۔۔ بتانا پسند کرے گی کہ کون سی ضروری چیزیں ہیں اس میں "۔

بیگم خدیجہ نے اب کے ذرا کڑے تیوروں سے پوچھا۔

۔"جی جی۔۔ آپ نہیں پوچھیں گی تو کون پوچھے گا۔"

ہالہ نے آنکھیں پٹپٹاتے جواب دیا تو بیگم خدیجہ نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو کہ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔

میری پیاری ماں اس میں میری ساری کتابیں اور میرے

سارے ڈیکوریشن پیس ہے جو میں شمار جہ سے لائی ہو اور

آپ کو تو یہ پتا ہے کہ مجھے اپنی ساری چیزیں کس قدر

عزیز ہیں۔ میں ان میں سے ایک بھی چیز یہاں نہیں چھوڑ

کے جاؤ گی۔ ہالہ کی بات سن کر بیگم خدیجہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔

۔"کیا میں اندر آنے کی گستاخی کر سکتا ہوں۔۔"

۔ دروازہ کھٹکھٹا کر حنان نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

میں نے نیچے آپ کو دیکھا آپ نہیں تھی۔۔۔ اس لیے آپ کو ڈھونڈتا ہوا اوپر آگیا۔
۔۔۔

حنان نے وضاحت دی۔

کیونکہ ہالہ کا نکاح حنان سے ہو چکا تھا اس لیے اس کے ہالہ

کے کمرے میں آنے پر بیگم خدیجہ کو کوئی اعتراض نہیں

تھا۔ ہالہ اسے دیکھتے ہی شرم سے رخ موڑ گئی تھی یہی حال

حنان کا تھا۔ ایک بار ہالہ کو دیکھنے پر دل اس زور سے

دھڑکا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔ اس لیے دوبارہ دیکھنے کی غلطی اس نے نہیں
کی تھی۔

آ جاؤ بیٹا۔۔۔ اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے میں ہالہ کو

دیکھنے آئی تھی کہ یہ کیا کر رہی ہے اب تم تیار ہو جاؤ

میری پاگل بیٹی کو جھیلنے کے لیے دیکھ لو یہ جو اتنا بڑا

- "ساڈ بہ اس نے بنایا ہے یہ جہیز میں ساتھ لے کے جائے گی
بیگم خدیجہ نے ڈبے کی طرف اشارہ کر کے کہا تو حنان ہنس دیا
بے فکر رہیں پھوپھو۔۔۔ آپ کی لاڈلی کے لئے میں نے ایک "
عدد کمرہ الگ سے سیٹ کر دیا ہے جس میں یہ اپنی پسند
سے جس طرح مرضی سے سیٹ کر لیں۔ بیڈ روم میں مجھے
- "کوئی چیز نظر نہ آئے سخت زہر لگتا ہے بیڈ روم بھرا ہوا۔
حنان نے وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہالہ فوراً پلٹی۔
میں نے کونسا وہاں جہاز کھڑا کرنا ہے جو آپ کو سخت برا "
لگے گا۔۔۔ جس طرح میرا کمرہ یہاں پر ہے ویسا ہی کمرہ
- "میں اپنا وہاں سیٹ کرو گی۔۔۔۔۔ مجھے اس کے بغیر نیند نہیں آتی
ہالہ نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حنان کو جواب
دیا کچھ دیر پہلے آنے والی شرم غائب تھی حنان نے

دلچسپی سے اس کے اس روپ کو دیکھا اور فوراً نظر ہٹائی
دل کی دھڑکن سپیڈ پکڑ چکی تھی حنان نے ایک نظر کمرے
کا بغور جائزہ لیا بیڈ کے اوپر سات آٹھ قسم کے بھالوں پڑے
تھے جبکہ کہ بیڈ کا کارنر سٹینڈ خالی ہو چکا تھا کیونکہ اس
کی چیزیں ڈبے میں منتقل ہو چکی تھیں۔ دیواروں پر ڈھیر
ساری تصویریں تھیں جن میں زیادہ تر پینٹنگز آیت قرآنی اور کچھ لینڈ سکیپ تھیں۔
میڈم۔۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہے مگر میں آپ کو کمرے میں "
بھالو جیسی چیزیں رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا
کیونکہ کمرے میں نماز اور قرآن پاک دونوں پڑھنے ہوتے
"ہیں اور ویسے بھی اس طرح کی چیزیں رکھنے سے فرشتے نہیں آتے۔۔۔
حنان کا لہجہ سخت تھا اس معاملے میں وہ نرمی نہیں دکھا سکتا تھا
نماز اور قرآن پاک تو ہم دوسرے کمرے میں بھی پڑھ سکتے ہیں ہالہ نے فوراً تردید کی

جی نہیں محترمہ۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں ہی نماز اور قرآن"

پاک پڑھنا پسند کرتا ہوں اور ویسے بھی میں زیادہ نمازیں

مسجد میں پڑھتا ہوں لیکن آپ نے تو نماز گھر میں ہی

پڑھنی ہے اور اپنے کمرے سے اچھی جگہ نماز پڑھنے کے لئے

کوئی نہیں ہوتی اس سے ہمارے کمرے میں برکت بھی رہے

- "گی اور اس برکت کی وجہ سے میری آپ سے سے لڑائی بھی کم ہوا کرے گی۔۔۔

بولتے ہوئے حنان نے آخر میں شرارت سے کہا تو ہالہ کو ہنسی آگئی

آپ کو ابھی سے لڑائی کی پڑ گئی ہے۔۔۔ ماما دیکھ لیں "

ابھی تو میں وہاں گی بھی نہیں اور پہلے سے لڑائی کی

باتیں شروع کر دی ہیں آپ کے لاڈلے بھتیجے نے۔۔۔ آپ

مجھے نہ کہنا کہ میں لڑا کا ہوں۔۔۔ ہالہ کو تو موقع چاہیے

تھا کوئی بات پکڑنے کا بیگم خدیجہ جو خاموشی سے

دونوں کی نوک جھونک سن رہی تھی ایک بار اس کو گھورا مگر وہ ہالہ ہی کیا جس کو اثر ہو جائے۔

- "تم ذرا اس کو سمجھاؤ۔۔۔۔۔ میں تمہارے لئے چائے بنا لو۔۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم اس کو ہالہ کے پاس چھوڑ کر خود باہر نکل گئیں۔

یوں اکیلے ہالہ کا دل زور سے دھڑکا۔

محترمہ آپ مجھے بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے اس کمرے میں کتنی بار نماز پڑھی ہے"

- -

حنان کے سنجیدہ لہجے پر ہالہ کے چہرے پر شرمندگی چھا گئی

میں اس کمرے میں نماز نہیں پڑھتی۔ اس کی منحنی س آواز نکالی۔

کیا آپ نہیں جانتیں کہ زمین کے جس حصے پر بھی ہم نماز پڑھیں گے قیامت کے دن وہ حصہ ہماری نماز کی گواہی دے گا ہالہ نے سر جھکا لیا

سوری اس نے ایک لفظی جواب دیا

آپ مجھ سے سوری کرنے کے بجائے اپنے کمرے سے یہ "

بھالو اٹھائیں اور دوسرے کمرے میں رکھیں اپنے کمرے میں نماز اور قرآن پاک
"لازمی پڑھنا چاہیے"۔۔۔۔

اس کو یوں شرمندہ دیکھ کر حنان کا دل بے تاب ہوا۔

میں پھپھو کے پاس آیا تھا اجازت لینے کے لیے۔۔۔۔۔ مجھے "

آپ کو لے کر بازار جانا ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے

۔" ساتھ چل کر کمرے کا فرنیچر اور پردے وغیرہ دیکھ لیں۔

حنان نے اس کو شرمندگی کے اثر سے نکالنے کے لیے دوسری بات شروع کر دی۔

۔" روم فرنیچر مجھے پاپا نے لے کر دینا ہے "

ہالہ سر اٹھا کر حیرانگی سے حنان کو کہا

کیوں پاپا نے کیوں دینا ہے۔۔۔۔۔ پاپا اپنی قیمتی چیز مجھے "

دے رہے ہیں وہ کافی نہیں۔۔۔۔۔ میں پہلے بھی منع کر چکا

ہوں کہ کسی قسم کی کوئی چیز یہاں سے نہیں جائے گی

اور رہی بات فرنیچر کی تو یہ فرنیچر میں آپ کو اپنی
طرف سے گفٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ آپ آرام سے اس پر اپنا حق
جما سکتی ہیں۔ دل چاہے تو آرام سے مجھے اس بیڈ سے
" اترنے کا حکم بھی دے سکتی ہیں۔۔ آخر وہ آپ کا فرنیچر ہو گا
اس کا لہجہ شرارتی ہوا تو ہالہ شرم کے مارے سرخ ہو گئی
۔" آپ خامخواہ اتنا شر مار ہی ہیں "
۔ اس چھیڑتا ہوا بولا تو ہالہ تیزی سے اس کے قریب سے
نکل کر باہر چلی گئی کیونکہ چند لمحے اگر یہاں کھڑی رہتی
تو شرماتر ما کر آدھی رہ جاتی اس کے یوں تیزی سے باہر
نکلنے پر حنان نے زور سے قہقہہ لگایا اپنی چلبلی سے کزن اس کے دل کو بھاگئی تھی۔



۔" ملائکہ بڑی امی سے پوچھ لیتیں کچن میں کوئی کام تو نہیں کرنے والا۔۔۔

لاونج میں بیٹھی ملائکہ کو دیکھ کر بیگم منور بولی تو

اس نے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا اس کی آنکھوں میں اداسی تھی وہ ماں تھی ایک لمحے میں
بھانپ گئیں۔

میں پوچھ چکی ہوں کچھ بھی نہیں کرنے والا بڑی امی "

- "اپنے کمرے میں ہیں اور جمیلہ کھانا بنا کر اپنے کواٹر میں جا چکی ہے۔۔

ان کے قریب بیٹھنے پر وہ سر رکھ کر ان کی گود میں لیٹ گئی۔

کیا بات ہے ملائکہ۔۔۔۔۔ کیوں اتنی اداس رہتی ہو۔۔۔۔۔ میرا "

- "بیٹا ابھی تو تمہاری شادی کو ایک مہینہ ہوا ہے۔۔۔ سجا سنورا کرو خوش رہا کرو۔۔۔

بیگم منور محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں

ماما۔۔۔۔۔ سجا سنور نا تو عورت کو اپنے شوہر کے لئے ہوتا "

ہے۔۔۔۔۔ آپ نے دیکھ تو لیا۔۔۔۔۔ حسان رات کو چند گھنٹوں کے

لیے گھر آتے ہیں تو پھر میں کس لئے سارا دن بن سنور کر

گھر میں پھرتی رہو۔۔۔۔۔ جبکہ گھر میں حنان بھی موجود ہے

- "مجھے اچھا نہیں لگتا حنان کی موجودگی میں تیار ہو کر گھر میں رہنا۔۔

ملائکہ کے لہجے میں عجیب سی بیزاری تھی بیگم منور نے
سمجھا بجھا کر اس کو جانے سے روک لیا تھا وہ چاہتی
تھی کہ کچھ ٹائم وہ حسان کے ساتھ گزارے اس کو
سمجھیں اس دوران ہالہ اور واثقہ کی شادی بھی گزر جاتی
وہ خود بھی دیکھ رہی تھیں کہ حسان کی مصروفیت حد
سے زیادہ بڑھ گئی ہے وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھی
کہ افتخار صاحب جن کا ہاسپٹل تھا وہ کینسر کی وجہ سے
اپنے ہی ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے ان کی بیماری بگڑ چکی
تھی اس لیے حسان کا زیادہ وقت وقت ان کے پاس ہی
گزر تا وہ چاہتا تھا کہ آخری وقت میں وہ انہیں اس بات کی
کمی محسوس نہ ہونے دیں کہ وہ صاحب اولاد نہیں اس کی
کسی سے کوئی بات شیئر نہ کرنے کی عادت اس کو کتنا

نقصان دے رہی تھی اس بات سے وہ بے خبر تھا ملائکہ کو
اپنے ساتھ کا پورا یقین نہیں دلا پایا تھا تھا اوپر سے
افتخار صاحب کی حالت نے اس کو پریشان کیا ہوا تھا اس
وجہ سے وہ ملائکہ کو بہت کم وقت دے رہا تھا۔



سعدین کو ایئر پورٹ پر سکیورٹی نے گرفتار کر لیا تھا۔ اس
نے جو سامان درآمد کیا تھا اس میں ہیر وئن کی بھاری
مقدار موجود تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ
اس کے ساتھ ایسا کچھ ہو سکتا ہے لاکھ اس نے اپنی
صفائیاں پیش کی سکیورٹی نے اس کی کسی بات پر کان
نہیں دھرے اس کے سامان سے نکلنے والی ہیر وئن نے اس
کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ بہت مشکل سے اس نے
موبائل سے رابطہ کر کے شامل کو ساری بات بتائی وہ خود

بھی شدید پریشان ہوں گی اچانک سے ہونے والے اس واقعے
نے ان کو اندر تک ہلادیا تھا شامل نے والد کی مدد سے
بہترین وکیل کیا مگر ثبوت چونکہ سعدین کے خلاف تھا
اس لیے کو اس کو بھاری مقدار میں ہیر وئن لانے کے جرم
میں 20 سال کی سزا سنائی تھی سعدین کو لگا وہ پاگل ہو
جائے گا نا کردہ گناہ کی سزا اس کے لیے موت کے برابر تھی
سعدین کو سزا ہونے کے بعد شامل سعدین کے کہنے پر
واپس پاکستان چلی گئی تھی چونکہ عدالت نے اس کا
پاسپورٹ ضبط کر لیا تھا اور اس کو کاروبار کے لیے ملنے
والا پر مٹ بھی کینسل کر دیا گیا تھا اس لیے شامل کے یہاں
اکیلے رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا تھا۔ سعدین راتوں کو
جاگ کر کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئے اپنے گناہوں کی

معافی مانگتا اور رونے سے جب دل پر سکون ہو جاتا تو
اطمینان سے سو جاتا اس کو یقین ہو گیا تھا کہ اللہ نے اس
کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں جو وہ جانے انجانے میں
کر چکا تھا اس لیے اب وہ اس یقین کے ساتھ دعا مانگتا تھا کہ کبھی تو اس کی بے گناہی
ثابت ہوگی۔



۔"کیا ہم اکیلے بازار جائیں گے۔۔"

ہالہ کو اکیلے اس کے ساتھ جانے پر گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

محترمہ۔۔۔۔آپ کو مجھ سے گھبرانے کی کوئی ضرورت "

نہیں ایک تو میں آپ جیسی چیزیں نہیں کھاتا اور دوسرا

ماما کا حکم ہے کہ اپنی بیگم کو ساتھ لے لو اور جا

کر خریداری کرو ہم کب تک تم لوگوں کے ساتھ چلیں گے اب بڑے ہو گئے ہو اس

۔"لئے اپنے کام خود کرو۔۔"

حنان نے نہایت اطمینان سے اس کو آگاہ کیا ان کی بات سن کر ہالہ پریشان ہوئی حنان اس کی پریشانی سمجھ رہا تھا کیونکہ وہ پہلی باریوں اکیلے اس کے ساتھ جا رہی تھی ان کے درمیان ایک عدد حلال رشتہ موجود تھا جس کی بنا پر حنان اس کو کہیں بھی لے جاسکتا تھا بشرطیکہ بڑوں کی اجازت ہوتی۔ کیونکہ معاشرتی حدود و قید سے وہ بخوبی آگاہ تھا۔ آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں میں آپ کا محرم ہو میرے " ساتھ آپ کو کہیں بھی جانے میں پریشانی نہیں ہونی - "چاہیے اچھے بچوں کی طرح جا کر تیار ہوں میں گاڑی نکالتا ہوں۔۔ نرمی سے اس سے مخاطب ہو کر اپنی بات کہہ کر حنان باہر نکل گیا بیگم خدیجہ پیچھے کھڑی ساری بات سن رہی تھی۔ وہ چائے کے لیے بلانے آئیں تھیں۔ انہیں اپنی بیٹی پر بے

ساختہ پیار آیا کچھ ہی دیر میں دونوں علی رضوی صاحب

کی بتائی ہوئی فرنیچر مارٹ پر موجود تھے جہاں پر

موجود بیش قیمت فرنیچر کی ڈیزائننگ نے ہالہ کو متاثر کیا۔

- "میرا خیال ہے یہ والا سیٹ ٹھیک رہے گا"

حنان نے ٹاہلی کلر کے فرنیچر کی طرف اشارہ کیا جس کی

کراون پر آف وائیٹ کشن ڈیزائن جبکہ کشن کے اطراف میں

چنیوٹی ڈیزائن تھا جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔

- "پہلے آپ مجھے بتائیں کہ فرنیچر آپ میرے لئے لے رہے ہیں یا اپنے لیے۔۔۔"

ہالہ کی بات پر حنان نے حیرت سے اسے دیکھا

میرے خیال میں ہم دونوں ایک ہی کمرے میں رہیں گے تو پھر یہ میرا اور تمہارا کیا "

- "ہوا۔۔"

اس کی بات پر حنان کو ذرا غصہ آیا ہالہ کو یکدم رونا آیا

- "اگر میں ماما پاپا کے ساتھ آتی تو انہوں نے میری پسند سے لینا تھا"
اس نے اپنا اصل دکھ اس کے سامنے آشکار کیا حنان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے
- "ٹھیک ہے آپ اپنی پسند سے لے لیں"

حنان نروٹھے لہجے میں کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا ہالہ نے
سارے مارٹ کا ایک بار چکر لگایا اور واپس حنان کے پسند کیے ہوئے فرنیچر کے سامنے
- آکر کھڑی ہو گئی

- "دیکھیں۔۔ یہ والا زیادہ اچھا لگ رہا ہے میں بس یہ ہی لو گی۔"
حنان کو متوجہ کر کے اس نے اشارہ کیا تو حنان نے حیرت سے اس کو دیکھا۔
- "میں نے بھی تو یہی پسند کیا تھا"
اس نے نا سمجھی سے کہا

- "وہ آپ نے پسند کیا تھا یہ اب میں نے پسند کیا ہے"
ہالہ کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی تھی جو نقاب ہونے کی
وجہ سے حنان کی نظروں سے اوجھل تھی ورنہ وہ جان

جاتا کہ ہالہ نے یہ سب اس کو ستانے کے لیے کیا تھا۔

میچنگ پردے اور روم ڈیکوریشن کا سامان بھی یہ سے مل گیا تھا۔

ہالہ نے سب کچھ پسند کر کے ڈن کیا تو حنان نے شکر ادا کیا چار گھنٹے لگا کر ایک فرنیچر

سیٹ پسند ہوا تھا۔

باقی شاپنگ بیگم مدحت بیگم ہالہ اور باقی سب کو لے کر مکمل کر چکی تھیں اس لیے

حنان نے پیمینٹ کر کے اوڈریس لکھوایا۔

"کچھ کھاو گی۔"

۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی حنان نے پوچھا تو اس نے نفی میں

سر ہلایا۔ حنان مسکراتا ہوا گاڑی سٹارٹ کر کے مین روڈ پر لے آیا۔



موبائل کی بیل سن کروا ثقہ نے موبائل اٹھایا اور ایک نگاہ

آنے والی کال پر ڈالیں عارب کا نمبر دیکھ کر اس کا دل

دھڑکا آگے پیچھے نگاہ کی تو خدیجہ بیگم نظر نہ آئیں اس

نے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔

"اسلام و علیکم۔"

اس کی کپکپاتی آواز عارب کے کان میں پڑی تو بے ساختہ مسکرایا

۔ "و علیکم السلام۔۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔ گھر میں سب کیسے ہیں"

عارب کی ہشاش بشاش آواز سن کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

۔ "الحمد للہ۔۔۔۔۔ یہاں پر سب خیریت ہے آپ بتائیں"

اس کی آواز ہلکی ہو گئی کہ عارب بشکل سمجھ پایا۔

۔ جی اللہ کے شکر سے میں بالکل ٹھیک ہوں اور اپنے بزرگوں "

"اور آپ کی دعاؤں سے میں مشن میں کامیاب ہو کر لوٹا ہوں۔۔۔۔۔"

عارب نے گویا اس کو خوشخبری سنائی

۔ "بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔"

۔ وہ دل سے خوش ہوئی اس کی کامیابی پر۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھنا تھا اسی لیے کال کرنے کی زحمت کی۔"

اس نے تمہید باندھی۔

۔"میں سن رہی ہوں آپ بولیں۔"

میں چاہتا ہوں کہ نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہو جائے اگر آپ کی اجازت ہو"

۔"تو۔۔"

عرب کی بات پر اس کا دل زور سے دھڑکا چند لمحے اسے سمجھ نہ آیا کیا جواب دے وہ اپنی منوانے کے بجائے بڑے مان سے اس سے پوچھ رہا تھا۔

۔"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"

واقعہ نے بولتے ساتھ فوراً سے کال کاٹی دوسری طرف کال کٹنے کی آواز پر دل کھول کر ہنسا اس کی اجازت نے گویا اس کا دل خوشی سے بھر دیا تھا

۔

وہ یہ خوشخبری سننے کر نل صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حسان گھر آیا تو سامنے ہی لاؤنج میں بیگم منور کو جاگتا دیکھ کر ان کے پاس آیا۔
- "چچی ماں۔۔۔۔۔ آپ اتنی رات کو کیوں جاگ رہی ہیں"

رات کے بارہ بج رہے تھے اس کو پریشانی ہوئی کہ کہیں ان کی طبیعت تو خراب نہیں
- "بیٹا۔۔۔ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی کھانا گرم کرو آپ کے لیے۔۔"
انہوں نے بہت محبت سے اس سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا کر ان کے قریب بیٹھ گیا
- "آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔"

اس کے لہجے میں پریشانی تھی
بیٹا۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں شکر ہے اللہ کا۔۔۔ بس آپ سے
کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ اس لئے جاگ کر آپ کا انتظار کر
- "رہی تھی۔۔۔۔۔ آپ دن میں گھر موجود نہیں ہوتے۔۔"

انہوں نے ہلکا سا شکوہ بھی کیا

سوری چچی ماں۔۔۔۔۔ افتخار انکل کی طبیعت بہت خراب "

ہے اس لیے میں زیادہ وقت ان کے ساتھ گزارتا ہوں۔۔۔۔۔ آپ

- "جانتی ہیں ان کی کوئی اولاد نہیں اس وقت میری ان کو بہت ضرورت ہے۔۔

اس کی تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھی

- "اللہ پاک ان پر اپنا کرم کرے۔۔ ان کو آسانی دے "

انہوں نے دل سے دعادی ایک سال پہلے ان کی بیگم کا

انتقال ہو چکا تھا قریبی عزیز سارے ملک سے باہر تھے اس لیے وہ پاکستان میں بالکل

ہی اکیلے تھے۔

- "آپ بتائیں چچی ماں۔۔۔۔۔ آپ کو کون سی بات کرنی تھی۔ "

حسان کے لہجے میں بے چینی تھی

مجھے ملائکہ کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ میرا "

- "خیال ہے یہاں بیٹھنے کے بجائے آئیے ہم باہر لان میں چلتے ہیں۔۔

انہوں نے کہا تو حسان کا دل زور سے دھڑکا فوراً ہی
پریشان ہو کر اس نے بیگم منور کا چہرہ دیکھا جہاں پر
خفگی یا پریشانی نہیں تھی ان کی تلقید میں کھڑا ہوتا
پیچھے چل پڑا باہر ہلکی سی خنکی تھی۔

- "چچی ماں سب خیریت ہے۔"

اس کے لہجے سے بیتابی عیاں تھی

بیٹا۔۔۔ اگر خیریت ہوتی تو مجھے آپ سے بات کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ہے "

-"

ان کے لہجے سے افسردگی ظاہر ہونے لگی

- "آپ مجھے کھل کر بتائیں کیا بات ہے۔۔۔"

سیدھا ہوتا بے تابی سے بولا تو منور بیگم نے چند لمحے سوچا اور پھر اس کی طرف دیکھا۔

ملائکہ کو لگتا ہے کہ آپ اسے پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ نہ صرف "

Page 451 | 594

کی وجہ یہ ہے کہ میں جانا چاہتی ہوں کہ ملائکہ کے دل
- "میں موجود یہ خدشات کتنے فی صد درست ہیں
انہوں نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی اس دوران ان کا
سارا دھیان حسان کے چہرے پر تھا جہاں انہوں نے اپنی
باتوں سے ہونے والی تکلیف اس کے چہرے پر رقم دیکھی۔
چچی ماں۔۔۔۔۔ میں نے ملائکہ سے شادی کا فیصلہ پایا کہ "
دباؤ میں آکر نہیں کیا بلکہ یہ میری دلی خواہش تھی۔۔۔۔۔
اگر پاپا نے سعدین کی منگنی میری غیر موجودگی میں نہ
کی ہوتی تو شاید آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔۔ مجھے جب
پتہ چلا تو پانی سر سے گزر چکا تھا اس لئے میں خاموشی
سے پیچھے ہٹ گیا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کو خود ہی

میرا بچہ۔۔۔۔۔ اگر ایسی بات تھی تو آپ کو پہلے دن ہی "
ملائکہ کو کہہ دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ آپ کی ذرا سی نادانی نے
آپ دونوں میں کتنا فاصلہ پیدا کر دیا ہے۔۔۔۔۔ آپ ابھی جائیں
اور جا کر اس سے ساری بات شیئر کریں۔۔۔۔۔ صبح مجھے
اپنی بیٹی کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آنی چاہیے۔۔۔۔۔ ورنہ
۔۔۔۔۔ میں آپ کے دونوں کان کھینچ کر لمبے کر دوں گی۔۔۔۔۔
اس کا کان کھینچتے ہوئے انہیں حسنان کا بچپن یاد آگیا۔۔۔۔۔
یوں ہی وہ شرارت کرنے پر تینوں کے کان کھینچ کر کہتی تھی۔
اس نے بیگم منور کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیا۔
آپ دنیا کی سب سے بیسٹ چچی ماں ہیں۔۔۔۔۔ آپ کا بہت "
شکریہ آپ نے مجھے آگاہ کر دیا ورنہ ملائکہ کے جانے کے بعد میں بس سانس لیتا انسان
۔۔۔۔۔ رہ جاتا۔۔۔۔۔

اس نے سچے دل سے کہا تو بیگم منور نے اس کا ماتھا چوم

کر کندھے کو تھپتھپایا

- "اب جاؤ اور جو میں نے کہا ہے اس پر عمل کرو"

- "چچی ماں۔۔۔۔ ابھی تو وہ سو رہی ہو گی"

حسان نے کہا تو بیگم منور کا دل کیا ایک کھینچ کر اس

کو لگائیں۔ ابھی بھی اسے ملائکہ کی نیند کی پرواہ تھی۔

لڑکے۔۔۔۔۔ سدھر جاؤ۔۔۔۔۔ اگر وہ جاگ گی تو کون سا قیامت "

آجائے گی۔۔۔۔۔ آپ کی بات سننے کے لیے اس کا جگانا

- "ضروری ہے اور ابھی ساری بات کرو۔۔۔ کل کو کیوں دیکھتے ہو

وہ بولیں تو حسان کو جیسے ان کی بات سمجھ آگئی

"ٹھیک ہے جاتا ہوں۔"

فورا ہی کھڑے ہو کر اس نے کہا اور ایک لمحہ ضائع کیے

بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا اس کی تیزی پر بیگم منور
مسکرائیں اور خود بھی اندر کی جانب بڑھ گئیں ان کا اپنا نیند سے برا حال تھا۔
حنان کمرے میں داخل ہوا تو ملائکہ سامنے ہی چادر اوڑھے
سورہی تھی۔ اس نے قریب جا کر اس کا چہرہ دیکھا اور
آہستگی سے اس کے چہرے پر آئے بال اپنی انگلی سے
پیچھے کیے۔ اسے لگ رہا تھا کہ ملائکہ کو جگانا مشکل کام
ہے۔ کمرے میں ایک چکر لگا کر وہ پھر دوبارہ ملائکہ کے
پاس آیا اور اس کو ہلکی سی آواز دیں جس پر ملائکہ کو رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا۔
حسان نے ارد گرد دیکھا کوئی ایسی چیز نظر نہ آئیں جس
سے ملائکہ کو جگا سکتا چانک اسے خیال آیا اس نے جلدی
سے موبائل نکالا اور الارم لگا کر ملائکہ کے قریب رکھ
دیا چند سیکنڈ بعد الارم پوری آواز میں چنگاڑا تو ملائکہ ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔

سامنے کھڑے حسان کو دیکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑے
موبائل کو دیکھا جس کا الارم بدستور بج رہا تھا ایک دم
اٹھنے کی وجہ سے اس کے دل کی دھڑکن کل تیز ہو گئی تھی۔
اس نے فون اٹھا کر الارم بند کیا اور فون حسان کی طرف بڑھا دیا
آپ مجھے آواز دے کر بھی جگا سکتے تھے۔۔۔۔۔ میرے کانوں کے پردے پھاڑنا "
۔۔۔ ضروری نہیں تھا۔۔۔
اس کی خفگی بھری آواز پر حسان کا قبضہ بے ساختہ تھا۔
ملائکہ نے حیرانی سے اس کے خوشگوار موڈ کو دیکھا اسے
سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آج حسان کا موڈ ایسا کیوں ہے۔
اٹھو اور جا کر ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔۔۔۔۔ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے "
۔۔۔
چہرے پر سنجیدگی طاری کر کے اس نے ملائکہ سے کہا تو وہ چونکی۔

ایک لمحے کو وہ اندر سے ڈر گئی تھی۔ اپنے آپ کو سنبھالتی اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھی۔

اس کے آنے تک حسان نے جوتے اتار کر اپنے پاؤں سیدھے

کیے ایک گلاس پانی پی کر اپنے آپ کو تیار کیا اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

۔ کچھ سوچ کو وہ الماری کی طرف بڑھا اور الماری کا خفیہ خانہ کو ڈلگا کر کھولا جس کا پتا صرف اسے تھا۔

ملائکہ کے آنے تک اس نے اس خانے میں موجود کارڈز اور گفٹس اٹھا کر بیڈ پر رکھے۔

اسے لگا کہ ان چیزوں کے بعد اسے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ملائکہ باہر آئی تو حسان کو سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکی۔

۔ "آپ کھانا کھائیں گے۔"

اسے لگا شاید کھانا گرم کرنے کے لیے جگایا ہے۔

ملائکہ کو آج شک پہ شک لگ رہا تھا۔

تمہیں میرا ذرا خیال نہیں۔۔۔ صرف ایک کپ چائے کا بنایا

- "ہے میرا ساتھ دینے کے لئے اپنے لیے بھی بنا لیتی۔۔۔"

حسنان کی نرم آواز اس کی سماعت میں اتریں تو اس کا

دل زور سے دھڑکا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آج

حسنان کو کیا ہوا ہے معمول سے ہٹ کر اس کا یہ عمل ملائکہ کو پریشانی میں ڈال رہا تھا۔

حسنان نے اس کو تذبذب کا شکار دیکھ کر کارڈز اور گفٹس

کی طرف اشارہ کیا ملائکہ نے کچھ الجھن سے ان چیزوں

کو دیکھا اور ترتیب سے پڑھے ہوئے کارڈ میں سے سب سے

اوپر موجود کارڈ کو اٹھا کر کارڈ کو کھولا یہ حسنان کے

ہاتھ سے لکھا ہوا برتھ ڈے کارڈ تھا اس نے باقی کارڈز پر

نظر ڈالی جو تعداد میں دس یا اس سے کم تھے جب کہ

گفٹ کی تعداد بھی اتنی ہی تھی ملائکہ نے سارے کارڈ باری
باری کھول کر دیکھیں اور اس کے بعد گفٹ کی طرف ہاتھ
بڑھایا اس دوران حنان کا سارا دھیان ملائکہ پر تھا مگر اس
سے سپاٹ تاثرات اسے پریشان کرنے لگے تھے۔
پہلا گفٹ کھلنے پر اس کی آنکھوں میں تحریر پھیلا۔
یہ کانچ کا بنا ہارٹ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے دولہا دلہن
ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے۔ گفٹ پر کوئی ڈیٹ نہیں تھی۔
احتاط سے اسے واپس ڈبے میں ڈال کر اس نے دوسرا گفٹ کھولا۔ اس بار پھر اس کی
آنکھیں پوری کھل گئیں۔ یہ کر سٹل کا بنا تاج محل تھا جو اس قدر نازک تھا کہ اسے
اٹھاتے ڈر لگ رہا تھا۔ حسان خاموشی سے اس کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔
ملائکہ نے تیسرا ڈبہ کھولا تو اس میں لکڑی کا چھوٹا سا
جھولا تھا اس میں بھی لڑکا اور لڑکی اکٹھے جھولے میں

بیٹھے تھے۔ اس بار ملائکہ نے سراٹھا کر حسان کو نا سمجھی سے دیکھا۔

- "یہ سب کیا ہے۔۔۔ آپ مجھے یہ کیوں دکھا رہے ہیں۔۔۔"

وہ واقعی نہیں سمجھی تھی کہ ان برتھ ڈے کارڈز اور گفٹس کا کیا مقصد تھا۔

حسان نے کپ واپس ٹرے میں رکھا اور ٹرے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دی۔

ان گفٹس سے اس نے سنہری رنگ کا ایک گفٹ نکالا اور

ملائکہ کی طرف بڑھا دیا۔

- "اسے کھولو۔۔۔"

حسان نے کہا تو ملائکہ نے ربیپر اتار کر کھولا اور ڈبے میں

ہاتھ ڈال کر اس نے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک

چو کور باکس تھا جس پر چھوٹے چھوٹے دل بنے ہوئے تھے ملائکہ نے احتیاط سے

باکس کھولا۔

- "ول یو میری می۔۔۔"

یہ میں نے تمھاری اٹھارویں سالگرہ پر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر " دینے کی نوبت نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ پاپا نے مجھے اسی دن ہاسٹل واپس بھجوا دیا تھا اور اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب میں واپس آیا تو مجھے پتا چلا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پاپا نے تمہارا رشتہ سعدین بھائی کے ساتھ طے کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اسے اپنا نصیب سمجھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری محبت کو میں نے اپنے دل میں ایک کونے میں چھپا دیا کیونکہ تم میرے بھائی کی امانت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں خیانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ہاسٹل سے واپس آنے کے بعد اپنا زیادہ

وقت انکل افتخار کے ساتھ ہاسپٹل میں گزارتا تھا۔۔ تاکہ تم
سے دور رہ کر تمہیں بھول سکوں۔۔۔ پھر جیسے ہی میری
ہاؤس جاب مکمل ہوئی تو میں نے انکل کا ہاسپٹل جوائن
کر لیا۔۔۔۔۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی بھی تمہارے لئے
اور سعدین بھائی کے لئے برا نہیں سوچا۔۔۔۔۔ ہمیشہ تم
دونوں کی خوشیوں کی دعا مانگی۔۔۔۔۔ شاید اللہ کو
کچھ اور منظور تھا۔۔۔۔۔ تم خود بخود میرے نصیب میں
لکھ دی گئی۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں تم سے اپنی محبت
کا اظہار نہیں کر سکا۔۔۔۔۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں تم مجھے
غلط نہ سمجھو۔۔۔۔۔ مگر آج چچی ماں سے تمہاری بے
اعتباری کا سن کر مجھے اپنے اوپر افسوس ہوا کہ میں نے کیوں اتنے دن ضائع کر دیے
۔۔۔۔۔"

حسنان کے بولے گئے الفاظ پر ملائکہ ششدر سی اسے دیکھی گئی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کا گریبان تر کر رہے تھے۔

حسان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کیا۔

پلیز اگر تم نے رونا بند نہ کیا تو میں بھی رونے لگ جاؤں

۔" گا اور تم نہیں جانتی میں کتنا برا روتا ہوں۔۔۔

حسان کے بولنے کی دیر تھی ملائکہ نے سر جھکا کر اپنے

باقی ماندہ آنسو صاف کیے مگر آنسوؤں کو شاید آج ہی باہر

نکلنے کا ٹھیک طرح سے موقع ملا تھا۔ اس لیے وہ دوبارہ

گالوں پر لڑھک آئے۔ اس بار حسان نے اس کے آنسو صاف

کرنے کے بجائے اس کو بازو کے گھیرے میں لیا اور سینے

سے لگا لیا۔

ملائکہ کو ٹوٹ کر رونا آیا کچھ دیر بعد جب دل کی

بھڑاس نکال چکی تو ملائکہ نے سر اٹھا کر ذرا پیچھے ہو

کر اپنا چہرہ دوبارہ صاف کیا۔ حسان نے اپنی گرفت ڈھیلی

کی تو وہ سرخ چہرہ لیے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

اگر کچھ اور پوچھنا ہے تو پلیز پوچھ لو یہ نہ ہو کہ کل "

۔" تم پھر چچی ماں کو میری کوئی شکایت لگا دوں۔۔

اس کے لہجے میں شوخی تھی ملائکہ نے نفی میں سر ہلایا

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب سچ تھا حسان اس سے

محبت کرتا تھا اس کی آنکھوں میں سچائی صاف نظر آرہی تھی جو ملائکہ نے بغور دیکھی تھی۔

اب ان ثبوتوں کے بعد یقیناً تمہارا شک دور ہو گیا ہو گا کہ میں کسی اور لڑکی کو پسند "

۔" کرتا ہوں۔۔۔

حسان کی بات پر ملائکہ نے آہستہ سے سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔

چند سیکنڈ سے زیادہ نظر نہیں اٹھا سکی کیونکہ حسان کی آنکھوں میں چمکنے والے جگنو

دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا۔

حسان کو یقین ہو گیا کہ صبح اس کی چچی ماں اپنی بیٹی کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھیں گی اور اس کا یہ یقین غلط نہیں تھا۔

بیگم منور صبح کچن میں آئیں تو بیگم علی پہلے سے موجود تھیں۔

اس وقت وہ علی صاحب کے لیے چائے بنانے آئی تھیں۔

بیڈٹی کی عادت ان کو شروع سے تھی۔ بیڈٹی کے بغیر ان کی صبح نہیں ہوتی تھی

۔"کیا بات ہے۔۔۔ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔"

بیگم مدحت نے بیگم منور کو سست دیکھا تو پوچھا۔

بس بھابی سر میں درد ہے۔۔ میں نے سوچا چلو بریڈ کھا لو ساتھ ٹیبلٹ لے لیتی ہوں"

۔۔"

ان کی آواز سے ان کی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا تم بیٹھو

میں چائے بنا رہی ہوں بریڈ بھی گرم کرتی ہوں۔ کھا

کے ٹیبلٹ لے لینا اور اگر آرام نہ آئے تو حسان اٹھتا ہے تو اس کو چیک بھی کروالینا۔

بیگم مدحت نے ہمدردی سے کہا۔ تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

- "بھابی آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔"

جھجکتے ہوئے بیگم منور نے کہا۔

- "تم نے جو پوچھنا ہے تسلی سے پوچھو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔"

اس کے سامنے چائے رکھتے ہوئے ہوئے بریڈ ٹوسٹر سے نکال کر پلیٹ میں رکھی اور
جیم کے ساتھ ان کے سامنے رکھ دی

"بھابی کیا آپ ملائکہ سے ناراض ہیں۔۔"

سر کو جھکائے آہستگی سے پوچھا تو مدحت نے حیرت سے ان کو دیکھا

- "تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔"

بھابی یہ مجھے نہیں ملائکہ کو لگتا ہے کہ اب آپ اس کو

پہلے کی طرح پیار نہیں کرتیں اور اس بات کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتی

- "ہے۔۔۔"

انہوں نے کہا تو بیگم منور نے چند لمحے سوچا اور پھر بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

- "بھابھی۔۔۔۔۔ آپ ملائکہ سے ناراض ہیں۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر انہوں نے بھابھی کا چہرہ دیکھا جہاں پر سنجیدگی تھی

تمہیں ایسے کیوں لگا۔۔۔۔۔" انہوں نے پوچھا "

بھابھی۔۔۔۔۔ یہ میرا نہیں ملائکہ کا خیال ہے کہ آپ اس سے "

ناراض ہیں۔۔۔۔۔ اسے لگتا ہے کہ سعدین کے واقعے کے بعد آپ اس سے کچھ کچھ

- "ہیں۔۔۔۔۔"

بیگم منور نے بات مکمل کر کے ان کا چہرہ دیکھا جہاں رنجیدگی تھی۔

میں اس سے ناراض نہیں بلکہ میں اس سے شرمندہ تھی "

میری اولاد نے مجھے سراٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا جس

لڑکی کو میں نے ساری زندگی اپنی بیٹی بنا کر رکھا میرے

بیٹے نے اس کی زندگی خراب کر دی تمہارا کیا خیال تھا کہ

اس کے بعد میں اس سے نظر ملانے کے قابل تھی اسے دیکھ کر مجھے شرمندگی ہوتی
- "تھی۔۔۔"

وہ رو دیں۔

بھابھی اس میں آپ کی کون سی غلطی تھی۔۔۔۔۔ سارا"

- "قصور سعدین کا تھا پھر آپ کیوں گلٹی فیل کرتی تھی۔۔"

بیگم منور جیسے ساری بات سمجھ گئی ان کے دل پر دھرا پتھر سرک گیا۔

بیگم منور کو ان پر پیار آیا انہوں نے واقعی ثابت کر دیا کہ

ملائکہ کو وہ اپنی بیٹی کی طرح چاہتی تھیں اس بات نے ان کو دلی اطمینان بخشا تھا

اب انہیں تسلی تھی کہ اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو اس کے

سر پر ماں اور باپ جیسے بڑے امی ابو کا سایہ اور حسان

جیسے شوہر کا ساتھ ہو تا جو یقیناً اس کو وہی محبت اور پیار دیتے جو اس کا حق تھا۔

آج انہوں نے ہمت کر کے حسان اور بھابھی کے ساتھ بات

کر کے اپنے دل میں پنپنے والے خدشات کو دور کر لیا تھا اگر
وہ ملائکہ کو لے کر یہاں سے چلی جاتیں تو اس کا خمیازہ
ملائکہ کو بھگتنا پڑتا رشتوں میں اگر کبھی ایسا وقت آئے
تو بات چیت کر کے اپنے دل کے ڈر کو دور کر دینا چاہیے ورنہ
دل میں رکھنے سوائے خود کو تکلیف دینے کے اور کچھ
نہیں ہوتا انہیں یقین تھا کہ رات کو حسان نے ملائکہ کے
سارے خدشات دور کر دیئے ہوں گے اور اب وہ بھابھی کے
متعلق بات کر کے ملائکہ کا کو بتا سکتی تھی کہ اس کے
سارے ڈر اور خدشات غلط تھے بعض اوقات ہم جیسا
سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا اور یہ بات چیت کے ذریعے ہی
سمجھ آتی ہے اس لیے کوشش کریں اگر سامنے والے کا رویہ
آپ کو غلط لگ رہا ہے تو بات کر کے اس سے وجہ جانے

بجائے اس کے کہ آپ اپنے دل میں اس کے لئے بے اعتباری
رکھ لیں اور رشتے کو اس بے اعتباری کی نظر کر دیں۔



- "سر آپ سے کوئی بی بی ملنے آئی ہیں۔۔"

گیٹ کیپر نے انٹرکام پر اندر علی صاحب کو اطلاع دی
- "ٹھیک ہے اندر بھیج دو۔۔"

انہوں نے کہا اور رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد جو لڑکی

اندر داخل ہوئی اس کو دیکھ کر حنان چونکا کا یہ وہی

لڑکی تھی جس کو وہ دو تین بار سعدین کے ساتھ دیکھ چکا تھا

- "جی فرمائیے۔۔۔ کیسے آنا ہوا"

علی رضوی صاحب کے پوچھنے سے پہلے ہی حنان بول پڑا۔

بیگم مدحت اس کو بیٹھنے کا اشارہ کر چکی تھیں۔

"میں سعدین کی وائف ہوں۔۔۔"

سلام کرنے کے بعد اس نے کہا تو وہاں پر موجود سب کو شاک لگا۔

"ہمارا سعدین سے کوئی تعلق نہیں پھر آپ کس لیے تشریف لائیں ہیں۔۔۔"

علی رضوی صاحب غصے سے بولے تو شامل ڈر گئی۔

پلیز انکل۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ اس سے ناراض ہیں آپ کی بہت مہربانی ہوگی "

- "اگر آپ میری بات سن لیں۔۔۔"

شامل نے ڈرتے ہوئے بات کی تو علی صاحب نے غصے سے

اپنی بیوی کو دیکھا جس کا مطلب تھا کہ اس لڑکی کو یہاں سے چلتا کریں۔

"بھائی صاحب آپ ایک بار اس کی بات سن لیں پھر اسے بھیج دیجئے گا۔۔۔"

بیگم منور نے کہاں تو مدحت بیگم نے تشکر سے ان کی طرف دیکھا

"جلدی بتائیں آپ کس لیے آئی ہیں اور پھر یہاں سے تشریف لے جائیں۔۔۔"

ان کے لہجے کی سختی سے شامل کو پسینہ آنے لگا۔

انکل سعدین آسٹریلیا پولیس کی حراست میں ہے۔۔۔ اس "

پر ہیروئن سمگل کرنے کا جھوٹا الزام ہے۔۔۔۔۔ عدالت نے اس کو 20 سال کی سزا سنائی ہے۔۔۔۔۔ انکل سعدین کو پھسایا گیا ہے۔ ہم نے پوری کوشش کی تھی مگر ثبوت نہ ہونے کی بنا پر اس کو عدالت نے سزا سنادی میرا یہاں آنے کا مقصد آپ کو صرف اطلاع دینا تھا وہ اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس کی فیملی سے اس کی طرف سے معافی مانگ لوں خاص طور پر ملائکہ سے کیونکہ اس دن جو بھی ہو اوہ نادانستگی میں ہوا اس کو داد خان نے زبردستی نشہ آور جو س پلایا تھا وہ اس نشہ کے زیر اثر تھا۔۔۔۔۔ انکل آنٹی آپ لوگ پلیز اس کو معاف کر دیں اور اس نے آپ سے اس بات کی بھی معافی مانگی ہے کہ ناپسندیدگی کے باوجود اس نے ملائکہ سے رشتہ جوڑا تھا

اور وہ ملائکہ سے رشتہ ہونے کے باوجود مجھ سے محبت
کرتا رہا مجھے یہ سب شادی کے بعد بلکہ سعدین کے جیل
جانے کے بعد اس کی زبانی پتہ چلا وہ شاید یہ سارے
"حقائق مجھ سے چھپائے رکھتا اگر اس کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آتا۔۔
شمال اپنی بات مکمل کر کے سر جھکا گئی۔ ابھی وہاں
بیٹھے ہر فرد میں اپنے طریقے سے سعدین کے لیے دکھ
محسوس کیا تھا کچھ بھی تھا وہ اس گھر کا بیٹا تھا
میں نے اس دن اسے معاف کر دیا تھا جب میں حسان کے "
نکاح میں آئی تھی کیونکہ اگر میں پہلا غم اپنے دل میں
۔۔" رکھتی تو شاید نئے رشتے کو ٹھیک طرح سے نہ نبھاتی۔۔۔
ملائکہ نرمی سے بولیں۔

جب سے حسان نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا وہ
اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھ رہی تھی اور اللہ کا شکر

ادا کر رہی تھی جس نے حسان کا ساتھ اس کے نصیب میں
لکھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ ان کو معاف کر دے گی بڑی ماما اور بڑے پاپا کی خاطر۔
میں نے آپ کی بات سن لیں اب آپ برائے مہربانی یہاں سے تشریف لے جائیں "
- "میرا فیصلہ نہیں بدلے گا۔"

علی رضوی صاحب سختی سے بولے تو مدحت بیگم نے
اپنی بھیگی آنکھیں صاف کی کیونکہ وہ جانتی تھی ان کے
شوہر ایک بار جو فیصلہ کر لیں اس سے پیچھے نہیں ہٹتے
ملائکہ نے ایک نظر بڑی امی کو دیکھا اور اٹھ کر بڑے پاپا کے پاس آئی۔
پاپا۔۔۔ پاپا۔۔۔ پلیز آپ میری خاطر سعدین بھائی کو "
- "معاف کر دیں وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں۔۔۔"
ملائکہ نرمی سے بولی تو علی رضوی صاحب نے ایک نظر

اس کو دیکھا اور پھر اپنی بیوی کی طرف نگاہ کی جو دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھ رہی
تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں نے معاف کیا مگر میری معافی کا یہ " مطلب نہیں کہ وہ اس گھر میں ڈیرے ڈال لے میری معافی بس اتنی ہی ہے کہ وہ اپنی ماں سے ملنے اس کے گھر میں آ سکتا ہے مگر اس کو یہاں رہنے کے لئے اجازت نہیں ملے گی وہ آئے اور اپنی ماں سے مل کر چلا جائے آئے اس سے زیادہ گنجائش میرا دل نہیں دیتا ۔۔۔"

علی رضوی صاحب بولے تو ان کا لہجہ بے لچک تھا۔
پاپاجب آپ معاف کرنے پر تیار ہیں تو پلیز آپ پوری طرح " سے معاف کر دیں ہم سب جانتے ہیں انہوں نے غلط کیا مگر اب ان کے ساتھ شامل ان کی بیوی کی حیثیت سے موجود ۔۔۔" ہے آپ کو اچھا لگے گا کہ آپ کی بہو در بدر رہے ملائکہ کی بات پر علی رضوی صاحب نے اس لڑکی کو دیکھا جو ان کے فیصلے کی منتظر کھڑی تھی۔

"بڑے پاپا پلیز مان جائیں:-"

ملانکہ نے بہت لاڈ سے کہا۔ تو انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بوسہ دیا
"ٹھیک ہے میرا بچہ صرف آپ کی وجہ سے میں اس کو معاف کر رہا ہوں۔"

علی رضوی صاحب بولے تو سب میں خوشی کی لہر دوڑ

گئی شائل اپنے آنسو صاف کیے اور آگے بڑھ کر ان کے آگے

سر جھکا دیا جس پر علی رضوی صاحب نے شفقت سے اس

کے سر پر ہاتھ رکھا اور سہاگن رہنے کی دعا دی۔



واثقہ اور ہالہ کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھے ملائکہ

اس بار پورے دل سے ان کے ساتھ مصروف تھی۔ ٹینا مریم

کے ساتھ اس کے چچا کی طرف گئی تھی اور شادی کی

تاریخ رکھنے کے بعد واپس آچکی تھی شادی اٹینڈ کر کے ان کا ارادہ واپسی کا تھا۔

- "ہالہ یہ کیا کر رہی ہو تم"

بیگم خدیجہ نے اسے لاونچ میں مختلف قسم کے کپڑوں کے ساتھ دیکھا تو غصے سے پوچھا

-

یہ اس کے جہیز کے کپڑے تھے جو وہ ادھر ادھر بکھر آئے

مزے سے بیٹھی تھی پیاری ماں میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ

والا سوٹ ذرا لمبا لگ رہا ہے اور یہ مہرون والا اس کی شرٹ

- "کھلی لگ رہی ہے اور یہ پرپل والا اس کی قمیض کی لمبائی دیکھیں کتنی زیادہ ہے۔"

ہالہ نے منہ بنا کر کہا تو بیگم خدیجہ نے اسے گھورا۔

ہالہ بس کر دو اب شادی میں دو دن رہ گئے ہیں اور تم یہ

سیا پاڈال کر بیٹھ گئی ہو یہ کپڑے بالکل ٹھیک ہیں کوئی

کمی بیشی نہیں تم صاف کہو کہ تمہیں ان کپڑوں کا ڈیزائن

"پسند نہیں آ رہا اور اب تمہیں کچھ اور چاہیے ہو گا۔"

پیچھے کھڑے حنان کا قہقہہ بے ساختہ تھا ہالہ نے سر اٹھا کر
اس کو دیکھا جو مزے سے اس کی درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔

۔ ماما آپ نے تو اپنے داماد کی عزت کا بھی خیال نہیں کیا

اور اس کی بیوی کو اس کے سامنے ڈانٹنا نہیں چھوڑا کیا

۔ "سوچتے ہوں گے وہ کہ میری ماں کیسی ظالم ہے۔۔"

ہالہ کی دہائی پر بیگم خدیجہ کی ہنسی نکل گئی۔

وہ کچھ نہیں سوچے گا کیونکہ وہ تمہیں اور مجھے "

۔ "اچھی طرح جان چکا ہے۔۔"

حنان قریب آ کر پھوپھو کے گلے میں بازو ڈالیں اور ان کی گال پر پیار کیا۔

میری پھوپھو دنیا کی بیسٹ پھوپھو ہیں۔۔۔۔۔ اب مجھے پتہ "

چل گیا ہے کہ اگر تم نے مجھے ذرا سا بھی شاپنگ کے

معاملے میں تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں سیدھا اپنے

پھوپھو کے دربار میں حاضر ہو جاؤں گا یقیناً میری پھوپھو میرا مقدمہ اچھے سے لڑی
"گئی۔۔"

حنان اس کی ناراضگی دیکھتا خوشدلی سے بولا تو بیگم
خدیجہ نے اس کی بلائیں لیں ہالہ پاؤں پٹختی جھک کر
سارے کپڑے اکٹھے کرتی غصے سے اندر کی طرف بڑھ گئی
"ایک تو یہ اور اس کا غصہ۔۔۔۔۔ اب سارا دن منہ بنائے پھرتی رہے گی۔۔"
بیگم خدیجہ خفگی سے بولیں۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی بیٹی سے بات کر لو اس کو سمجھا دو۔۔"
حنان کے کہنے پر انہوں نے آرام سے رضامندی دی کیونکہ
اب وہ اس کا شوہر تھا اتنا تو حق رکھتا تھا اور اگر وہ
پوچھ کر عزت دے رہا تھا تو انہیں کیا پڑی تھی اس کو انکار کرنے کی۔

حنان کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ہالہ بیڈ پر منہ سجائے بیٹھی تھی۔

میری پیاری بیگم یہ کوئی غصہ کرنے والی بات ہے اگر آپ کو یہ کپڑے پسند نہیں تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ شادی کے بعد میں آپ کو اس شہر کے سب سے بڑے شاپنگ مال "میں لے کر جاؤں گا جتنے مرضی سوٹ خرید لینا میں منع نہیں کروں گا۔۔

حنان دونوں بازو سینے پر باندھے ہنسی روکتے ہوئے بولا
اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر اس کے دل میں گدگدی ہو رہی تھی۔ ہالہ نے سراٹھا کر حنان کو دیکھا جس کے چہرے پر شرارت تھی۔

میں فرمائش کروں اور آپ فوراً آکر میری ماں سے شکایت " لگا دیں۔۔۔۔۔ میں آپ کا پلان بڑے اچھے طریقے سے سمجھ چکی ہو۔۔

ہالہ لڑا کا خاتون کی طرح دونوں بازو کمر پر رکھ کر کھڑے

ہوتے ہوئے بولی تو حنان نے دلچسپی سے اس کے روپ کو دیکھا۔

- "بیگم۔۔۔ میں نے مذاق کیا تھا۔۔۔ آپ تو سیریس ہی ہو گئی ہیں۔۔۔"

اس نے قریب آکر ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما اور نرمی

سے بولا تو ہالہ نے سرخ ہوتے ہوئے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"

حنان نے منہ بنا کر کہا

- "اچھا۔۔۔ اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو یہ میرا ہاتھ ہے برگر نہیں۔۔۔"

ہالہ نے کہاں۔

کچن میں چلو اور مجھے چپس بنا کر دو آج دن کو کھانا "

- "نہیں کھایا تھا تو پیٹ میں چوہوں کی ریس لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

حنان نے منہ بنایا۔

- "آپ کے گھر کوئی نہیں آپ کی پیٹ پوجا کروانے کے لیے۔۔۔۔۔"

ہالہ نے ناک چڑھایا۔

ملائکہ حسنان کے ساتھ ہو سپیٹل گئی ہوئی ہے اور ماما "

آرام کر رہی ہیں اور جمیلہ کے ہاتھ کے چپس کھانے کا میرا

موڈ نہیں۔۔۔۔۔ اس لئے بیگم میں آپ کے پاس تشریف لایا

ہوں تاکہ آپ کے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے بنے ہوئے چپس کھا سکوں
۔۔۔۔۔"

اس کو منانے کے لئے حنان نے کہا تو اس پر ملائکہ نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔

تو آپ اس لیے تشریف لائے تھے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے آپ نے تو "

شادی سے پہلے ہی مجھے کچن میں کھڑا کر دیا ہے اس کا بدلہ میں آپ سے شادی کے بعد
۔۔۔۔۔" لوں گی۔۔

ہالہ ہنستے ہوئے اس کے قریب سے باہر نکل گئی تو حنان نے

خالی کمرے کو دیکھا اور کندھے اچکاتا اس کے پیچھے چل پڑا تاکہ آلو چھلاوے میں بیگم
کی مدد کر سکے۔

عرب نے شیر وانی پہن کر ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا۔
آف وائیٹ اور گولڈن کمینیشن کے ساتھ ریڈ کا ہلکا سا ٹچ تھا جو واقعہ کے لہنگے ساتھ
میچ کر رہا تھا۔

کرنل طارق نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا اور دل ہی دل
میں بلائیں لیتے بہت محبت سے گلے لگا کر تھپکی دی۔

عرب جھیمتا ہوا مسکرا کر ماں کے گلے لگ گیا۔

نیچے اس کے دوستوں نے ہلڑ بازی مچائی ہوئی تھی۔۔

فیملی کے ممبران بہت کم تھے۔ عرب کے حقیقی والدین اور

بہن بھائیوں کو پلین کی سیٹرز نہیں مل سکیں اس لیے

عرب نے ایک دوست کی ڈیوٹی لگائی جو ٹیب ہاتھ میں

پکڑے لائیو ویڈیو کال پر مسلسل ان سے رابطے میں تھا۔

مسز طارق نے کلاہ پہنا کر اسے دوبارہ دیکھا۔

- "اللہ نظر بد سے بچائے ماشاء اللہ بہت پیارے لگ رہے ہوں۔۔"

اس کے سر سے ہاتھ میں کئی نوٹ تھامیں وہ صدقہ اتارتے ہوئے بولیں۔

مختصر سی برات کا یہ قافلہ اپنے وقت پر شادی ہال کی طرف چل دیا۔

دوسری طرف واثقہ اور ہالہ کو بیوٹیشن گھر میں ہی تیار

کرنے کے لئے آئی تھی ملائکہ گھن چکر بنی آنے جانے والوں کے ساتھ مصروف تھی

-

بیگم مدحت کئی بار ٹوک چکی تھیں اب جا کر تیار ہو جاؤ

مگر گھر آئے مہمان اس کو سر نہیں اٹھانے دے رہے تھے۔

کسی کو چائے چاہیے تھی تو کسی کو پانی اور کسی کو

ناشتہ اس کی بھاگ دوڑ دیکھ کر حسان کو ہنسی آرہی

تھی کیونکہ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھی بال پونی

میں سے نکل کر چہرے پر بکھرے ہوئے تھے جو اس کے
حسن میں مزید اضافہ کر رہے تھے حسان کی ساری
دلچسپی کا محور اس کا چہرہ تھا جہاں پر کسی وقت
غصہ اور کسی مسکراہٹ چمکتی۔ تنگ آ کر بیگم مدحت نے
اس کو بازو سے پکڑا اور حسان کو حکم دیا کہ اس کو جا
کر اندر چھوڑ آ اور اب یہ تیار ہوئے بغیر باہر آئی تو میں تمہاری پٹائی کروں گی۔
حسان ہنستا ہوا اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اندر لے گیا۔
تم کیا چاہتی ہو کہ ماں مجھے گنجا کر دے انہیں۔۔۔۔۔ اپنی بہو سچی سنو ریں چاہیے "
۔۔"

کمرے میں لا کر حسان نے شرارتی انداز سے کہا۔ اس نے ایک نظر حسان کو دیکھا
اور سر جھٹکا۔

یہ جو باہر اتنے ڈھیر سارے مہمان بیٹھے ہیں جو شادی "

ہال میں جانے کے بجائے سیدھے گھر تشریف لے آئے ہیں ان کی فرمائش کون پوری
- "کرے گا۔"

ملائکہ کو سب کی فکر ہو رہی تھی۔

میری جان۔۔۔ ان کو ماما اور چچی ماں جمیلہ کے ساتھ مل "

کر دیکھ لیں گی۔۔۔۔۔ تم پلیز چینج کرو اور جا کر

بیوٹیشن سے تیار ہو۔۔۔۔۔ اس کے بعد جو مرضی کرتی رہنا۔۔۔۔۔ ماما کچھ
- "نہیں بولیں گی۔۔۔۔۔"

اس کے طرزِ مخاطب پر ملائکہ کے چہرے پر سرخی چھا

گئی جسے حسنان کی شوخ جسارت نے مزید گہرا کر دیا تھا۔

حسانان نے بیڈ پر پڑے کپڑے اس کے ہاتھ میں دیے اور اسے واش روم کی طرف
دھکیلا۔

- "آج تمہارے لیے ایک سرپرائز اور بھی ہے۔۔۔"

واش روم کے دروازے پر پہنچنے سے پہلے ہی حسنان کی آواز پر مڑی۔

کیا۔۔۔۔۔ کیا سر پر ائیز ہے۔۔۔ پہلے مجھے بتائیں پھر میں "

کپڑے چینج کروں گی۔۔۔ آگے جاتی فوراً واپس پلٹ کر آئی۔۔۔

یار ابھی نہیں۔۔۔ ابھی تو تم جاؤ جا کر ڈریس چینج کرو۔۔۔۔۔ بعد میں بتاؤں "

- "گا۔۔

حسان نے اس کو ٹالا تو وہ بناتی واپس مڑ گئی اس کی

اس ادا پر حسان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اسے لگتا تھا

کہ دن بدن ملائکہ سے محبت میں اضافہ ہو تا جا رہا ہے اور

اب تو ملائکہ کو بھی دیکھ کر لگتا تھا کہ حسان کی محبت ملائکہ کی روح میں اتر چکی ہے۔

ہالہ۔۔۔ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ تم میک اپ میں "

"کیوں اڑنگیاں دے رہی ہو۔۔۔ ان کا کام ہے ان کو آرام سے کرنے دو۔۔۔

واثقہ جو پہلے تیار ہو کر بیٹھ چکی تھی جھنجھلا کر ہالہ

سے مخاطب ہوئی جو مسلسل بیوٹیشن کو تنگ کر رہی تھی۔

۔"مجھے یہ آئی میک اپ اچھا نہیں لگ رہا۔۔ دیکھو کیسے میں ڈل لگ رہی ہوں۔۔۔"

ہالہ نے اس کی طرف رخ موڑ کر دیکھایا۔

"یہ تو واقعی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔ آپ پلیران کا آئی میک اپ ٹھیک کریں۔۔۔"

ہالہ کی شکل دیکھ کر اسے اندازہ ہوا۔ جہاں آئیز پر ڈارک گولڈن میک اپ بہت برا لگ رہا تھا۔

پتہ نہیں س حنان کہاں سے برآمد کر لایا ہے اسے۔۔۔۔"واثقہ نے کوفت میں مبتلا ہو کر سوچا۔

اس نے اپنے میک اپ کرواتے وقت آئی شیڈ پہلے ہی اپنی پسند کے لگوائے تھے جبکہ ہالہ خاموشی سے جا کر اس کے آگے بیٹھ گئی تھی۔

کچھ ہی دیر میں بیگم خدیجہ نے چکر لگا کر بیوٹیشن کو جلدی کرنے کا کہا خود وہ سب شادی ہال جانے کے لیے نکلنے لگے تھے۔ ان کے پاس حسان اور ملائکہ کو چھوڑا تھا۔

حسان دونوں دلہنوں کو لے کر شادی ہال پہنچا جہاں دونوں بارائیں موجود تھیں۔

ملائکہ، مریم اور ٹینا کے ہمراہ اس نے دونوں کو برائیڈل

روم میں بھیجا اور خود ہال میں آگیا جہاں پر سب آپس

میں خوش گپیاں لگانے میں مصروف تھے عارب اور حنان دولہا بنے شاندار لگ رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں نکاح کا فریضہ سرانجام دیا گیا کیا اور

پھر ویڈیو نے ہال میں کھانا سرو کرنا شروع کر دیا۔

ہلکی پھلکی کی باتوں کے دوران کھانا ختم ہوا تو ٹینا اور

مریم کے ساتھ ملائکہ واثقہ اور ہالہ کو لینے کے لئے برائیڈل روم میں آگئی۔

فوٹوشوٹ کے لیے دونوں دلہنوں کے ساتھ ساتھ دولہا بھی

منع کر چکے تھے کیونکہ چاروں میں سے کوئی بھی نہیں

چاہتا تھا کہ کوئی غیر مرد دولہنوں کی تصویر کھینچیں۔

ان کو سٹیج پر لا کر بٹھایا گیا تو ملائکہ دودھ پلائی کی رسم کرنے کے لیے دونوں کو لے کر سٹیج پر آگئی۔

تھوڑے سے بحث مباحثے کے بعد تینوں نیگ لے کر شرافت سے واپس گئیں

۔ دونوں دولہے حیران ہوئے کہ انھوں نے کوئی مزید رسم نہیں کی۔

عرب بھائی آپ کو اور حنان بھائی آپ دونوں کو نیچے انکل بلارہے ہیں۔"

مریم نے ان کے سامنے آکر کہا تو دونوں ہی اٹھ کھڑے

ہوئے جیسے ہی وہ دو قدم آگے گئے سٹیج کے پیچھے سے

ملائکہ اور ٹینا آگے آکر ان کی جگہ پر بیٹھ گئیں۔

حنان بھائی۔۔۔ واپس آجائیں۔۔ میں مذاق کر رہی تھی۔"

مریم کی آواز پر دونوں پلٹے تو اپنی جگہ پر قبضہ دیکھ کر دیدے پھاڑے ہکا بکا کھڑے رہ گئے۔

غنڈہ گردی کی انتہا ہو گئی ہے وہ بھی دن دھاڑے۔۔۔۔"

ظالموں یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔ اچھے بھلے ہم بیٹھے ہوئے تھے

ملائکہ نے مسکراتے ہوئے ہوئے کہا تو حنان نے منہ کھول کر اس کو دیکھا۔
میرے خدا یا۔۔ ملائکہ۔۔۔ یہ تم ہی ہو۔۔۔۔۔ کیسے تمہاری "
زبان پڑپڑ چل رہی ہے۔۔۔۔۔ سارا قصور حسنات کا ہے
جس نے تمہیں بگاڑا ہے۔۔۔۔۔ کہا گیا ہے یہ ذرا اس کو میں

ہم ایسے ہی کھڑے رہیں گے۔۔۔۔۔ چلو چل کے وہاں بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ ویسے "

۔۔۔ بھی کرسیاں خالی پڑی ہیں۔۔۔

عارب نے حنان کو کہا تو حنان نے بھی اتفاق کیا اور ان دونوں کو دیکھا۔

چلو بھئی ہم تو جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ جب رخصتی ہو گئی تو "

اپنی بیویوں کو لینے کے لئے آجائیں گے۔۔۔۔۔ تب تک تم لوگ

۔۔۔ "اطمینان سے بیٹھ کر ہماری بیویوں سے باتیں کرو۔۔۔

حنان کی بات پر ان کو پتنگے ہی لگ گئے

آپ لوگ اپنی معصوم بیویوں کو ان غنڈیوں کے پاس "

چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اگر انہوں نے ہماری انگوٹھیاں اتار لی تو پھر ہم کیا کریں

۔۔۔ "گے۔۔۔

ہالہ نے انہیں دوسری راہ دکھائی۔

حنان کے ساتھ عارب کو بھی ہالہ کی منماتی آواز سن کر ہنسی آگئی۔

- "تم تو چپ کر کے بیٹھ۔۔۔۔۔ آج کے دن دلہن نہیں بولتی۔۔ :

ملائکہ نے فوراً اس کو گھر کا۔

ایک تو میں تم لوگوں کی مدد کر رہی ہوں اوپر سے تم"

- "مجھے ڈانٹ رہی ہو۔

ہالہ نے فوراً منہ بسورا۔

اب آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں۔۔ جائیں نا۔۔ کہیں آپ لوگ"

- ""اس بات کا انتظار تو نہیں کر رہے کہ ہم آپ کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔

مریم نے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور

دونوں کے ہاتھ جیب کی طرف گئے کیونکہ اس کے علاوہ

کوئی چارہ نہیں تھا اگر ان کو نیگ نہ دیتے تو یقیناً ان کا ریکارڈ لگتا۔۔

نیگ ملتے ہی تینوں ان دونوں کو بڑے بوڑھیوں کی طرح

دعائیں دیتی ہوئی اٹھ گئی جس پر دولہوں کے ساتھ دلہنوں کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔

کچھ ہی دیر میں واثقہ کو رخصت کرنے کے لیے کلیم صاحب کے ساتھ علی رضوی اور بیگم خدیجہ سیٹج پر آگئیں۔
دونوں ممانیاں سیٹج سے نیچے ہی کھڑی تھیں۔ ملائکہ نے واثقہ کو چادر اوڑھا کر قرآن پاک فاذر کے ہاتھ میں دیا جو صبح سے کئی بار روچکا تھا۔
حسان کے بلانے پر بھی وہ بہنوں کے پاس سیٹج پر نہیں آیا تھا۔
ہالہ اور واثقہ جانتی تھیں کہ وہ بہت کمزور دل کا ہے ذرا سی بات پر اس کی آنکھ میں آنسو آجاتے تھے اس لیے زیادہ اصرار نہیں کیا اب بھی قرآن پاک ہاتھ میں تھامے میں وہ آنکھوں میں اٹڈنے والے آنسوؤں پر بمشکل قابو پار ہاتھا۔
سب سے ملنے کے بعد کلیم صاحب کے بازو کے گھیرے میں وہ سیٹج سے نیچے اتری اور دونوں ممانیوں نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا کر دعائیں دیں اس کو رخصت کرنے

کے بعد حسان نے روتے ہوئے فازر کو بمشکل چپ کروایا۔

ہالہ خبردار اگر تم نے رونے کی کوشش کی۔۔۔ تمہارے سارے:

میک اپ کا ستیاناس ہو جائے گا اور حنان بے چارا چیخیں

- "مارتا ہوا تمہارے کمرے سے بھاگا باہر آئے گا۔۔۔

مریم جو اس کے پاس تھی اس کے سوسو کی آواز پر نقشہ کھینچتے ہوئے بولی۔

اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔۔۔۔ یقین کرو اس وقت میں چڑیل کو بھی مات دے "

- "رہی ہو گی۔۔

- ہالہ نے کہا تو مریم نے فوراً گھونگھٹ اٹھا کر اس کی شکل دیکھی۔

ہا۔۔۔ کر لیا نا تم نے بیڑا غرق۔۔ دل کر رہا ہے یہی تمہیں "

- "شیشہ لا کر دکھاؤ۔۔۔۔۔ ذرا دیکھو کیسی بن بتوڑی لگ رہی ہو۔

مریم نے جیسا ہی گھونگھٹ اٹھا اس کی شکل دیکھ کر دھک

ہالہ نے کہاں تو مریم نے اسے گھور کر دیکھا۔

تمہاری حالت دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تمہارے تین چار "

"آنسوؤں کا۔۔۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے تم نے ندیاں بہا دیں ہیں۔

مریم نے اس کو لتاڑا۔

ملائکہ کی باری جو بیوٹی پارلروالی باجی آئی تھیں انہوں "

نے کتنا اچھا میک اپ کیا تھا۔۔۔۔۔ ملائکہ اتنا روئی تھی

۔" مگر پھر بھی اس کے میک اپ کا بال بیکا بھی نہیں ہوا تھا۔

ہالہ افسردگی سے بولی

۔" پھر ان ہی بیوٹی پارلروالی باجی کو کیوں نہیں بلایا "

مریم نے استفسار کیا

۔" ان کی کوئی بھی ڈیٹ فری نہیں تھی اس لیے دوسری منگوانی پڑی "

ہالہ نے جواب دیا

اچھا چلو اب تم پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔۔ فی الحال تو " تمہارا گھونگھٹ نیچے ہے۔۔۔۔۔ انکل لوگ واپس آرہے ہیں۔۔ گھر جا کر تمہاری ڈینٹنگ پینٹنگ کرو گی۔۔۔۔۔ انشاء اللہ - " کچھ بہتر صورت نکل ہی آئے گی تمہاری

مریم نے اس کو دلا سہ دیتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا تو ہالہ نے ایک دھموکہ اسے جھڑ دیا۔

اسٹیج پر آتی ٹینا اور ملائکہ نے ہنستے ہوئے ساریکاروائی

ملاحظہ کی۔ کچھ دیر میں ہالا کی رخصتی بھی ہو گئی۔

کیونکہ سب کو واپس ایک ہی گھر میں جانا تھا اس لیے

ہالہ کے رخصتی کے وقت رونے دھونے کا سلسلہ کم تھا گھر

آتے ہی ساری رسموں سے فارغ ہو کر مریم اور ملائکہ ہالہ کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔

پہلی فرصت میں مریم نے اس کا میک اپ صاف کر کے دوبارہ سے اسے تیار کیا ایک بار اس کا جائزہ لینے پر سیٹی کے انداز میں ہونٹ سکڑے۔

واہ میں نے تو تمہاری اس بیوٹی پالروالی سے بھی "

- "زیادہ تمہیں خوبصورت تیار کیا ہے۔۔۔۔

مریم نے چٹخار لیتے ہوئے کہا۔

- "نہ جانے واقفہ کا کیا حال ہوا ہو گا"

مریم نے سوچتے ہوئے کہا تو ہالہ کو اس کی فکر لگ گئی۔

ملائکہ پلیز۔۔۔۔ تم واقفہ کو فون کرو اور اس سے کہو کہ "

فورا سے اپنا چہرہ دیکھے وہ اپنا میک اپ خود درست کر لے گی مجھ سے زیادہ اچھا کرنا آتا ہے۔۔۔۔

ہالہ کے کہنے پر ملائکہ نے فورا واقفہ کا نمبر ملا یا تھوڑی دیر بعد ہی کال رسیو ہو گئی۔

- "واقفہ اٹھ کر اپنا چہرہ دیکھو اور اپنا میک اپ درست کرو "

سلام دعا کے بعد ملائکہ نے واقعہ سے کہا تو وہ فوراً
سیدھی ہوئی کمرے میں اس وقت کوئی نہیں تھا اس لیے
جلدی سے نیچے اتر کر شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔
گھونگھٹ اٹھا کر فوراً سے نگاہ شیشے پر پڑتے اپنے عکس پر ڈالی اور فوراً ہی گھبرا کر پیچھے
ہوئی۔

"ملائکہ میں تو اس وقت چڑیل لگ رہی ہو وہ بھی سچ مچ والی۔"
واقعہ نے پریشانی سے کہا۔

اپنا ٹرائی بیگ دیکھو اور اس سے اپنا میک اپ کا بیگ "
نکالو اور اپنی شکل درست کرو اس سے پہلے کہ عارب
- "بھائی کمرے میں آئیں اور تمہیں دیکھیں۔۔"

ملائکہ نے نرمی سے کہا تو اس نے فوراً ادھر ادھر دیکھا
ایک سائیڈ پر اس کو اپنا بیگ کھڑا نظر آیا اور اس کی

طرف بڑھی اور اسے کھولا میک اپ کا سامان نکال کر
شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی دس منٹ میں پھیلا ہوا
سارا میک اپ صاف کر کے اس نے ابھی دوبارہ کام کا آغاز
کیا ہی تھا کہ دروازہ کھول کر عارب نے اندر قدم رکھا اس
کی نگاہ فوراً شیشے کے قریب کھڑی واثقہ پر پڑی جو اب
ادھ مٹے میک اپ کے ساتھ شرمندہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

۔"واو۔۔ اتنا خوبصورت استقبال۔۔"

عارب نے قریب آتے شرارتی انداز میں چھیڑا تو وہ جھینپ گئی۔

اگر آپ یہ میرے لیے کرنے لگی تھیں تو آپ کو اس تردد کی

ضرورت نہیں کیونکہ میری نیو بہن مجھے آپ کی دلہن بنی

۔"تصویریں نکاح کے بعد بھیج چکی تھی۔۔۔"

عارب کا انداز ہنوز شرارتی تھا۔ واثقہ شرم کے مارے منہ نہیں کھول رہی تھی۔

عارب دو قدم آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر لا
بٹھایا۔ واپس الماری کی طرف جا کر ایک باکس نکالا اور
واثقہ کے پاس آکر اسے کھولا۔ بیچ میں موجود گولڈ کی چین
نکالی جس میں ایک چھوٹا سادل لٹک رہا تھا اور اس کے بیچ میں ننھا سا ہیرا چمک رہا تھا۔
- "کیا میں یہ آپ کو پہنا سکتا ہوں۔۔۔"
عارب نے اجازت مانگی تو اس نے اثبات میں ہلکا سا سر ہلا دیا۔
میری زندگی میں ہمیشہ کے لیے آنے کا بہت شکریہ۔۔۔ میں "
- "پوری کوشش کرو گا آپ کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔"
- اس کا ہاتھ تھامے جب سے بولا تو وثاقہ کے لبوں پر دھیمی سے مسکراہٹ پھیل
گئی۔

- "کیا آپ میرے ساتھ شکرانے کے نفل پڑھیں گی۔"
عارب نے پوچھا تو وثاقہ نے فوراً جی کہا۔

- "آپ پہلے چینج کر کے ایزی ہو جائیں۔ میں آپ کا انتظار کرتا ہوں۔۔۔"

عارب کی چھوٹی سی شرارت پر سرخ ہوتی تیزی سے اٹھ گئی۔



حنان نے کمرے میں قدم رکھا تو سامنے ہی ہالہ پر نظر پڑی جو سمٹی ہوئی بیٹھی تھی۔

حنان دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی جانب قدم بڑھائے اور قریب جا کر بیٹھ گیا۔

لمبا سا گھونگھٹ نکالے بیٹھی ہالہ کے ہاتھ کپکپا رہے

تھے اور دل پوری سپیڈ میں دوڑ رہا تھا جیسے اولمپک میں حصہ لیا ہو۔

حنان نے ذرا سا جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا گھونگھٹ

احتیاط سے اٹھا کر پیچھے کو اور کئی لمحے یو نہی مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔

اگر آپ کا مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے تو پہلے بتادیں "

کیوں کہ مجھے بڑی بری نظر لگتی ہے اور میں اس کے

- "سدا باب کے لیے اپنا گھونگھٹ نیچے کر لو۔۔۔"

ہالہ بولی تو حنان نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

"میں بھی کہو کہ بیبی خاموش کیسے بیٹھی ہیں۔"

حنان نے اسے چھیڑا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔۔۔ میں کب کچھ بولتی ہو۔"۔۔ ہالہ نے منہ بسورا۔

۔"مجھے یہ بولتی طوطی دل و جان سے پسند ہے۔۔۔"

۔ اس کا ہاتھ تھام کر منہ دکھائی کی انگوٹھی پہناتے بہت محبت سے بولا۔

۔"پسند آئی۔"

۔ اسے انگوٹھی کو گھورتے دیکھ کر حنان نے پوچھا تو ہلکا سا مسکرا کر گردن ہلا گئی۔

☆ "ایک سر پرانز اور بھی ہے منہ دکھائی کے طور پر۔۔۔"

حنان نے کہا اور اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکال کر ہالہ کی طرف بڑھایا۔

۔"یہ کیا ہے۔۔۔"

ہالہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

۔"انگوٹھی میری پسند کی منہ دکھائی تھی اور یہ آپ کی پسند کی منہ دکھائی۔"

- "عمرہ کے ٹکٹ تمہاری خواہش پر۔۔"

حنان نے پیپر کھول کر اس کو دکھایا خوشی سے ہالہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے

- "آپ کو کیسے پتا چلا۔۔"

ہالہ نے پوچھا

محترمہ جب آپ واقفہ سے بات کر رہی تھیں تب میں نے "

- "سنا اور بس اسی وقت طے کر لیا کہ آپ کو آپ کی پسند کا تحفہ ضرور دوں گا۔"

حنان نے محبت سے کہا تو ہالہ کا دل کیا کہ اتنا اچھا انسان

جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا ہے اس پر اپنی

زندگی وار دے دل ہی دل میں اس کی لمبی عمر کی دعا کر

کے اس نے مسکراتے ہوئے وہ کاغذ تہہ لگا کر واپس حنان کی طرف بڑھایا

- "آپ کا بہت شکریہ۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔"

اس کے چہرے سے پھوٹی خوشی دیکھ کر حنان کا دل بھی سرشار ہو گیا۔

اس عارب نام کے بندے کی وجہ سے ہمارے سکولوں کا "دھندہ چوپٹ ہو کر رہ گیا ہے میرے اسکول سے اس سال دو سو بچے اسکول چھوڑ چکے ہیں اور وہ سب کے سب کے سب عارب کے اسکول میں داخلہ لے چکے ہیں لاکھوں کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے اور یہ صرف اس عارب کی وجہ سے ہے جس نے اپنی فیس اتنی کم رکھی ہے کہ لوگ ہمارے سکول سے بچے اٹھا کر اس میں ڈال رہے ہیں " اوپر سے اس کا کورس بھی انٹرنیشنل لیول کا ہے۔۔۔

ہوٹل میں بیٹھے جاوید باجوہ نے ثاقب ملک سے کہا۔

یہ صرف تمہارے اسکول کا نہیں میرے بھی سکول کا یہی " حال ہے میرے اسکول سے بھی کافی تعداد میں بچے اس کے

سکول میں جا چکے ہیں میرا بھی لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے اس نے یہ سارا چکر یقیناً اپنے سکول میں بچوں کی تعداد بڑھانے کے لئے کیا ہے کیونکہ نئے سکول کو چلنے میں وقت لگتا ہے میں نے سنا ہے کہ وہ اسکول کی ایک اور برانچ اسی شہر میں کھول رہا ہے اگر یہی حال رہا تو یقیناً ہمارا ہمارے سکولوں کا بھٹہ بیٹھ جائے گا۔۔۔

ثاقب ملک نے غصے سے کہا۔ ان کے سکول کی فیس اس باقی شہر کے سکولوں کی نسبت زیادہ تھی کیونکہ اسکول میں کورس بھی اچھا پڑھایا جا رہا تھا اس لیے سکول میں بچوں کی تعداد خاصی زیادہ تھی مگر جب سے عارب کا اسکول چلا تھا مسلسل بچے اسکول چھوڑ کر عارب کے اسکول میں ایڈمیشن لے رہے تھے یہ بات ان کے لیے ناقابل

قبول تھی کیونکہ ان کو اس وجہ سے لاکھوں کا نقصان ہو رہا تھا جاوید باجوه اور ثاقب ملک کافی پرانے دوست تھے۔

اب بتاؤ کیا کریں۔۔۔۔۔ میرا تو خیال ہے اس بندے کو راستے " سے ہٹا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔۔۔

باپ کرنل ہے۔۔۔۔۔ اگر ہم اپنا راستہ صاف کر دیں تو یقیناً اس کے بعد اسکول کو چلانے والا کوئی نہیں رہے گا اور اگر " ہو گا بھی تو مشکل ہی ہے کہ وہ عارب کے طریقے سے اسکول چلائے۔۔۔

جاوید باجوه نے اپنا جائزہ پیش کیا تو ثاقب ملک نے اس کی بات کی تائید کی۔

میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد یہ کام ہو جائے۔۔۔۔۔ میری نظر میں ایک بندہ ہے " جو ایسے کام کرتا ہے

ثاقب ملک نے کہا تو جاوید باجوه نے چونکا اور فوراً ہی اس سے مطلوبہ بندے کا پوچھا۔

اقبال نام ہے اس کا۔۔۔۔۔ سب بالا کہتے ہیں۔۔۔۔۔ کافی بڑے " گینگ سے اس کا تعلق ہے زیادہ تر لڑائی جھگڑے والے کام

ماما۔۔۔۔۔ ہم خامخواہ گھر میں رہ گئے۔۔۔۔۔ ہمیں بھی جانا"
چاہیے تھا سیر کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ ہم نے کونسا پاکستان کے نادر نایاب
- "گھومے ہیں

فازر خدیجہ بیگم کے پاس بیٹھا اپنی ہانک رہا تھا۔
بہنوں کے جانے کے بعد اسے لگتا تھا گھر بالکل خالی ہو گیا ہے
گھر میں عجیب سناٹا سا چھایا رہتا۔ گھر میں رونق صرف
ہالہ کی وجہ سے تھی جو ہر وقت چہکتی رہتی تھی اس کے
جانے کے بعد واقعی گھر میں بالکل خاموشی ہو گئی تھی۔
فازر اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا اس لیے اس کی شادی کا کوئی چانس نہیں تھا۔
کبھی کبھی ان کا دل کرتا کہ فازر کی شادی کروادیں کم
سے کم گھر میں رونق تو رہے گی پھر وہ بے شک اپنی
پڑھائی مکمل کرتا رہے پھر سوچتیں کہ اس کی بیوی بھی

تو اس کی عمر کے حساب سے کالج میں ہی ہوگی اور اس
نے بھی اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہوگی تو پھر شادی کروانے
کا کیا فائدہ یہی سوچ کر وہ خاموش ہو جاتیں۔

ہالہ اور واٹھہ کو گئے ہوئے پندرہ دن سے زیادہ ہو رہے تھے
آج کل میں ان کی واپسی متوقع تھی اس لئے بیگم خدیجہ
نے ایک لمبی لسٹ فازر کو دی کیونکہ واپسی پر دونوں کا
ارادہ ماں کی طرف ایک ہفتہ روکنے کا تھا اس لئے بیگم
خدیجہ نے ان کی پسند کی ساری چیزیں ترتیب دے کر
لسٹ فازر کو دے دیں جو خوشی خوشی سب کچھ لینے

کے لئے تیار ہوا۔ لڑائی جھگڑا اور نوک جھونک اپنی جگہ وہ دونوں بہنوں کو شدید مس
کر رہا تھا۔



"میں نے بالے سے بات کر لی ہے اس نے اس کام کے لیے لئے دولاکھ مانگے ہیں۔۔"

ثاقب ملک نے جاوید باجوہ کو بتایا۔

دولا کھ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے مگر کام پکا ہونا چاہیے یہ نہ ہو کہ "

ہم اس کو اتنی بڑی رقم دے دیں اور ہمارا کام بھی مکمل نہ

ہو اور اس کو یہ بھی صحیح طریقے سے باور کروادینا کہ

ہمارا نام کہیں بھی نہ آئے یہ نہ ہو کہ وہ کوئی گڑبڑ کر دے اور ہم پھنس جائیں۔

جاوید باجوہ نے ثاقب ملک کو تاکید کی

اس کی تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔ وہ جس کی بھی سپاری لیتا ہے "

اس کا نام اپنی زبان پر نہیں آنے دیتا۔۔۔۔۔ یہ اس کا اپنا بنایا

گیا اصول ہے جو ایسے کام کروانے والوں کے لیے فائدہ مند

ہے۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ اس سے اپنا مقصد

نکلواتے ہیں کیونکہ انھیں پتہ ہوتا ہے کہ پکڑے جانے پر وہ

۔۔۔ کسی کا بھی نام اپنی زبان پر نہیں لائے گا۔۔۔

ثاقب ملک نے تفصیل سے اس کو آگاہ کیا تو جاوید باجوہ کچھ مطمئن ہوئے۔



عارب نے واپس آتے ہی سکول سنبھال لیا تھا اس کے

پچھلے سے اس کے دوست نے سکول چلایا تھا آج واقعہ

بھی اس کے ہمراہ تھی اس نے کرنل صاحب اور عارب کی

ماما سے اجازت لی تھی کہ کبھی کبھار اسکول چلی جایا

کرے جس پر کرنل صاحب نے اس کو روزانہ سکول جانے کی

تاکید کی کیوں کہ گھر میں ہر کام کے لئے نوکر چاکر تھے

اس لئے ان کا خیال تھا کہ فالتو گھر میں وقت ضائع کرنے

کے بجائے اسے کام میں لایا جائے واقعہ کو بہت خوشی ہوئی۔

تھی ان کی باتیں سن کر انہیں واپس آئے دس دن ہو گئے

تھے پانچ دن وہ اور ہالہ ماں کے گھر رہ کر آئی تھیں۔

چھٹی کے بعد عارب اس کا کولے کر نکلا تو تین بج رہے تھے۔

- "کیا خیال ہے۔۔۔ آج لنچ باہر کریں۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہی عارب نے واٹھ سے پوچھا۔

جی نہیں۔۔۔۔۔ گھر میں ماما اکیلی ہیں ایسا کریں گے کہ ڈنر"

باہر کر لیں گے۔۔۔۔۔ اس طرح ماما اور بابا بھی ہمارے ساتھ

شریک ہو جائیں گے۔ مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ میں آپ کے

- "ساتھ اکیلے جاؤ اور دونوں گھر میں اکیلے رہیں۔۔۔"

واٹھ کی بات پر عارب دل سے خوش ہوا۔

- "جناب بہت شکریہ آپ کا۔۔۔۔۔ آپ نے میرے والدین کے لئے سوچا"

عارب نے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا اور نہ ایک پریشانی

اس کو تھی کہ پتا نہیں واٹھ کہیں آج کل کی لڑکیوں کی

طرح الگ گھر کے کر رہنے کی فرمائش نہ کر دے۔ بے شک وہ

اس کی بات نہیں مانتا مگر ان کے درمیان اس بات کو لے کر

تلخ کلامی ضرور ہو جاتی جس سے ان کے رشتے میں

دراڑ پڑ جاتی وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو اپنی
محبت ملنے پر بس اس کے ہی ہو جاتے ہیں اس پر اگر یہ
وقت آتا تو یقیناً اپنے والدین کی خاطر وہ اپنی محبت چھوڑ دیتا ایسا ہی تھا وہ۔
ڈرائیونگ کرتے ہوئے یہ اس کی چھٹی حس نے گڑبڑ کر
اشارہ دیا فوراً سے سپیڈ بڑھاتے ہوئے ارد گرد اور پیچھے
نگاہ ڈالی مگر کوئی قابل گرفت بات نظر نہیں آئی اس کے
باوجود اس کو بے چینی ہو رہی تھی۔
اسی وقت ایک کباڑیے کی گاڑی اس کی گاڑی کے قریب آئی
اور ایک لمحے کی بات تھی گولیوں کی بو چھاڑنے عارب کو
خون میں لت پت کر دیا پہلی گولی لگتے ہی عارب نے واٹھہ کو کور کیا تھا۔
وہ اپنے حواس برقرار رکھنے کی کوشش کرتا گاڑی کو بریک لگا چکا تھا۔
اس کو اتنی مہلت بھی نہیں ملی کہ گاڑی کے خفیہ خانے سے گن نکال پاتا۔

چینتی ہوئی واٹھ نے شدید جہد و جہد کر کے عارب کو اپنے
اوپر سے سائیڈ پر کیا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا۔
اس کی حالت نے واٹھ کو ایک لمحے کے لیے ساکت کر دیا
مگر دوسرے ہی لمحے اپنے آپ پر قابو پاتے ایک سیکنڈ سے
بھی پہلے اپنے بیک پر جھپٹی اور موبائل نکال کر
فوراً 1122 کو کال کی دس منٹ کے اندر ایمبولینس ان کے پاس تھی۔
اسی دوران وہ کرنل صاحب کو فون کر کے انفارم کر چکی
تھی ہر تھوڑی دیر بعد عارب کی ناک کے قریب ہاتھ رکھ کر
اس کی سانسوں کو چیک کرتی اس کی مدہم ہوتی سانسیں
واٹھ کی جان نکال رہی تھی ایمبولینس کے آتے ہی گاڑی
وہی چھوڑ کر وہ ایمبولینس کے ڈرائیور کو سی ایم ایچ
چلنے کا بتا کر پیچھے آکر عارب کے پاس بیٹھ گئی۔
سی ایم ایچ اس وقت سب سے نزدیک تھا مگر گیٹ پر

کھڑے آرمی کے ڈیوٹی اہلکار نے پرائیویٹ پشینٹ ہونے کی
وجہ سے اندر لے کر جانے سے انکار کر دیا اور انہیں سول
ہاسپٹل جانے کا مشورہ دیا۔ جس پر واسطہ فوراً ہی پیچھے
سے اتری اور دوڑتی ہوئی گیٹ تک گئی۔

آپ پلیز ان کو آئی سی یو میں جانے دیں ان کی شناخت میں اندر کسی اعلیٰ عہدیدار کو
- "بتادوں گی۔"

ایک ڈیوٹی اہلکار کے قریب جا کر اس نے آہستہ آواز میں
تیز تیز کہا جس پر ڈیوٹی اہلکار نے حیرت سے اس خاتون
کو دیکھا جو نقاب میں تھی مگر اس کریٹیکل سچویشن

میں اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھی۔ اس کے سارے کپڑے پر خون لگا ہوا تھا۔
- "میں آپ کو کسی بھی شناخت کے بغیر اندر نہیں جانے دے سکتا۔۔۔"
اہلکار نے صاف جواب دیا اسی وقت کرنل طارق کی گاڑی گیٹ پر آئیں۔

گیٹ پر موجود اہلکاروں نے فوراً سے سلوٹ کیا انہوں نے
آتے ساتھ فوراً ایمو لینس کے ڈرائیور کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔
پانچ منٹ جو گیٹ پر ضائع ہوئے تھے انہوں نے واقعہ کے
دل کی دھڑکن کم کر دی وہ جانتی تھی کہ اس وقت عارب کے لئے ایک لمحہ قیمتی
ہے۔

دشمنوں کو ناکوں چنے چبوانے والا جانباز سپاہی اس وقت اپنوں کے ہاتھوں لہو لہان پڑا
تھا۔

عارب کے آئی سی یو میں جاتے ہی وہ فوراً اس کے پاس
آئے اور اس سے تفصیل پوچھی اس کے بعد موبائل نکال کر
تیزی سے ایک نمبر ڈائل کیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ
کر کے کے فون بند کر کے روتی ہوئی واقعہ کے پاس آئے اور
اسے تسلی دی۔ انہوں نے ابھی تک اپنی بیگم کو اس خبر

سے آگاہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے وہ بہت تھوڑے
دل کی ہیں یہ خبر ان کے لیے دھچکہ بھی ثابت ہو سکتی
تھی اس لیے جب تک عارب کی خیریت کی اطلاع نہ آ جاتی
انہوں نے چھپانے کا فیصلہ کر لیا تھا انہیں فون کر کے
دونوں کے شہر سے باہر جانے کا کہا اور وثاقہ کو بھی اپنے
گھر والوں کو فلحال بتانے سے منع کیا کیونکہ اس سے بات
پھیلنے کا اندیشہ تھا کرنل صاحب نے اس کے کپڑوں پر ایک
نظر ڈالی اور فورن ایک اہلکار کو کال کر کے سمپل میڈیم
سائز کالیڈیز ڈریس لانے کا کہا وثاقہ کے آنسو مسلسل بہہ
رہے تھے وہ دونوں ہاتھ جوڑے دعائیں مصروف تھی اسی
وقت آئی سی یو سے ڈاکٹر بلڈ بہت زیادہ بہہ چکا ہے چھ
گولیاں لگی ہیں جس میں سے دو گولیاں ان کی ریڑھ کی

ہڈی کو ڈیج کر چکی ہیں دو گولیاں کندھوں کے پاس لگی
ہیں جبکہ دو پسلیوں کے پاس ہم نے گولیاں نکال دی ہیں
اور بلڈ بھی لگا دیا ہے چار گھنٹے تک ہم ان کا صبح سے
اندازہ لگا سکیں گے ابھی تو کچھ بھی کہنا بیکار ہے
ڈاکٹر نے آگاہ کیا۔ واقعہ نے کرب سے آنکھیں مینچیں۔ کرنل
صاحب نے اندر آتے ہی اس کا تعارف کروا دیا تھا اس لئے
فوری ٹریٹمنٹ شروع ہو گیا تھا۔
سر۔۔۔ ہم نے روڈ کی فوٹیج حاصل کر لی ہے اس گاڑی کی "
نشانہ ہی بھی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ انشاء اللہ اگلے چند گھنٹوں میں ہم آپ کو اس کی
۔۔۔۔۔ "گرفتاری کی خبر دیں گے۔۔۔

کرنل صاحب نے عارب کے خفیہ محکمہ کو کال کر کے
تفصیل بتائی تھی جس پر انہوں نے خفیہ طور پر فوراً ہی

Page 526 | 594

Page 527 | 594

وہ کام کا بہانہ کر کے ٹال گئے ایک بار انہوں نے واقعہ کے نمبر پر کال کی مگر واقعہ کی حالت بہت خراب تھی اس لئے اس نے کال اٹینڈ نہیں کی ورنہ اس کی روتی آواز سن کر وہ یقیناً پریشان ہو جاتیں عارب کا فون وہ پہلے ہی آف کر چکی تھی جیسے تیسے کر کے دو گھنٹے گزرے اس دوران ڈاکٹر کئی بار عارب کو چیک کرنے کے لیے اندر گئے دو گھنٹے گزرنے کے بعد پانچ ڈاکٹروں کی ٹیم آئی سی یو میں داخل ہوئی کیوں کہ ان کو اوپر سے آرڈر کیے گئے تھے اس لیے بیسٹ ڈاکٹر کی ٹیم آئی سی یو میں موجود تھی۔ جن کو دوسرے شہروں کے سی ایم ایچ ہسپتال سے بلوایا گیا تھا ایک گھنٹے مزید انتظار کے بعد آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر کی ٹیم باہر آئی ان میں سے ایک ڈاکٹر کرنل طارق کی طرف بڑھے وہ ان کو اچھی طرح جانتے تھے

کوئٹہ ٹرانسفر کے دوران ان سے کئی بار سی ایم ایچ میں ملاقات ہو چکی تھی۔

کرنل طارق کیسے ہیں آپ؟۔

فائن سر۔۔۔۔۔ "انہوں نے سلوٹ کرتے جواب دیا۔"

پریشانی کی کوئی بات نہیں بلڈ لگ چکا ہے ہم نے اچھی

طرح عارب کے کیس کا جائزہ لیا ہے انشاء اللہ اگلے ایک

گھنٹے تک عارب کو ہوش آجائے گا ایک بری خبر بھی ہے

ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ عارب اب شاید چل نہ

پائے ہو سکتا ہے کہ وقت کے ساتھ مزید ٹریمنٹ کے ذریعے وہ بیٹھنے کے قابل ہو

"جائے۔"

ڈاکٹر نے ان پر جیسے بم گرایا واقعہ جو اتنے گھنٹوں سے

اپنے آپ کو سنبھال رہی تھی ان کی بات سن کر لہرا کر نیچے گری۔

کرنل صاحب فوراً اس کی طرف بڑھے اور اسے اپنی باہوں

میں اٹھا کر فوراً قریب موجود اسٹریچر پر لٹایا ڈاکٹر ان کے ساتھ ہی موجود تھے
چیک اپ کے بعد انہوں نے نرس کو ایک ٹیسٹ اور کچھ انجکشن لکھ کر دیئے

کرنل صاحب اور واقعہ بدستور سی ایم ایچ موجود تھے رات کہ گیارہ بجے بیگم طارق
”نے کرنل صاحب کو فون کیا

کرنل صاحب میرا دل دوپہر سے بہت بے چین ہے۔۔۔۔۔ عجیب سی پریشانی“
ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آپ کام کاج چھوڑ کر گھر کیوں نہیں آ جاتے سارا دن عارب
نے بھی

مجھے کوئی میسج نہیں کیا اور واقعہ سے بھی میری بات نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ مجھے بچوں
کی طرف سے بہت پریشانی ہو رہی ہے۔

انہوں نے اسے جنم تو نہیں دیا تھا مگر اپنے ہاتھوں سے پال پوس کر بڑا کیا تھا اس لیے
اس کی تکلیف پر ان کا دل تڑپ رہا تھا۔

بچے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں اصل میں واقعہ کی طبیعت خراب " ہو گئی تھی اس لیے اس کو ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن لگا کر سلا دیا ہے

انہوں نے کہا تو مسز طارق نے بغور ان کو دیکھا۔

کیا ہوا واقعہ کو اور یہ عارب کہا ہے اگر واقعہ کی طبیعت اتنی خراب تھی تو اس کو " "یہاں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

ان کی گھبراہٹ ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

"آپ یہاں بیٹھ جائیں۔"

ان کو کندھوں سے تھام کر کر نل طارق نے وہاں موجود کرسی پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئے

"آپ مجھے کچھ بتاتے کیوں نہیں۔۔۔۔۔"

وہ بے تابی سے بولیں ان کا دل مسلسل کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہا تھا۔

عارب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا مگر اب وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔ صبح تک اس کو " ہوش آجائے گا۔۔۔۔۔ آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ آپ زیادہ سٹریس لے لیتی ہیں جو آپ کے لیے ٹھیک نہیں

کرنل نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی۔ بیگم طارق نے سکتے کے عالم میں اپنے شوہر کو دیکھا۔

اس کا مطلب ہے کہ میرا دل جھوٹ نہیں بول رہا تھا مجھے صبح سے لگ رہا تھا کہ بچے " پریشانی میں ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے اچھا نہیں کیا کرنل صاحب مجھ سے چھپا کر "۔۔۔۔۔ مجھے ابھی عارف کو دیکھنا ہے۔۔۔

روتی ہوئی مسز طارق نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

ابھی ہم اسے نہیں دیکھ سکتے کل جب روم میں شفٹ گئے تب ہم اس سے مل سکے "۔۔۔ گے

کرنل طارق نے ان کو سنبھالا۔

آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں۔۔۔۔۔ کیا وہ بہت زیادہ زخمی ہے۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک "۔
"تو ہو جائے گا۔۔۔

ان کے کندھے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں انہیں لگ رہا تھا جیسے کوئی ان کی
جان نکال رہا ہے۔

۔ "آپ نے روزی کو بتایا"

انہوں نے عارب کی اصلی ماں کا نام لیا جو ان کی بہن بھی تھی۔

نہیں۔۔۔ وہ اتنی دور ہیں۔۔۔۔۔ ان کو کس لئے پریشان کرو انشاء اللہ جب عارب "۔
"ٹھیک ہو جائے گا تو ان کو بتادیں گے گے

کرنل صاحب نے فوراً انکار کیا اور ان کو سمجھایا

۔ "واثقہ کیسی ہے۔۔۔۔۔ اس کو زیادہ چھوٹے تو نہیں آئی"

ان کا دھیان واثقہ کی طرف گیا۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہے مگر اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا "

- " آپ دادو اور میں دادا بننے والے ہیں

کر نل صاحب نے انہیں خوشخبری سنائی تو وہ ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو سکی ان کا لخت جگر اندر آئی سی یو میں پڑا تھا

مسز طارق نے روم میں قدم رکھا تو سامنے بیڈ پر واقعہ لیٹی ہوئی تھی اس کے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی جس کا ایک ایک قطرہ ذرا اس کے اندر منتقل ہو رہا تھا۔

بیگم طارق اس کے قریب آئیں اور جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا وہ ہلکا سا کسمسای اور آنکھیں کھولیں چند لمحے لگے اس کو سامنے کھڑی ہستی کو پہچاننے میں

- "ماما۔۔ اما عارب کیسا ہے۔۔۔۔۔۔ پلیز ماما جلدی سے بتائیں نا کیسے ہیں وہ۔

واقعہ تڑپ کر اٹھی۔ بیگم طارق نے جلدی سے پکڑ کر اس کو روکا۔

- "آرام سے بیٹا۔۔۔ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔"

ان کے انداز میں فکر تھی اس کے لیے۔

- "پلیز ماما۔۔۔۔۔۔ پہلے مجھے بتائیں عارب کیسے ہیں۔۔۔"

اس کی آواز میں تڑپ تھی

- "وہ ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔ سو رہا ہے"

اس کے بال دونوں ہاتھوں سے چہرے سے ہٹا کر کانوں کے پیچھے کرتے انہوں نے
محبت سے جواب دیا تو واٹھ ایک دم ان کے سینے سے لگی رو دی۔

اس وقت اس کے پاس سب سے قریبی رشتہ وہ ہی تھیں جن کے ساتھ مل کر وہ اپنا
دکھ بانٹ رہی تھی۔

میرا بچہ صبر کرو۔۔۔۔۔ یہ ہم سب کے لئے ایک آزمائش ہے اور اللہ تعالیٰ کو
آزمائش پر صبر کرنے والے ہی پسند آتے ہیں

یوں رو کر خود کو بھی تکلیف دے رہی ہوں اور مجھے بھی اپنے آپ کو سنبھالو دیکھو اللہ
- "نے آپ کو کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے

انہوں نے محبت سے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا تو اس کا نے قدرے حیرانی
سے ان کو دیکھا آنکھیں ابھی بھی آنسوؤں سے بھری تھی۔

- "بیٹا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماں کے رتبے پر فائز کر دیا ہے"

اس کی حیرانگی دیکھ کر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا واقعہ حیرت سے دیکھے گئی اور
سمجھ آنے پر فوراً شرم

سے سرخ ہوتی ان کے ساتھ لگ گئی جنہوں نے دونوں بازو

اس کے گرد پھیل کر اسے بہت محبت سے اپنے حصار میں لیا تھا وہ اللہ کا جتنا شکر ادا
کرتی اتنا کم تھا اتنی پیاری

بہودی تھی جو ان سے سے بیٹیوں کی طرح محبت کرتی تھی انہیں عزت اور احترام
دیتی تھی۔

کچھ دیر میں جب اس کی طبیعت سمجھلی تو وہ بیگم
طارق کا سہارا لیتی آئی سی یو کی طرف آئیں سامنے ہی

کرنل طارق سر جھکائے بیٹھے تھے ان قدموں کی آواز سن

کر سر اٹھا کر دیکھا اور سامنے سے آتی واقعہ اور مسز کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہوئے اور
آگے بڑھ کر واقعہ کے سر پر بوسہ دیا۔

بہت شکریہ بیٹا۔۔۔۔ اتنی بڑی خوشخبری دینے کا اللہ تم تینوں کو سلامت رکھے اور"
"ہمیں تم لوگوں کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔۔۔"

انہوں نے دعادی اور ماں باپ کی دعا تو دل سے نکلتی ہے جو عرش پر پہنچنے سے پہلے ہی
قبولیت پالیتی ہے یہ اور

بات ہے کہ کبھی کبھی اس دعا کی قبولیت میں دیر ہو جاتی ہے مگر والدین دعا کرنا نہیں
چھوڑتے یہاں تک کہ ان کی

دعا قبولیت کی سند پالیتی ہے یہ ماں باپ کی دعائیں ہی تو ہوتی ہیں جو دنیا کی بلاؤں سے
ہمیں محفوظ رکھتی ہیں۔

- "پاپا۔۔۔۔ عارب کیسے ہیں۔۔۔۔ انہیں ہوش آیا"

اس کے لہجے میں بے تابی تھی کرنل طارق نے کرب سے آنکھیں مینچیں۔

اپنے بیٹے کا دکھ ان کو اندر سے سے کاٹ رہا تھا مگر وہ مرد تھے رو کر اپنے دکھ کا اظہار
نہیں کر سکتے تھے ابھی

تو انہیں یہی سوچ ترپا رہی تھی کہ عارب کے ہوش میں آنے پر جب اسے پتہ چلے گا تو اس کا ریکشن ہو گا۔

وہ تو شہیدوں میں نام لکھوانا چاہتا تھا مگر اللہ نے اس کی زندگی میں ایک اور آزمائش رکھ دی تھی وہ جانتے تھے کہ

مضبوط اعصاب اور آرمی ٹریننگ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سنبھال لے گا مگر ان جذبات ہو احساسات کا کیا جو اسکے دماغ میں پنپنے رہتے۔

آپ پریشان نہیں ہوں بیٹا اسے ہوش آگیا تھا مگر ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن لگا کر اسے "سلا دیا ہے اس کے لیے نیند بہت ضروری ہے کیوں کہ انجکشن کا اثر ختم ہوتے ہی اس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔۔"

ان کی آواز لرز رہی تھی واقعہ ان کی تکلیف اپنے دل پر محسوس کر رہی تھی
آپ فکر نہیں کریں پاپا۔۔۔۔۔ ہم سب مل کر ان کو جلدی ٹھیک کر لیں "
۔۔۔۔۔ گے۔۔"

اس کی آواز میں ایک عزم تھا بیگم طارق نے اس کو گلے سے لگا لیا وہ خود کو سنبھالے ہوئے تھیں ورنہ اب تک ان کا دل بند ہو چکا ہوتا۔

کرنل صاحب نے اپنی مسز کو بغور دیکھا جنہوں نے بہت ہمت کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ تو وہ یہ سوچ کر ہی پریشان تھے کہ کس طرح انھیں سنبھال لیں گے

پاپا پلینز اب آپ میرے گھر فون کر کے اطلاع کر دیں ورنہ پاپا اور ماموں سخت "ناراض ہوں گے۔"

واقعہ کے کہنے پر وہ موبائل نکالنے لگے



شمال اس وقت سعدین کے پاس پولیس اسٹیشن میں موجود تھی جہاں وہ چھ ماہ بعد اس سے ملنے کے لیے آئی تھی سعدین کے سامنے آیا تو وہ گنگ اس کو دیکھتی رہ گئی اس کی داڑھی کافی بڑی ہو چکی تھی سر کے بال کٹے ہوئے تھے گالوں کی ابھری ہوئی ہڈیاں نمایاں نظر آرہی تھیں

- "سعدین یہ کیا حالت بنالی ہے آپ نے اپنی"

شائل رو دی

- "کیا ہوا۔۔۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں تم خوا مخواہ پریشان ہو رہی ہو۔۔۔۔۔"

سعدین نے دلاسا دینا چاہا پر ناکام رہا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے مگر ان کے

درمیان شیشے کی دیوار حائل تھی اور ایک دوسرے سے فون پر بات کر رہے تھے۔

شائل چپ ہو جاو۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو میں تمہارے آنسو نہیں چن سکتا۔۔۔۔۔ میرا بوجھ " مزید نہیں بڑھاو۔۔۔۔۔

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ میرا ساتھ تمہارے لیے اذیت کے سوا کچھ نہیں تم تمہارے پاس ابھی پوری زندگی پڑی ہے میں بیس سال

بعد جب یہاں سے نکلوں گا تو میرے ہاتھ کچھ نہیں ہو گا میں نے اپنے حالات سے " سمجھو تہ کر لیا ہے اور اپنی سزا کو اپنا نصیب سمجھ کر گزارنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس کے لہجے کی تھکن اس کی آواز سے نمایاں تھی شائل ششدر اس کو دیکھے گئی۔

تمہیں چھوڑنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی تم نے مجھے اتنا کمزور سمجھ لیا ہے "
سعدین میں نے تم سے

محبت کی ہے اور تمہارے نام کے ساتھ میں ساری زندگی تمہارا انتظار کر سکتی ہو آج تو
تم نے یہ بات کر دی ہے مگر

آئندہ میں تمہارے منہ سے اتنے گھٹیا الفاظ نہ سنوں۔۔۔

رہ گئی سزا تو میں نے تمہارے لیے نیا لائبریری ہائر کیا ہے اور اس بار انشاء اللہ تم باہر آ جاؤ
"گے۔۔

شمال نے سختی سے اپنے الفاظ ادا کیے اور آخر میں زرا نرم پڑی۔

شمال ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں پہلے بھی وکیل کیا تھا کیا ہو اوہ میری بے "
"گناہی ثابت نہیں کر سکا۔۔

سعدین مایوسی سے بولا اس کی آنکھوں میں کرب واضح تھا

وہ پہلے کی بات تھی یوں سمجھ لو کہ اس وقت تمہارا برا وقت چل رہا تھا سب کچھ "

تمہارے مخالف تھا اب انشاء اللہ ایسا کچھ نہیں ہو گا تم جلد ہی یہاں سے باہر آ جاؤ گے
"۔

شائل کا لہجہ مضبوط اور پختہ تھا

"تم سمجھ نہیں رہی سب ثبوت میرے خلاف تھے۔۔"

اس کو غصہ آ گیا

میں تو سمجھ رہی ہوں مگر تم سمجھنا نہیں چاہتے جب میں کہہ رہی ہوں کہ سب کچھ " ہمارے حق میں ہے تو تم

کیوں یقین نہیں کر رہے تمہارے حق میں گواہ بھی مل چکے ہیں اور تمہارا مجرم بھی
"جس نے تمہارے سامان میں وہ ہیر و من کے پیکٹ رکھے تھے۔۔"

شائل کی بات پر سعدین نے حیرت کی زیادتی سے ساکت ہو کر اس کو دیکھا۔

"کیسے ملے تمہیں مجرم۔۔"

اس نے تیزی سے پوچھا کیوں کہ اس کے لیے یہ ناقابل یقین بات تھی

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی بس اتنا پتا ہے کہ یہ سب بابا نے کیا ہے تمہارے " بابا علی رضوی نے میں نے تو بس

ان کے سامنے تمہاری ہر بات رکھی تھی پھر مجھے نہیں معلوم انہوں نے کب کیسے اور - "کہاں سے سب کچھ کیا۔۔

شمال کی بات سن کر اس نے بے یقین نگاہوں سے دیکھا "پاپا نے مجھے معاف کر دیا۔۔"

اس کے بعد آواز میں درد تھا

جی ہاں نہ صرف بابا جان بلکہ سارے گھر نے آپ کو معاف کر دیا ہے ملائکہ سمیت " بس آپ سمجھ جائیں کہ یہ معافی ہی آپ کو اس سزا سے بچانے میں مددگار ثابت بہت "ہوئی ہے۔۔

اس نے سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا جس نے سب کا دل اس کے لیے نرم کر دیا تھا۔

شمال نے گھڑی پر وقت دیکھا تو اس کی ملاقات ختم ہونے کا وقت ہو رہا تھا الوداعی کلامات کہتے اس نے مسکرا کر سعدین کو خدا حافظ کہا ہاں اور اسے ایک نئی امید کو تھا کرواپس آگئی۔

شمال نے جب علی رضوی صاحب سے تفصیل سے بات کی تو انہوں نے ساری بات کرنل صاحب کے سامنے رکھی

اور کرنل طارق نے اسی وقت خفیہ ایجنسی سے رابطہ کر کے سعدین کے متعلق ساری معلومات ان کے سپرد کی اور

ان سے مدد کی اپیل کی تھی کیونکہ وہ خود بھی کئی بار خفیہ ایجنسی کے لیے کام کر چکے تھے اس لیے ان کے رابطے

بدستور قائم تھے یہی وجہ تھی کہ چند ہفتوں میں ہی انہوں نے اپنے ایجنٹس کے ذریعے سارا معاملہ حل کر لیا تھا

اب بس دوبارہ سعدین کا کیس عدالت میں پیش کرنا تھا اور سعدین سارے ثبوتوں کے بنا پر رہا ہو جاتا۔



کلیم صاحب نے جیسے ہی سب کو بتایا سب فوراً ہی تیار ہو گئے اپنی اپنی گاڑیوں میں وہ سب عارب کا پتہ کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے حسان ہاسپٹل سے سیدھا سی ایم ایچ آگیا چونکہ ملاقات کا ٹائم تھا اس لیے ان کو اندر جانے دیا گیا مگر کیونکہ وہ لوگ زیادہ تھے اس لئے باہر لان میں

ہی کرنل صاحب کا انتظار کرنے لگے کچھ دیر میں کرنل صاحب بیگم طارق اور واثقہ کے ہمراہ باہر آتے نظر آئے

واثقہ تو ماں کو دیکھتے ہی ان سے لپٹ کر زار و قطار رو دی سب ہی اس کے دکھ پر افسردہ تھے سب سے ملنے کے

بعد وہ لوگ بھی قریب پڑے بیچنوں پر بیٹھ گئے کرنل صاحب نے آہستہ آہستہ عارب کی حالت سے سب کو آگاہ

کیا تو سب کو دھچکا لگا ابھی تو ان کی شادی کو ایک ہی مہینہ گزرا تھا اور اتنی بڑی قیامت اس کے سر پر ٹوٹ پڑی تھی۔

واثقہ میرا بیٹا یہ آپ کا امتحان ہے اور آپ نے اس امتحان میں پورا اترنا ہے آپ کے " شوہر کو آپ کی سب سے زیادہ

ضرورت ہے آپ کا اعتماد اور محبت کا یقین دوبارہ سے عارب کو جینے کا آسرا دے گا اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ

کس طرح اس کو زندگی کی طرف واپس لوٹاتی ہیں یہ سفر لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ بس آپ -" نے تھکنا نہیں۔۔۔

کلیم صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ سے سمجھایا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا کچھ دیر بعد بیگم طارق نے

ان سب کو خوشخبری سے آگاہ کیا تو سب نے ہی اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ایک نئی آس عارب کو تھمادی تھی

جس کے سہارے وہ یقیناً اپنی قوت مدافعت کو استعمال کر کے جلد ٹھیک ہو سکتا تھا عارب کی آنکھ کھلی تو اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی سفید کمرہ اس کو الجھن میں مبتلا کر رہا تھا ہمت کر کے اس نے

اپنی گردن موڑی تو ایک سائیڈ پر پڑے صوفے پر کرنل طارق آنکھیں موندھے نیم
دراز تھے ڈاکٹر کے منع کرنے کے

باوجود وہ خود چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ روم میں رہتے تھے اور بیگم طارق اور وثاقہ کو
چند گھنٹوں کے لئے

ہاسپٹل آنے دیتے۔ آج دس دن بعد عارف کو ہوش آیا تھا اس نے نے ہلکی نقاہت
زدہ آواز میں کرنل صاحب کو متوجہ

کرنے کی کوشش کی جس پر کرنل صاحب نے فوراً آنکھ کھول کر اسے دیکھا اور ہوش
میں دیکھ کر جھٹکے سے اٹھ کر قریب گئے۔

"میرا بیٹا شکر ہے اللہ کا آپ کو ہوش آگیا"

کرنل صاحب بے تاب سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولے

"پاپا میں ٹھیک ہوں پریشان نہ ہوں۔۔"

عارب نے ان کو تسلی دی

"وثاقہ ٹھیک ہے پاپا۔ اسے چوٹ تو نہیں آئی۔"

اسے یاد تھا کہ پہلی گولی لگتے ہی اس نے واٹھ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"بیٹا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ پریشان نہیں ہو۔"

انہوں نے تسلی دی تو ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر ابھر کر مہدوم ہو گئی

"ماما کیسی ہیں وہ کیوں نہیں آئیں"

ان کی کمی محسوس کر کے عارب نے پوچھا

"بیٹا اس وقت رات کے دو بج رہے ہیں وہ دونوں گھر پر ہیں۔۔"

"-پاپا آج کیا تاریخ ہے۔۔"

"

اسے اندازہ تھا اپنے زیادہ زخمی ہونے کا کیوں کہ اس نے اپنے جسم میں پوری چھ

گولیاں اترتے ہوئے محسوس کی تھیں۔

آج 22 ہے پورے دس دن بعد آپ نے خود آنکھ کھولی ہے ایک بار آپ کو ہوش

آیا تھا تو ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن

لگا دیا تھا مگر اس کے بعد آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور آپ بے ہوش ہو گئے آج
دس دن بعد آپ کو خود سے ہوش آیا ہے۔

کرنل صاحب نے اسے تفصیل سے بتایا

آپ پر جس نے حملہ کروایا تھا وہ لوگ گرفتار ہو چکے ہیں انہوں نے اس کام کے
- "لیے ایک آدمی ہائیر کیا تھا جو کافی ٹائم سے پولیس کو مطلوب تھا

کرنل طارق نے اسے آگاہ کیا۔

"کس نے حملہ کروایا تھا۔"

عارب نے پوچھا اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی گینگ اس کے پیچھے لگ گیا تھا جن کے
پیچھے وہ کچھ ٹائم ہاتھ دھو کر پڑا رہا تھا

انہوں نے یہ حملہ آپ کو مروانے کے لئے کیا تھا اور ان سب کے پیچھے دو سکولوں
- "کے ہیڈ تھے۔۔ ایک اسکول کا سکول مین سٹی اور ایک کارسلان ٹاؤن میں ہے۔

ان کی بات سن کر عارب نے حیرت سے باپ کو دیکھا۔

- "مجھ سے ان کی کیا دشمنی تھی۔۔"

عارب نے حیرت سے سوال کی

بیٹاجی آپ کا اسکول ایک سال کے عرصے میں کچھ زیادہ ہی ترقی کر گیا تھا جو ان " لوگوں سے ہضم نہیں ہوئی

کیونکہ ان کے بچے سکول چھوڑ کر آپ کے سکول میں شفٹ ہو رہے تھے جس کی وجہ سے ان کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا

تھا اس لئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا تاکہ آپ کو اپنے راستے سے ہٹا سکیں اور آپ کے " سکول کو برباد کر دیں۔

ان کی بات پر اس نے افسردہ ہو کر آنکھیں بند کر لیں اپنوں کے ہاتھوں ملنے والی اس اذیت نے اسے دل برداشتہ کر دیا

تھا۔ ان لوگوں کو پاکستان میں سر اٹھا کر چلنے کے لیے پاک فوج، آئی ایس آئی، خفیہ ادارے سب اپنی جان ہتھیلی پر

رکھ کر دشمنوں سے نبٹتے ہیں اور یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔۔۔ چند پیسوں کے عوض اپنوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے دریغ

نہیں کرتے۔ عارب کے چہرے سے اس کے کرب کا اندازہ کیا جا سکتا تھا۔ کرنل طارق نے عارب کے کندھے پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر تسلی دی۔

پاپا یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ غریب کا بھی اچھی تعلیم پر اتنا ہی حق ہے جتنا امیر کا "

۔ ان کی اپنی اولادیں

مہنگے سے مہنگے سکول میں زیر تعلیم ہیں مگر غریب کا بچہ اتنا حق نہیں رکھتا کہ کسی اچھے

۔ "سکول میں پڑھ سکے۔

عارب کی آواز میں ان غریب بچوں کے لیے دکھ پنہاں تھا۔

بحیثیت مسلمان اپنے حقوق و فرائض بھول چکے ہیں

اسلام تو میانہ روی کا درس دیتا ہے ہے ہمارا مذہبی علم

صرف کتابوں کی حد تک رہ گیا ہے جو جھوٹ چغلخوری زنا ڈاکہ زنی قتل و غارت ایسا لگتا

ہے جیسے ہم زمانہ جاہلیت

میں آگئے ہیں اسلام نے ہمیں سکھایا کہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل نہیں

نہیں سب برابر ہیں مگر ہم خود

اچھے اور صحافی حیثیت ہیں تو اپنے سے کمتر کو حقیقت چوٹی سمجھتے ہیں جن کو جب
- "چاہے پیروں میں روندی

کرنل صاحب دکھی لہجے میں کہہ رہے تھے عرب نے ان کی بات کی تائید میں سر ہلایا
- "کمزوری کی وجہ سے اب اس کو بولنے میں دقت محسوس ہو رہی تھی



واثقہ کا الٹیاں کر کر کے برا حال تھا ساری رات گزر گئی تھی اس کو اس حالت میں بیگم
طارق اس کے پاس ہی تھی ایک

منٹ کے لئے بھی انہوں نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا
حالانکہ وثاقہ نے کئی مرتبہ انہیں کہا کہ وہ جا کر آرام کر لیں مگر انہوں نے اس کی
ایک نہیں سنی تھی۔

- "اٹھو بیٹا تھوڑا سادل یہ کھاؤ پھر ہاسپٹل چلنا ہے۔۔"

بیگم طارق نے ٹرے سائیڈ پر رکھی اور اسے سہارا دے کر اٹھایا نقاہت سے اس کا چہرہ
پھیلا پڑ رہا تھا دو چمچ کے بعد ہی اسے زور کیا واقعی آئی بیگم طارق نے پریشانی سے دیکھا۔

- "اٹھ جاؤ ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں"

وہ فیصلہ کرتے ہیں اٹھی اور

آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا آ رہا تھا اس کو چکر آتے دیکھ کر بیگم طارق نے فوراً پکڑ کر بیٹھ پر بٹھایا گھڑی کی طرف نگاہ کی جہاں پر صبح کے سات بج رہے تھے۔

- "آپ پانچ منٹ یہاں لیٹو میں کپڑے چنچ کر کے آتی ہوں"

بیگم طارق نے تکیہ پیچھے سیٹ کر کے اسے نیم دراز حالت میں لٹایا اور جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی پانچ

منٹ میں تیار ہو کر عبا یا پہنا اور این سی بی کو آواز دے کر فوراً گاڑی نکالنے کا کہا۔

ان کی یہ کنڈیشن اسٹریس کی وجہ سے ہے پر یگنینسی میں اکثر ایسے ہو جاتا ہے آپ " انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں اور ٹینشن سے دور رکھیں آنکھیں ان کی

حالت خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور واقعہ آپ اور آپ کے بچے کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ آپ ٹینشن سے دور

رہیں ایسی باتوں کو نہ سوچے جن کو سوچنے سے آپ کو ٹینشن ہو ورنہ نقصان بھی اٹھانا
پڑ سکتا ہے ابھی آپ کی

پریگننسی کا سٹارٹ ہے اور پہلے تین مہینے بہت احتیاط سے گزارنے ہوتے ہیں۔ تب
- "جا کر بچے کی صحت اچھی ہوتی ہے

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد۔ اسے سمجھایا
بیگم طارق فوراً جان گئی کہ واقعہ عارب کی ٹینشن لے رہی ہے
- "بہتر ہو گا کہ آپ ایک ڈرپ لگوائیں جسم میں پانی کی کمی پوری ہو جائے گی "

میجر ڈاکٹر کی ہدایت پر بیگم طارق نے اثبات میں سر ہلایا
"ماما پہلے مجھے عرب کو دیکھنا ہے۔ "

واقعہ نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

ڈاکٹر نے سوالیہ نظروں سے بیگم طارق کو دیکھا۔

- "میرا بیٹا اسی سی ایم ایچ میں داخل ہے۔ "

انہوں نے ادا سی سے بتایا تو ڈاکٹر ساری بات سمجھ گئی۔
سی ایم ایچ آنا جانا لگا رہتا تھا اس لئے انکی ڈاکٹر سے اچھے سلام دعا تھی
ان کے ہسپینڈ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔"

انہوں نے بتایا تو جیسے ڈاکٹر ساری بات سمجھ گئی
اللہ سب بہتر کرے گا اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو اور ان کے شوہر کو زندگی دے آپ
جائیں اور جا کر اپنے ہسپینڈ سے مل
لیں ان کو دیکھ کر ویسے ہی آپ آدھی ٹھیک ہو جائے گی اور باقی کٹر ڈرپ پوری کر
- "دے گی۔۔"

ڈاکٹر نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔



ملائکہ کتنی دیر سے حسان کو وقفے وقفے سے دیکھ رہی تھی کبھی بات کرنے کے لیے
ہونٹ وا کرتی پھر خود ہی

ہونٹ بھیچ کر ذرا ساسر نفی میں ہلاتی ہاتھ پاؤں میں

ہلکی سی سنسناہٹ پھیلی تھی حسان مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وقفے وقفے سے اس کی حالت کا جائزہ لیتا اور

اس کے دیکھنے پر سرعت سے واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو جاتا وہ چاہتا تو اس کو متوجہ کر کے بات پوچھ

سکتا تھا جو وہ اتنی دیر سے دل میں دبائے بیٹھی تھی مگر وہ چاہتا تھا کہ وہ خود بات شروع کریں۔

- "سنے"

اس کی ہلکی سی آواز حسان کے کانوں میں پہنچی سنائے وہ چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"ایک بات کرنی تھی آپ سے اسے لگا جیسے الفاظ حلق میں پھنس رہے ہیں۔"

- "صرف ایک۔"

حسان نے حیرت کا اظہار کیا آنکھیں ہنوز شرارت سے چمک رہی تھی ملائکہ کے چہرے پر سرخی چھا گئی دونوں

ہاتھوں کو آپس میں الجھائے وہ انگلیاں دبائے مضطرب سے تھی شاید اپنی بات کے رد عمل میں حنان کی خفگی کے ڈر سے۔

حنان نے ایک گہرا سانس لیا اور لیپ ٹاپ سائیڈ پر کر کے اس کے پاس آکر بیٹھ گیا دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کھولا اور اس کو کندھوں سے تھام کر اپنی طرف کیا۔

زوجہ اگر آپ سمجھ رہی ہیں کہ میں آپ کی بات سن کر غصہ کروں گا تو یہ بالکل غلط "بات ہے آپ شدید غلط فہمی کا شکار ہیں میں آپ پر کبھی بھی غصہ نہیں کر سکتا۔

حسان نے اُلٹے طریقے سے بات کا آغاز کیا ملائکہ نے حیرت سے حسان کو دیکھا۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھ پر غصہ نہیں کرتے مگر لازمی تو نہیں کہ میری ہر بات پر "آپ کو غصہ نہ آئے۔"

ملائکہ نے اس کی غلط فہمی دور کی۔

اچھا تو زوجہ پھر بتائیے کیا بات ہے جو آپ کرنا چاہ رہی ہیں اور نہیں کر پار ہی یہ "سوچ کر کہ میں غصہ کروں گا

حسان نے دھیمی مسکراہٹ سے پوچھا تو ملائکہ نے گھبرا کر سر جھکا دیا۔

- "میں نیا ناول شروع کرنا چاہتی ہوں"

آخر ملائکہ نے دل کڑا کر کہہ دیا۔

"کیوں۔"

حسنان کی کیوں پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور حسنان کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر اس کا چہرہ تاریک ہوا

آنکھوں میں امنڈ پانے والے آنسوؤں کو اس نے سر جھکا کر چھپایا حسنان نے اس کے جھکے سر کو دیکھا اور وہاں سے

اٹھ کر الماری کی طرف گیا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈز کا پلندہ تھا جو اس نے لا کر سیدھا ملائکہ کی گود

میں رکھا ملائکہ نے چپکے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اس بندل کو دیکھا اور سوالیہ نظروں سے حسنان کو دیکھا

حسنان نے اس کی نم گلابی آنکھوں میں دیکھ کر خود کو دل ہی دن میں ڈپٹا۔

- "زوجہ کھول کر دیکھیں۔۔"

حسان کے کہنے پر ملائکہ نے ربن کھول کر ایک کارڈ نکالا اور باقی بنڈل اٹھا کر دوسری سائیڈ پر رکھ دیا تقریب

رونمائی کارڈ کی عبارت پڑھ کر کارڈ کھول کر اندر دیکھا عبارت پر نظر ڈالیں اور اس کا منہ حیرت کے مارے کھل گیا۔

یہ آپ کا وہ گفٹ ہے جو لیٹ ہو گیا تھا ورنہ میرا ارادہ ہالہ اور وثاقہ کی برات کے دن " اس سر پرانز کو ارتج کرنے کا تھا

مگر بھلا ہوا پبلشر کا جس نے عین ٹائم پر معذرت کر لی

ملائکہ کارڈ سائیڈ پر رکھ کر رودی حسان تیزی سے اس کے قریب بیٹھا اور اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر آنسو پونچھے۔

مجھے آپ کے خوشی کے آنسو بھی گوارا نہیں اگر آپ اپنی آنکھوں کو تکلیف دیں گی " - "تو سمجھیں آپ مجھے تکلیف دے رہی ہیں۔

نرمی سے اس کا چہرہ صاف کر تاڈپٹ کر بولا ملائکہ روتے میں بے ساختہ ہنستی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی جس پر حنان نے محبت سے اسے اپنی حصار میں لیا تھا۔

"آپ نے یہ کیسے کیا"

اس کی حیرانگی بجا تھی یہ تقریب رونمائی کا کارڈ اس کے ناولز کا مجموعہ تھا جس کا نام کارڈ پر ہجر کے آزار پر نٹ تھا جو اس کا سب سے پہلا ناول تھا اس مجموعے میں اس کے تین ناول شامل تھے

- "ان سب میں میری مدد حنان نے کی وہ آپ کی الماری سے فائلز نکال کر لایا تھا" حسان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دی کچھ دیر پہلے کی تکلیف کا اب کہیں نام و نشان نہیں تھا۔

اب آپ نے ناول پر کام شروع کریں اور اس بار مجھے آپ کا ٹاپ ٹیلنٹ دیکھنا ہے "مجھ سے مدد لینا چاہیں تو بندہ حاضر ہے۔۔"

حسان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھک کر کہا تو وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

مجھے لگتا ہے آپ کا بیٹا یا بیٹی آنے تک میں ناول مکمل کر ہی لوں گی۔"

وہ آرام سے کہہ کر ہونٹ بھنیچتی نیچے دیکھنے لگی کہ اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے بغیر جھجکے وہ صرف

حسان کے رویے اور اس کے دیئے گئے سر پرانز کی وجہ سے کر سکی ورنہ شاید مر کر بھی اپنے منہ سے اسے بتانہ پاتی

- "اتنالیٹ۔"

حسان بول کر اس کو دیکھنے لگا اور جیسے دماغ میں کچھ کلک ہوا اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف موڑا وہ شرم سے سرخ ہو رہی تھی پلکیں بھاری ہو کر گالوں پر سایہ فگن تھی۔

"کنفرم۔"

ملائکہ نے نفی میں سر ہلایا حسان نے گہرہ سانس لے کر اس کو محبت سے دیکھا۔

- "مجھے گانتی کے پاس جانا ہے۔"

ملائکہ نے کہا

"مجھے ایک کام یاد آ گیا ہے میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔"

اس کی کہی بات کو نظر انداز کر کے اسے وہیں چھوڑ کر تیزی سے باہر نکل گیا ملائکہ کو افسوس ہوا کہ بغیر کنفرم کئے اس نے بات کیوں کر دی۔

آدھے گھنٹے بعد واپس آیا اور ایک چھوٹا سا شاپر الماری کی دراز میں رکھ دیا اپنے
موبائل پر میسج ٹائپ کر کے

ملائکہ کے نمبر پر بھیجا اور جب ملائکہ نے موبائل اٹھا کر

میسج پڑھا تو شرارتی نظروں سے اس کو دیکھا ملائکہ نے جھینپ کر موبائل آف کیا اور
اٹھ کر لائٹ آف کر کے بیڈ پر

آگئی صبح فجر کے وقت آنکھ کھلی تو اس کے ذہن میں رات کا حسنان کا میسج آیا ملائکہ نے
ایک نظر سوئے ہوئے

حسان پر ڈالی اور موبائل نکال کر میسج کو غور سے دوبارہ پڑھا ابھی فجر کی نماز میں کافی
وقت باقی تھا اس

لیے اس کو جگانے کا ارادہ مؤخر کر کے الماری کی دراز سے شاپر نکالا اور واش روم میں
چلی گئی پندرہ منٹ بعد باہر

نکلی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں دگنی چمک تھی وہ لبوں پر امدتی
مسکراہٹ ضبط کرتی سنجیدہ

شکل بنا کر حسان کے قریب آئی اور اسے ہلکی سی آواز دی مگر بے سود وہ یوں ہی بے
سدھ پڑا تھا۔

۔"بے بی کے بابا۔۔۔ فجر کا وقت نکل رہا ہے اٹھ جائیں۔۔"

اس بار اس کے کان کے قریب جا کر وہ ذرا اونچی آواز میں بولی نتیجتاً حسان بمشکل
آنکھیں کھولتا ہوا اٹھانیند میں

ہونے کی وجہ سے وہ صرف ملائکہ کی آواز سن سکا اس نے کیا کہا اسے سمجھ نہیں آئی
حسان کے تاثرات میں رد و بدل

نہ پا کر ملائکہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ کو روکا جو بار بار اڑ رہی تھی۔
"بے بی کے بابا دیر ہو رہی ہے اٹھ جائیں"

اس بار حسان کی حسیات تیزی سے درست ہوئی ملائکہ کا شر میلاروپ دیکھ کر تیزی
سے بیڈ سے اتر اور اس کے مقابل کھڑا ہوا
کنفرم

اس کے لہجے میں بے تاب تھی

جی

ملانکہ کے اثبات میں سرہلانے پر حسان نے گود میں لے کر گھما ڈالا
ڈاکٹر صاحب ہوش میں آئیں۔"

سر کو تھامتے اونچی آواز میں کہا تو حسان نے اسے گھمانا بند کر کے احتیاط سے بیڈ پر
بٹھایا اور خود اس کے سامنے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔

۔"اگر آپ اسے دیکھیں گے تو میں کمرے سے چلی جاؤنگی"

ملانکہ نے شرماتے ہوئے کہا تو حسان ہنستا ہوا اٹھ کر شرارت کرتا وضو کرنے چلا گیا
ملانکہ نے سر جھٹک کر اپنے

حواس درست کیے اور نماز کیلئے کھڑی ہو گئی فرض نماز

کی ادائیگی کے بعد اس نے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور حسان کی جانب دیکھا جو دنیا
سے غافل نماز میں مصروف تھا۔



واثقہ نے آہستگی سے روم کا دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھا نگاہ سامنے لیٹے عارب پر پڑی جو شاید سو رہا تھا۔ کرنل

صاحب ان کو اندر آتا دیکھ کر کھڑے ہو گئے "

"السلام علیکم پیپا۔۔۔ آپ کیسے ہیں اور عارب کی کنڈیشن اب کیسی ہے۔۔۔

واثقہ کی آواز میں بے چینی تھی۔

مسز طارق نے آگے بڑھ کر عارب کے ماتھے پر بوسہ دیا تو اس نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں

کیسا ہے میرا بیٹا

۔۔۔ "میں ٹھیک ہوں ماما۔۔۔ آپ کی آنکھیں کیوں سوچی ہوئی ہیں"

عارب نے فوراً پوچھا اس کے لہجے میں ماں کے لیے فکر تھی

آپ کی ماماساری رات آپ کی بیگم کی تیمارداری میں مصروف رہیں۔۔۔۔۔ بس اسی "

۔۔۔ "لئے آپ کو ماما کی آنکھیں ایسی لگی ذرا اپنی بیگم سے وجہ پوچھنا۔۔۔

انہوں نے شرارت سے کہا تو عارب نے سر گھما کر اس کا کو دیکھا جو سر جھکائے کر نل صاحب کے پاس بیٹھی تھی انہوں نے کر نل صاحب کو اشارہ کیا اور دونوں کچھ دیر میں آنے کا کہہ کر باہر نکل گئے۔

- "واثقہ۔۔۔۔۔ کیا ہوا آپ کو طبیعت کیوں خراب ہے آپ کی۔۔"

عارب کو پریشانی ہوئی اس کا مر جھایا ہوا چہرہ دیکھ کر دل میں تاسف ابھرا۔

- "آپ پریشان نہیں ہوں میں ٹھیک ہوں اب۔۔"

عارب کے قریب آ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھ کر تسلی دی اس نے بغور بیوی کا اتر اہوا چہرہ

دیکھا عارب نے اس کو مدھم سی آواز میں پکارا تو وثاقہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر عارب کو دیکھا جس کا چہرہ بہت کمزور لگ رہا تھا۔

- "آپ کی طبیعت کیسی ہے درد تو نہیں۔۔"

واثقہ کی فکر پر عارب کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی۔

"میں پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔"

عارب نے مسکرا کر جواب دیا تو واثقہ کو حوصلہ ہوا۔

اما کیا کہہ رہی تھیں کہ آپ سے کیا پوچھوں کچھ بتائے بغیر ہی باہر چلی گئی ہیں کہ بیٹے "۔
"نے بہو سے کیا پوچھنا ہے جس کا آرڈر دیا گیا ہے۔۔"

عارب شرارت سے ہنسا تو واثقہ نے ہاتھ میں پکڑا موبائل آن کیا اور کچھ ٹائپ کر کے
عارب کے سامنے موبائل سیدھا کیا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی سب دھندلا دکھائی دے رہا ہے۔۔"

موبائل کی سکرین کو دیکھ کر عرب نے بے چارگی سے کہا تو واثقہ نے پریشانی سے اسے
دیکھا۔

"کیا ہوا عارب آپ کو نظر کیوں نہیں آرہا۔۔"

واثقہ کی آواز کپکپاتی آواز سن کر عارب کو شرمندگی ہوئی خواہ مخواہ ہی اسے مزید
پریشان کر دیا تھا۔

"جان عارب آپ کو اپنا نیا عہدہ بہت مبارک ہو۔۔۔"

عرب کی شرارتی آواز پر اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا اور سمجھ آنے پر شرما کر سر جھکا گئی۔

"آپ خوش ہیں۔۔"

واثقہ نے ہلکی آواز میں پوچھا۔

۔"خوش بہت چھوٹا سا لفظ ہے میں ڈھیر سارا خوش ہوں۔۔"

عرب نے دونوں ہاتھ پھیلا کر جواباً کہا تو واثقہ ہلکا سا ہنس دی

عرب نے وارفستگی سے اپنی زندگی کو دیکھا جس کے آنے کے بعد اسے کسی چیز کی خواہش نہیں رہی تھی۔

سعدین جیسے ہی کورٹ سے باہر نکلا سجدے میں گر کر شکر ادا کیا اس ایک سال کے عرصے نے اسے بہت سی حقیقتوں سے آگاہ کیا تھا۔

شائل کے ساتھ اس کے والد اس کے منتظر تھے شائل کو اپنے سامنے دیکھ کر سعدین کی آنکھوں میں محبت کی چمک واضح تھی جو اس بار حقیقی تھی بغیر کسی طمع

کے پاک صاف قریشی صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تین گھنٹے بعد ان کی پاکستان کے لیے فلائٹ تھی وہ لوگ سیدھے ہوٹل آئے جہاں ان کی پچھلے تین دن سے بکنگ تھی۔

- "ایسے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ فریش ہو جائیں پھر لنچ کرتے ہیں"

شائل نے اس کو یوں سر جھکائے کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

میں تم سے بہت شرمندہ ہوں شائل میں نے تم سے جھوٹا محبت کا ناک کیا صرف"

- "تمہاری دولت کی وجہ سے میں کروڑوں میں کھیلنا چاہتا تھا۔"

وہ شرمندہ سر جھکائے کھڑا تھا اس کا چہرہ ایک لمحے کو سپید پڑا اتنی تلخ حقیقت تھی کہ اس کا دل رو دیا۔

ان گزرے ماہ میں وہ سب ختم ہو گیا وہ لالچی سعدین جیل میں ہی مر گیا اس کا جنازہ "میں نے اپنے ہاتھوں سے

دفن کیا۔۔۔۔۔ اب تمہارے سامنے جو سعدین کھڑا ہے وہ سچ میں تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔ بغیر کسی لالچ کے میں تم سے تمہارا ساتھ اپنی زندگی کی آخری سانس تک

مانگتا ہوں۔۔۔۔۔ اگر تم مجھے معاف کرنے کا حوصلہ کر سکو تو میں تمہارا منتظر کھڑا ہوں۔۔۔۔۔ ورنہ زندگی کی آخری سانس تک تمہاری معافی کا طلبگار رہوں۔۔۔۔۔

سعدین بولا تو اس کے لہجے کی سچائی اس کی آنکھوں سے عیاں تھی جہاں چہرے پر شرمندگی کا تاثر بھی انتہائی گہرا تھا شامل نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور اپنے آپ کو کمپوز کیا چند قدم چل کر اس کے قریب آئی اور آہستگی سے اس کے ہاتھ تھام کر کندھے سے سر ڈکا دیا سعدین نے خوشی کے بھرپور احساس سے لبریز ہو کر اپنی بازوؤں کا حصار اس کے گرد تنگ کیا جس پر شامل نے ایک مکا اس کے کندھے پر جڑھ دیا جس پر دونوں کی ہنسی بے ساختہ تھی۔



"ہالہ مجھ سے یہ نہیں کھایا جا رہا پلیز ہٹاؤ اسے سامنے سے۔۔"

ملائکہ نے ہاتھ سے پلیٹ پرے کی۔ ہالہ اس کے لیے کلیجی فرائی کر کے لائی تھی اور اس کے سامنے رکھ کر اس کے کھانے کا انتظار کر رہی تھی ملائکہ کو کلیجی کی شکل دیکھ کر ہی کچھ ہوا۔

- "چپ کر کے کھاؤ ورنہ ابھی کال کرتی ہوں حسان بھائی کو۔۔۔"

-

ہالہ نے دھمکی دی اور ملائکہ نے منہ بنا کر اس کو دیکھا

حسان کو بلاؤ گی تاکہ وہ اس کلیجی کو میس کر کے بریڈ پر لگا کر مجھے زبردستی کھلا "۔۔۔ دیں۔۔۔"

ملائکہ نے پچھلے ایکسپیرینس کی وجہ سے کہا جب اس نے کھانے سے انکار کیا تھا اور حسان اس کلیجی کے سینڈوچ بنا کر لائے تھے۔

یادداشت اچھی ہے تمہاری۔۔ تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے حسان بھائی نے مجھے " سختی آڈر کیا تھا کہ اگر تم

کلیجی کھانے میں نخرے کرو تو مجھے بتانا میں دودھ میں گرا سنڈ کر کے پلا دوں گا وہ بھی
- "پچی

ہالہ نے اسے ممکنہ خطرے سے آگاہ کیا ملائکہ کو سوچ کر ہی ابکائی آگئی ملائکہ نے فوک
میں ایک پیس لگایا اور بری

بری شکلیں بناتی اس کو منہ میں ڈال کر چبانے لگی دوبار چبانے کے بعد اس نے
آنکھیں کھول کر ہالہ کو دیکھا۔

- "واو آج تو یہ بہت مزے کی لگ رہی ہے میرا دل بھی خراب نہیں ہوا۔"

ملائکہ نے کہا تو ہالہ نے سکھ کا سانس لیا۔

آج میں نے ایک اور نئے طریقے سے ٹرائی کی ہے ماما نے بتایا تھا "

- "----- اس طرح واقعی مزے کی بنتی ہے۔۔۔

ہالہ ہے کہاں تو ملائکہ نے اپنی پلیٹ کو دیکھا اور اطمینان سے کھانے لگی۔

ہالہ بیٹا۔۔۔۔۔ آپ نے خود بھی کلیجی کھائی ہے یا صرف ملائکہ پر ہی آپ کا زور چل "

- "رہا ہے۔۔۔

بیگم مدحت نے پیچھے سے آکر پوچھا کیونکہ اس کا اٹیچ بی کافی کم تھا۔

"بے فکر رہیں ماما میں نے ایک پلیٹ پوری کھائی ہے۔۔"

ہالہ نے ان کو تسلی دی کیونکہ حسنان نے کہا تھا اس میں

بلڈ کی کمی ہے اسی وجہ سے وہ بہت ڈل رہتی تھی حسنان نے اسے سختی سے مطلوبہ

ٹیبلٹس اور کلیجی کے ساتھ

سیب کا جوس اور انار کا جوس پینے کی تلقین کی تھی اس لئے ہالہ اپنے ساتھ ساتھ ملائکہ

کو بھی خوب کھلاتی پلاتی۔



کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں کیا کہا تھا میرے کمرے میں "

۔۔۔۔۔ مت آیا کرو۔۔۔۔۔"

۔" جاؤ یہاں سے۔۔"

چلا کر نکالتا بیگم طارق واثقہ کو اس کے کمرے میں نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ عارب اسے دیکھ کر زیادہ ہائپر ہو جاتا تھا۔

اگر یوں ہی ہر بار اپنے کمرے سے دھتکار کر نکالنا تھا تو شادی کرنے کی بلکہ محبت کا "راگ الاپنے کی کیا ضرورت

[illegible]

کمرے میں گوارا نہیں ایسا کیوں نہیں کرتے مجھے اپنی زندگی سے ہی بے دخل کر دیں۔۔۔۔۔ تین لفظ بولنے میں

کتنی دیر لگتی ہے اس طرح آپ کے سینے میں بھڑکی آگ ٹھنڈی پڑ جائے اور آپ کے دل کی بھڑاس نکل جائے۔۔۔"

ہو سکتا ہے آپ سوچتے ہو کہ آپ پر یہ ستم مجھ سے شادی کا نتیجہ ہے میں آپ کے لئے منہوس ثابت ہوئی ہو۔۔۔

واقعہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

عارب کے چہرے پر پھیلا کرب نظر انداز کیے اپنے دل کی بھڑاس نکال کر دم لیا۔۔۔۔

آج کتنے مہینوں سے وہ سر توڑ کوشش کر رہی تھی کہ اسے اس فیر سے نکالے مگر عارب کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اس فیر سے نکلنا ہی نہیں چاہتا۔

عجیب سی سختی اس کے چہرے پر چھائی رہتی اس کے لفظوں کی کاٹ واقعہ کا وجود چیر دیتی مگر عارب کو

احساس نہ ہوتا یہی وجہ تھی کہ آج اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تب ہی دل کی بھڑاس نکال بیٹھی۔

۔۔۔ "تم مجھ سے تنگ آگئی ہو۔۔۔"

عارب کے لہجے میں شاک کی کیفیت تھی۔

میں نہیں عارب۔۔۔۔ صرف آپ تنگ آگئے ہیں اس معزوری سے۔۔ میں تو اب "۔۔ بھی زندگی کی آخری سانس تک آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

واثقہ اس کے قریب ہی تڑپ کر بیٹھ گئی۔

عارب نے آنکھیں بند کیں آنسو اس کی آنکھوں سے قطار کی صورت میں اس کی کنپٹیوں پر بہہ کر تکیے میں جذب ہو گئے وثاقہ نے تڑپ کر اس کے آنسو صاف کیے۔

عارب آپ ایک بہادر انسان ہے۔۔ اگر اللہ نے آپ کو آزمائش دی ہے تو صبر اور "ہمت سے اس کا سامنا کریں نہ کہ اپنے سے جڑے رشتوں کو خود سے دور کر کے مزید "۔۔ خود اپنے آپ کو تنہا کر کے تکلیف دیں۔۔"

واقعہ نے اس بار اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے بات کی وہ یک ٹک اس کو دیکھے گیا ماں بننے کے عمل نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔

۔"میں ناشکر انہیں ہوں ہونہ ہی مجھے اپنی معذوری سے۔۔"

کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہے عارب بولا تو اس کی بات سن کر اس کا کوسو واٹ کا جھٹکا لگا۔

اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو پھر اتنے مہینوں سے یہ سب جو آپ کر رہے تھے "یہ کیا تھا۔۔۔"

واقعہ صحیح معنوں میں چیخیں

میں چاہتا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو ایک معذور کا ساتھ وہ بھی شادی کے شروع میں "مہینوں میں تمہارے آگے ساری

زندگی پڑی ہے میں تمہیں کیا دے سکتا ہوں ہو ویسے بھی اس کا محبت میں نے تم سے "کی تھی تم نے مجھ سے نہیں پھر تمہیں کس بات کی سزا ملے۔۔"

عارب کی بات پر واقعہ صدمے سے گنگ رہ گئی اسے نہیں پتہ چلا کب اس کے آنسو کب بہنے شروع ہوئے وہ تو یک ٹک اس کو شاک کے عالم میں دیکھے جا رہی تھی۔

اچھا ہوتا عارب اس دن ان چھ میں سے دو گولیاں میرے دل و دماغ میں پیوست ہو " جاتی کم سے کم اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑتا۔۔۔۔۔ جو میں کتنے مہینوں سے برداشت

کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔ میں اسے آپ کی کمزوری سمجھ رہی تھی مگر یہ آپ کے اندر کا ڈر تھا جو آپ کو سکون نہیں

لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔ حقیقت میں آپ مجھے آزما رہے تھے۔۔۔۔۔ آپ دیکھنا چاہتے تھے کہ میں آپ کو چھوڑ کر جاتی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔ یہی دیکھنا چاہتے تھے آپ پہلے تو میں نے زندگی

کے آخری سانس تک آپ کے ساتھ رہنے کا وعدہ خود سے کیا تھا مگر اب میں سوچنے پر مجبور ہو گئی ہوں کہ میرا

فیصلہ غلط تھا۔۔۔۔۔ جو انسان میری محبت نہیں پہچان سکا جسے میرے چہرے اور آنکھوں سے میرے دکھ کا اندازہ

نہیں ہوا میں ایسے انسان کے ساتھ رہ کر کیا کروں گی۔۔۔۔۔ عارب مجھے آپ کو اپنی
محبت کا یقین دلانے میں کوئی

دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔۔۔ میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے جا رہی ہو آپ خوش رہیں
- "اپنے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔"

روتی ہوئی واقعہ بات کرتے ہوئے بیڈ سے اتری اور بات کے اختتام پر کمرے کی دہلیز
پر گر گئی۔

عارب دکھ کے مارے اسے آواز بھی نہیں دے سکا ایک اذیت تھی جو اس کو اندر
سے کاٹ رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے سارے وجود میں کیلیں گر گئی ہونا دانی میں وہ
اپنی زندگی کو خود سے دور کرنے چلا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ یوں ہی گم سم پڑا اپنی بیوقوفی پر خود کو ڈپٹ رہا تھا اپنی طرف سے تو اس
نے اس کا بھلا ہی

سوچا تھا تا کہ اس کو ساری زندگی ایک معذور انسان انسان کے ساتھ نہ کاٹنے پڑے
مگر سب کچھ الٹ ہو گیا اور

- "واقفہ۔۔۔۔۔واقفہ۔۔۔۔۔واقفہ۔۔۔۔۔"

بیگم طارق دوڑتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی۔

- "کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔"

ان کے چہرے پر پریشانی تھی۔

۔"ماما واقعہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ اسے بھیجے میرے پاس۔۔"

عرب کسی بچے کی طرح ضدی انداز میں بولا۔

واقعہ تو چلی گئی۔۔۔۔۔۔ کہہ رہی تھی اب وہ یہاں نہیں رہے گی۔۔۔ میں نے "

- "روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں رکی بہت غصے میں تھی۔۔"

بیگم طارق نے اس کے سر پر بم پھوڑا عارب صدمے سے ماں کو دیکھے گیا۔

- "ماما وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔"

عرب نڈھال ہو گیا۔

میرا بچہ میں نے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکی۔۔۔ بہت "۔۔۔
"غصے میں تھی۔ رو بھی رہی تھی۔۔۔ آپ کی تو کوئی بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔

۔ بیگم طارق نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

اب انہیں کیا بتاتا کہ اس نے کیسا ستم ڈھایا تھا اس پر۔

بیگم طارق تاسف سے اس کو دیکھتی باہر آ گئیں۔

- "بیٹا وہ بہت پشیمان لگ رہا ہے۔۔۔"

لاونچ میں بیٹھی واقعہ کے پاس بیٹھتے ہوئے انہوں نے پریشانی سے بتایا۔

- "رہنے دیں ماما کی شاید ایسے ان کے دماغ کا فتور نکل جائے۔۔۔"

واقعہ نے ڈھیٹ بننے کی کوشش کی۔

شاید آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔۔۔ اسے اپنی غلطی کا احساس بھی ہو گیا ہے اسی لیے

- "نادم لگ رہا تھا۔۔۔"

بیگم طارق نے کہا وہ بھی کچھ مطمئن دکھائی دے رہی تھیں۔ اتنے مہینوں کی ٹینشن ایک دم ختم ہو گئی تھی۔

”ماما انہیں ابھی اکیلے رہنے دیں تاکہ داغ درست حالت میں واپس آجائے۔۔۔۔“
واثقہ نے عارب کی کہیں ساری بات ان کو بتائیں تو انہیں بہت غصہ آیا تھا مگر وہ ضبط کر گئیں۔ اب بھی وہ وثاقہ کے ساتھ تھیں کیونکہ وثاقہ خود ہی اس کی سزا تجویز کر چکی تھی۔



سعدین نے مین ڈور سے اندر قدم رکھا تو سامنے ہی لاؤنج میں سب اکٹھے بیٹھے تھے
فازر حنان سے کوئی ٹاپک سمجھ رہا تھا ایک طرف سب بڑے بیٹھے باتیں کر رہے تھے
اور قریب ہی ہالہ اور ملائکہ ٹیپ پر مگن تھیں۔ حسان شاید ہاسپٹل میں تھا سعدین نے
جائزہ ختم کیا اور شامل کا ہاتھ تھام کر کرچند قدم اندر آیا۔

"اسلام علیکم۔"

بلند آواز میں سلام کی آواز پر سب نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا۔ بے
اختیاری حرکت تھی کہ سب ایک ساتھ کھڑے ہوئے سعدین وہیں کھڑا رہا پاپا اندر
آنے کی اجازت دیں گے۔

سعدین نے سر جھکا کر منہ آواز میں پوچھا علی رضوی صاحب نے ایک نظر سب کو
دیکھا سب نے ہی اثبات میں سر ہلادیا۔

۔۔۔ آجاو۔۔۔"

انہوں نے روکھے لہجے میں کہاں وہ آگے آیا اور باپ کے قدموں میں دوزانو بیٹھ کر
ہاتھ جوڑ کر ان کو دیکھا۔

پاپا میں اپنی سب کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگتا ہوں ایک بار معاف کر کے "
۔۔۔ مجھے ایک موقع دے دیں کبھی بھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا
سعدین کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں علی رضوی کا دل پسچا۔

جو سزاوہ کاٹ چکا تھا کافی تھی انہوں نے کندھے سے تھام کر سعدین کو کھڑا کیا اور پھر گلے لگا لیا۔

سب سے ملنے کے بعد وہ ملائکہ کے سامنے جا کھڑا ہوا جو بڑی سی چادر میں اپنا وجود چھپائے ہوئے تھے۔

میرا اس دن کوئی کوئی برا ارادہ نہیں تھا وہ جو کچھ ہوا نشے کی حالت میں ہوا میں بہت "شرمندہ ہوں تم سے۔"

سعدین دونوں ہاتھ جوڑ کر کھڑا تھا ملائکہ نے ایک نظر اس کے جڑے ہاتھوں کو دیکھا اور گہرا سانس لیا۔

"میں جانتی ہوں سعدین بھائی آپ کی پہلی غلطی تھی اس لیے معاف کر دیا"

ملائکہ نے دل سے کہا

"تھینک یو چھوٹی بھابھی"

سعدین نے تشکر سے کہا تو ملائکہ جھینپ گئی ملائکہ کے چہرے پر پھیلا اطمینان سعدین کے لیے اطمینان کا باعث تھا شامل بہت خوش تھی اس کی ملائکہ اور ہالہ سے اچھی دوستی ہو چکی تھی۔



عرب نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔۔ دن کو بھی اس نے کچھ نہیں "۔
"کھایا۔۔۔۔۔ ابھی رات کی میڈیسن بھی لینی ہے۔۔

بیگم طارق واٹھ سے مخاطب تھی جو گیسٹ روم میں آرام کی غرض سے لیٹی تھی۔

اما آپ کا بیٹا مجھ سے مار کھائے گا۔۔۔۔۔ ضدی پن کی بھی کوئی حد ہوتی ہے "۔
"۔۔۔۔۔ ان کو اپنی طبیعت کا بھی خیال نہیں بس اینٹھ کر بیٹھ گئے ہیں۔۔

ملائکہ غصے سے بیڈ سے اتری بیگم طارق اس کے انداز پر دل سے ہنسی۔

- "ملائکہ بیٹا آرام سے۔"

اس کو یوں غصے میں دیکھ کر انہوں نے تاکید کی اوکے ماما۔

ملائکہ نے فوراً سعادت مندی سے کہا اور عارب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو روم میں اندھیرا تھا۔

- "باقریں نے ایک بار منع کر دیا ہے دوبارہ کھانا لے کر مت آنا جاؤ یہاں سے۔"

آنکھوں پر بازو رکھے وہ دھیمی میں آواز میں بولا غصے کا شائبہ تک نہیں تھا۔ ملائکہ نے لائٹ آن کی تو اس نے بازو آنکھوں سے ہٹا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ ملائکہ کو روبرو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔

کیا چھوٹے بچوں کی طرح ضد لگا کر بیٹھے ہیں کھانا کیوں نہیں کھا رہے پتا بھی ہے کہ -
- "میڈیسن کھانی ہیں"

واقعہ نے خفگی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ عارب نے اسے دیکھ کر اطمینان کی سانس لی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سارے وجود میں سکون اتر آیا ہو۔

- "مجھے اپنی بیگم کے ہاتھ سے کھانا تھا۔۔"

عارب نے کہا تو واقعہ نے ایک نظر اس روٹھے بچے پر ڈالی۔

اگر میں یہاں نہیں ہوتی۔۔۔ "واقعہ نے جاننا چاہا۔"

- "میں تمہارے واپس آنے تک بھوکا رہتا۔۔۔۔"

عارب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

واقعہ کو تکلیف ہوئی آگے بڑھ کر اسے اٹھنے میں مدد دی اور پھر کھانے کی ٹرائی گھسیٹ کر نزدیک کی۔

عارب مسلسل اسے نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔ اس کا ناراض چہرہ دیکھ کر اسے شرمندگی ہو رہی تھی مگر واقعہ

اپنے آپ کو لا پرواہ ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی یہ اور بات کے اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔
اس نے چاول چمچ میں بھر کر اس کے منہ کی طرف کیے

مگر عارب نے چچ اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑی اور سیدھی واٹھ کے ہونٹوں کے قریب لے آیا۔

واٹھ نے سرخ ہوتے اپنا منہ کھولا عارب نے مسکراتے ہوئے چاول اس کے منہ میں ڈال دیئے اس نے دوسرا چچہ لے کر

عارب کے منہ کی طرف بڑھایا جو اس نے مسکراتے ہوئے کھالیا کھانا ختم کرنے کے بعد واٹھ میڈیسن لے آئی۔

- "اب آپ کچھ دیر بیٹھے میں برتن رکھ کر آپ کے لیے دودھ پتی بنالائو۔"

برتن ٹرالی میں اکٹھے کرتے واٹھ نے کہا تو عارب نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جو واٹھ نے خاموشی سے تھام لیا۔

ملازمہ لے جائے گی اور دودھ پتی بھی وہی بنادے گی مجھے اپنی بیوی اپنے پاس " چاہیے۔

عارب نے جزبات سے بھرپور آواز میں کہا تو واٹھ جھینپ گئی۔ وہ اس سے ناراض نہیں تھی۔ تھوڑا غصہ تھا وہ بھی

ختم ہو چکا تھا۔ عارب کی کنڈیشن اس کے سامنے تھی۔ ایسی حالت میں الٹے سیدھے خیالات آنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

" لگتا ہے آپ کے سارے کس پل نکل گئے "

واثقہ نے اطمینان سے پوچھا۔

" ایسے ویسے میرے پاپا کی بھی توبہ جو کبھی بھی تم پر غصہ کیا۔ "

عارب نے دونوں کان پکڑ کر کہا تو وثاقہ ہنس دی۔ عارب نے تکیے پر سر رکھ کر اطمینان سے آنکھیں بند کیں۔ وثاقہ کا ہاتھ عارب کی گرفت میں تھا۔

- "جب ہمارا بی بی آجائے گا تب ہم علاج کے لیے امریکہ جائیے گے۔۔۔ "

عارب نے وثاقہ سے کہا تو وثاقہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ڈاکٹر نے ایک آپریشن تجویز کیا تھا جس کے لیے باہر جانا

ضروری تھا جس کے بعد شاید وہ چلنا پھرنا شروع کر دیتا

اگلے چند ماہ میں ملائکہ اور حسان ایک پیارے سے بیٹے کے والدین بن گئے جبکہ وثاقہ کو اللہ نے جڑواں بیٹے اور بیٹی سے نوازا تھا۔

ہالہ کو بھی خوشخبری مل گئی تھی جس کے بعد وہ ملائکہ سے ناز برداریاں کروانے میں مصروف رہتی۔

آجکل میں عارب اور وثاقہ اپنے والدین کے ساتھ مزید علاج کے لیے باہر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

سعدین اور شمائل کے ہاں بھی خوشخبری تھی علی رضوی صاحب کبھی کبھی بھائی کو یاد کر کے اداس ہو جاتے مگر ان کی اداسی ان کا پوتا احمد دور کر دیتا۔ جس کی وجہ سے سارے گھر میں رونق لگی رہتی۔

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّاب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل

پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :-

Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

([user name @zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں
اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ---

